خير الكلام في معرفة النبي والامام

[illegible]

۱۰۴۳

[illegible]

بجناب جامع المعقول والمنقول مولانا سید محمد یوسف حسین صاحب قبله ظله العالی

یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

الحمد لله تعالی که در این زمان امن وامان و دولت ابد مدت سرکار برطانیه دام اقبالها این علالهٔ رابعه وعجالهٔ نافعه ورساله جامعه ونسخه نافعه مسمی به

خیر الکلام

فی

معرفة النبی والامام

از تالیفات لطیفه وتصنیفات شریفه ذو المناقب والمفاخر صاحب الفضائل والمآثر جناب مولوی محمد باقر صاحب قبله دام ظله العالی

بحسن اهتمام وسعی مالا کلام وتصحیح وانتظام جناب مستطاب مولوی محمد جعفر صاحب خلف ارشد مصنف علام

در مطبع مرتضوی واقع ... اسٹریٹ بمبئی نمبر ۹ بکمال آب وتاب زیور طبع پوشید

ملنے کا پتہ، مسافر خانہ حاجی دیوجی جمال مرحوم بمبئی۔ مولوی محمد جعفر صاحب

جناب قبلہ و کعبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم مدظلہ العالی

السلام علیکم گذارش خدمت خدام والا احترام آنکہ
رسالہ خیر الکلام فی معرفۃ النبی والامام ارسال خدمت
ہے امید قوی ہے کہ بنظر ترویج شرع انور من الاول
الی الآخر زحمت ملاحظہ فرما کر رائے بیضا ضیا سے
ممنون فرمائینگے جسطرح کہ حضرات علماء بمبئی دامت
معالیہم نے تصدیق فرمائی ہے کیونکہ چند سال سے
بعض مقام پر عام مومنین میں بوجہ ناواقفیت اعتقاد
نبوت و امامت میں خلل پڑنے کا سخت اندیشہ ہے
زیادہ حد ادب -

العبد القاصر محمد باقر عفی عنہ
از بمبئی پوسٹ نمبر ۹ مسافرخانہ
حاجی دیوجی مرحوم - حطیم

يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم

الحمد لله تعالی که درین زمان امن وامان دولت ابدمدت سرکار برطانیه دام اقبالها این علالهٔ رائعه وعجالهٔ نافعه ورسالهٔ جامعه ونسخهٔ نافعه مسمی به

خیر الکلام

فی

معرفة النبی والامام

از تالیفات لطیفه وتصنیفات شریفه ذو المناقب والمفاخر صاحب الفضائل والمآثر جناب مولوی محمد باقر صاحب قبله دام ظله العالی بحسن اهتمام وسعی مالا کلام وتصحیح وانتظام جناب مستطاب مولوی محمد جعفر صاحب خلف ارشد مصنف علام

در مطبع قیصری ڈهبو اسٹریٹ بمبئی نمبر ۱ بکمال آب وتاب بزیور طبع پوشید

ملنے کا پته: مسافر خانه حاجی دیوجی جمال مرحوم بمبئی مولوی محمد جعفر صاحب

عرض مؤلف و غرض تالیف

یہ کتاب مستطاب نہ کسی کا جواب ہے نہ کسی سے اس میں خطاب ہے بلکہ خدمات حضرات شیعہ اثنا عشریہ میں اظہار عقاید حق و صواب ہے اور منظور الکتاب ثواب من اللہ الوہاب فی یوم الحساب ہے ؎

غرض نقشی است کز ما یاد ماند که هستی را نمی بینم بقائی
مگر صاحب دلی روزی برحمت کند بر حال این درویش دعائی

الضاً ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم

ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی الرسل والنبیین ولاسیما خاتمہم وتمام عدۃ المرسلین الذی لانبی بعدہ الی یوم الدین وعلی الائمۃ الطیبین الطاہرین المعصومین المنصوبین من اللہ بواسطۃ النبی الامی نیابۃ عنہ علی الخلق اجمعین وعلی اعدائہم ما علیہم ابد الابدین ودہر الداہرین۔

اما بعد میگوید بندۂ کمترین تراب اقدام مومنین کفش بردار طلبۂ علوم دین معترف بہیچمدانی نابلد از کوچۂ معارف و معانی سراپا عیوب غریق بحر ذنوب الخاسب الخاسر ابن المرحوم فتح محمد محمد باقر عفی عنہما وعن والدیہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد خدا ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اور درود و سلام رسولوں و انبیا پر خصوصاً اُن کے آخری اور رسولوں کی گنتی کے تمام کرنے والے پر جن کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہے اور ائمہ طیبین طاہرین معصومین پر جو خدا کی طرف سے بواسطہ نبی امی اُن کی نیابت سے تمام خلق پر مقرر کئے گئے ہین اور اُن کے دشمنون پر وہ ہووے جو اُن پر ہے ہمیشہ تک ہمیشہ والون کے اور زمانہ تک زمانہ والون کے۔

اما بعد بندۂ کمترین خاکپای مومنین کفش بردار طلبۂ علوم دین مقر ہیچمدانی ناواقف کوچۂ معارف و معانی سراپا عیوب غریق دریائے ذنوب الخائب الخاسر ابن المرحوم فتح محمد محمد باقر عفی عنہما وعن والدیہما

الاوائل والاواخر بالنبی واٰله
الافاضل الاطاهر علیهم الصلوٰت
والسلام من الرب الغافر ساکن
موضع مصطفےٰ آباد قصبه جلال پور ضلع
فیض آباد ومقیم بمبئی که این مختصریست
دربیان نبوت وامامت بحسب آنچه
مشهور ومعروف از معتقدات فرقۂ
حقۂ شیعۂ اثنا عشریه کثرها الله تعالیٰ
فی البریه است وعلماء متقدمین ومتاخرین
این فرقه در کتب شان نوشته اند
واحراز واذعان فرموده اند و
بناے اعتقاد بر آن نهاده اند وسمیته
خیر الکلام فی معرفة النبی
والامام ودران دو باب است

باب اوّل در نبوت

تعریف نبی

مجمع البحرین - مادۂ نبا ضه
والنبی هو الانسان المخبر عن الله

الاوائل والاواخر بالنبی واٰله
الافاضل الاطاهر علیهم الصلوات
والسلام من الرب الغافر ساکن
موضع مصطفےٰ آباد قصبه جلالپور ضلع
فیض آباد ومقیم بمبئی عرض کرتا ہے
که یه مختصر بیان نبوت وامامت مین ہے
جو موافق مشہور ومعروف کے اعتقادات
فرقۂ حقۂ شیعۂ اثنا عشریه کثرها الله تعالیٰ
فی البریه سے ہے اور علماء متقدمین و
متاخرین نے اس فرقه کے اپنی کتب مین
لکھا ہے اور تصدیق ویقین فرما کر
بناے اعتقاد اُس پر رکھا ہے اور اُس
کا نام مین نے خیر الکلام فی معرفة
النبی والامام رکھا ہے اور اُسمین
دو باب ہے

پہلا باب نبوت مین ہے

تعریف نبی

مجمع البحرین - مادۂ نبا ضه
نبی وہ آدمی ہے جو بلا واسطه انسان

بغير واسطة بشر اعم من
ان يكون له شريعة كمحمد
او ليس له شريعة كيحيىٰ
قيل سمّى نبيا لانه انباء
من الله تعالى اى اخبر فعيل
بمعنى مفعول وقيل هو
من النبوة والنباوة لما ارتفع
من الارض والمعنى انه
ارتفع وشرف على سائر
الخلق فاصله غير الهمزة
وقيل غير ذالك

ايضاً شرح باب حادى عشر

قال الفصل الخامس فى
النبوة النبى هو الانسان
المخبر عن الله تعالى بغير
واسطة احد من البشر
اقول لما فرغ من مباحث

کے خدا کی طرف سے خبردار کیا جاوے
عام اس سے کے اس کے لئے
شریعت ہو جیسے حضرت محمد ہین یا
اُس کی شریعت نہ ہو جیسے یحییٰ
ہین اور کہا گیا کہ نبی اس لئے نام ہوا
کہ خدا کی طرف سے اُس کو خبر دی
جاتی ہے پس فعیل معنے مین مفعول
کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نبی
نبوہ اور نباوہ سے ہے جو اونچی زمین
کے معنے مین ہے اور مراد یہ ہے کہ
نبی رفعت اور شرف تمام خلق پر رکھتا
ہے پس اس کی اصل مین ہمزہ نہین
ہے اور دیگر اقوال بھی ہین.

ایضاً شرح باب حادی عشر

للفاضل المقداد مصنف یعنے علامہ اعلی
اللہ مقامہ فرماتے ہین پانچوین فصل
نبوت مین ہے نبی وہ انسان ہے جو بغیر
واسطہ کسی بشر کے خدا کی طرف سے خبردار
کیا جاتا ہے. شارح یعنے مقداد علیہ رحمۃ

العدل اردف ذالك بمباحث
النبوة لتفرعها عليه و
عرف النبی بانه الانسان
المخبر عن الله تعالیٰ بغیر
واسطة احد من البشر
فبالانسان یخرج به الملك
وبقید المخبر عن الله
یخرج المخبر عن غیره وبقید
عدم واسطة بشر یخرج
الامام والعالم فانهما
مخبران عن الله تعالیٰ
بواسطة النبی

ایضاً عقائد الاسلام
للمقدس الاردبیلی ص۵

بدانکه نبوت در لغت پیغمبری است
و نبی پیغمبر را گویند و
ان از نبوه مشتق است و نبو

فرماتے ہین جبکہ مصنف عدل کی بحثون
سے فارغ ہووے تو اس کے پیچھے
مباحث نبوت کو کیا کیونکہ یہ اُس کی
فرع ہے یعنے نبوت شاخ و فرع عدل
خدا ہے اور نبی کو اس طرح پہچنوایا
کہ وہ ایک انسان مخبر عن اللہ تعالےٰ
بلا کسی بشر کے واسطہ کے ہے پس
انسان کہنے سے ملک خارج ہو گیا یعنے
نبی فرشتہ نہین ہے بلکہ آدمی ہے اور
خدا کی طرف سے خبردار ہونے کی قید
سے جو غیر خدا کی طرف سے مخبر ہے نکل
گیا اور بغیر واسطہ بشر کی قید سے امام
اور عالم باہر ہو گئے کیونکہ امام اور
عالم نبی کے ذریعہ سے خدا کی جانب
سے خبردار و آگاہ ہوتے ہین
اور بھی عقاید الاسلام مقدس ص۵
اردبیلی مین ہے آگاہ ہو کہ نبوت
لغت مین بمعنے پیغمبری ہے اور نبی
پیغمبر کو کہتے ہین اور وہ نبوہ سے

با فتح نون و با سکون بای موحده بمکان
بلند گویند گویا شان پیغمبر از جمیع
بلندیہا بلند است لہذا نبی گویند
ویا اینکه مشتق است از نباء و نباء
هم با فتح نون و بائے موحده خبر دہنده
را گویند گویا آنحضرت وسیله شده
از جانب خالق بخلق [illegible]ی دہد لہذا
نبی گویند و در اصطلاح اہل علم
نبی بآن انسان گویند که از جانب
حق تعالیٰ خبر دہنده باشد بنوعیکه
ہیچ بشر واسطه نباشد زیرا که اگر
بشر واسطه باشد لازم آید که
آن پیغمبر نباشد بلکه آن
بشریکه واسطه است پیغمبر
باشد انتہیٰ

مشتق ہے اور نبو بفتح نون و جزم باد
موحدہ اونچی جگہ کو کہتے ہیں گویا شان
پیغمبر تمام بلندیوں سے بلند تر ہے لہذا
نبی کہتے ہیں اور یا نباء سے مشتق ہے
اور نبا بھی بفتح نون و باء یک نقطہ دار
خبر دینے والے کو کہتے ہیں گویا آنحضرت
وسیلہ ہو کر خدا کی طرف سے خلق کو خبر
دیتے ہیں اس لئے نبی کہتے ہیں اور
اہل علم کی اصطلاح میں اس انسان
کو نبی کہتے ہیں جو خدا کی طرف سے خبر
دینے والا ہو اس طرح کہ کوئی آدمی
درمیان میں نہ ہو کیونکہ اگر کوئی
انسان واسطہ ہوگا تو لازم ہے کہ یہ
پیغمبر نہ ہو بلکہ جو واسطہ اور درمیانی ہے
وہی پیغمبر ہے انتہیٰ

فرق نبی و رسول

مجمع البحرین ص ۸۰

و فرق بینه و بین الرسول

فرق نبی و رسول کا بیان

مجمع البحرین ص ۸۰

نبی اور رسول میں یہ فرق ہے کہ رسول

بان الرسول هو المخبر عن
الله بغير واسطة احد من
البشر وله شريعة مبتدأة
كآدم او ناسخة كمحمد
صلى الله عليه وآله وبان
النبي هو الذي يرى في
منامه ويسمع الصوت
ولا يعاين الملك والرسول
هو الذي يسمع الصوت
ويرى في المنام ويعاين وبان
الرسول قد يكون من الملائكة
بخلاف النبي وجمع النبي انبياء
انتهى

ایضا عقائد الاسلام ص ٦

در میان نبی و رسول اقوال اہل
علم مختلف است بعض علما گفته‌اند
نبی و رسول مرادف است یعنی
معنیش یکیست فرق ندارد و دلیل
ایشان این آیه کریمه است

وہ ہے جو بغیر کسی آدمی کے واسطہ کے
خدا کی طرف سے خبردار ہوئے اور نئی
شریعت بھی رکھتا ہو جیسے حضرت آدمؑ
یا منسوخ کرنے والی شریعت والا ہو جیسے
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
ہیں اور یہ فرق ہے کہ نبی خواب میں
دیکھتا ہے اور آواز سنتا ہے اور فرشتہ
کو نہیں دیکھتا اور رسول آواز سنتا
ہے اور خواب میں دیکھتا اور فرشتہ
کا معائنہ کرتا ہے اور رسول کبھی فرشتہ
بھی ہوتا ہے جیسے حضرت جبرئیلؑ اور
نبی فرشتہ نہیں ہوتا اور نبی کی جمع
انبیا ہے انتہی

اور بھی عقائد الاسلام میں ہی ص ٦

نبی اور رسول کے درمیان اہل علم
کے اقوال مختلف ہیں بعضے علما نے کہا
ہے نبی اور رسول ہم معنی ہیں یعنے
دونوں لفظ کا ایک ہی معنی ہے کچھ
فرق نہیں ہے ان کا دلیل یہ آیت

لا نفرق بین احد منہم
یعنے پیغمبران در باب رسالت از
یک دیگر فرق ندارند بلکہ جملہ اش
برائے آوردن پیغام حق تعالیٰ
و بجہت رسانیدن امرا و بر خلق آمدہ
اند زیرا کہ نبی خبر دہندہ و رسول
پیغام آورندہ است پس ہر دو
در پیغمبری از یک دیگر فرق ندارند
چنانکہ از آیہ کریمہ مستفاد شد
و اکثر علما گفتہ اند کہ درمیان نبی
و رسول عموم و خصوص است
یعنے ہر رسول نبی می باشد اما ہر
نبی رسول نمی باشد زیرا کہ نبی آنست
کہ با وحی و الہام بر خلق پیغمبر باشد
و او کتابی و شرعی نداشتہ باشد و
رسول آنست کہ باوجود وحی و الہام
کتاب و شرع نیز داشتہ باشد بلکہ یک
شریعت تازہ وضع نمودہ و شرایع
اولی را منسوخ کند و باینہا نیز دلیل این

ہے لا نفرق بین احد منہم
یعنے انبیا رسالت کے بارہ مین ایک
دوسرے سے فرق نہین رکھتے ہین
بلکہ سب کے سب پیغام حق تعالیٰ کے
لانے اور اُس کے احکام خلق تک
پہونچانے کے واسطے آئے ہین کیونکہ نبی
خبر دینے والا اور رسول پیغام لانے
والا ہے پس پیغمبری مین دونون کا
کچھ فرق نہین ہے جیسا کہ آیہ کریمہ
سے سمجھا گیا اور اکثر علما نے فرمایا ہے
کہ نبی و رسول عام و خاص ہے یعنے
ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہین
ہے کیونکہ نبی وہ ہے جو باوجود وحی و
الہام کے خلق پر پیغمبر ہو اور کتاب و
شرع خاص نہ رکھتا ہو اور رسول وہ
ہے کہ وحی و الہام کے ساتھ کتاب و
شرع بھی لایا ہو بلکہ ایک نئی شریعت
بنایا ہو اور پہلی شریعتون کو منسوخ
کر دیا ہو اور اُن کے پاس یہ آیت

آیہ است کہ وما ارسلنا من قبلک
من رسول ولا نبی یعنے یا محمدؐ این
دین و آئین و شرع مبینی کہ بر تو
فرستادہ ام پیش از تو از ہیچ
رسولے و نبی نفرستادہ ام پس
باین دلیل انبیا بر سہ قسم منحصر میشوند
اول عوام دوم خواص سوم اخص
اما انبیاء عوام آنست کہ برآنہا جبرئیل
نیاید و معجزات ازانہا ظاہر نہ شود بلکہ
محض با وحی و الہام بر خلق پیغمبر باشند
و آنہا صد و بست و سہ ہزار و شش صد
و ہشتاد و ہفت نبی اند و خواص آنست کہ با وجود
وحی و الہام برآنہا جبرئیل آید و ازآنہا
معجزات ظاہر و صادر شود و آنہا
ہم سی صد و ہشت مرسل اند و اخص
انبیا آن ست کہ با وجود وحی و
الہام و کتاب و شریعت شریعت
تازہ وضع کردہ شرایع اولی منسوخ نماید
و با آنہا اولوا العزم گویند

دلیل ہے وما ارسلنا من قبلک
من رسول ولا نبی یعنے اے محمدؐ
یہ دین و آئین و شرع مبین جو ہم نے
تم پر بھیجا ہے تم سے پہلے کسی رسول و
نبی پر نہین بھیجا ہے پس اس دلیل سے
انبیا تین قسم ہین منحصر ہین اول عام
دوم خاص سوم اخص عام نبی وہ ہین
جن پر نہ جبرئیل نازل ہون اور نہ ان
سے معجزات ظاہر ہون بلکہ فقط وحی و
الہام سے خلق پر پیغمبر ہوئے ہون اور یہ
ایک لاکھ تیئیس ہزار چھ سو ستاسی نبی
ہین اور خاص نبی وہ ہین کہ با وجود
وحی و الہام کے جبرئیل بھی اُن پر
نازل ہون اور اُن سے معجزہ بھی
ظاہر ہون اور یہ تین سو آٹھ ہین
اور ان کو مرسل کہتے ہین اور خاص
الخاص انبیا وہ ہین کہ با وجود وحی
و الہام و کتاب و شریعت کے نئی شرع
لائے ہون اور پہلی شریعتون کو منسوخ

واولوالعزم ہم پنج است اوّل نوحؑ نجی اللہ است دوّم ابراہیم خلیل اللہ است سوم موسیٰ کلیم اللہ چہارم عیسیٰ روح اللہ پنجم محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ خاتم انبیا و ناسخ ادیان و ملل سابقہ است ۔

انتہیٰ

ایضاً حق الیقین صـ ۹

در فرق میان نبی و رسول بوجوہ مختلفہ ذکر کردہ اند بعضی گفتہ اند رسول آنست کہ ملک در بیداری باو شائل و نازل شود و نبی شائل آن شود کہ در خواب باو نازل شود و بعضی گفتہ اند رسول آنست کہ کتابی یا شریعتی داشتہ باشد و نبی شائل آن ہست کہ حافظ شریعت دیگری باشد و در

کردین اُن لوگون کو اولوالعزم کہتے ہین اور یہ اولوالعزم پانچ ہین (انبیاء اولوالعزم) اوّل نوحؑ نجی اللہ دوّمؑ ابراہیمؑ خلیل اللہ سومؑ موسیٰ کلیم اللہ چہارمؑ عیسیٰؑ روح اللہ پنجمؐ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو آخری نبی ہین اور تمام پہلے دینون اور سابق شریعتون کے منسوخ کرنے والے ہین انتہیٰ

اور بھی حق الیقین مین ہے صـ ۹ علمانے فرق نبی و رسول کو مختلف وجہون سے ذکر کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے جس پر فرشتہ ہماگتے مین شائل اور نازل ہو اور نبی اُس سے شائل ہے کہ اُس پر خواب مین نازل ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے رسول وہ ہے جو کوئی کتاب یا شریعت رکھتا ہو اور اس مین وہ نبی شائل ہے جو دوسرے کی شریعت کا حافظ و نگہبان

احادیث معتبره وارد شده است
که پیغمبران بر چهار قسم اند پیغمبری
بوده که بر خود مبعوث بوده است
و بر دیگری مبعوث نبوده است
و پیغمبری بوده که در خواب
می دیده و صدائے ملک را
می شنیده است و در بیداری ملک
را نمی دیده و مبعوث براحدی نبوده است
و براو امامی بوده است یعنے پیغمبر
بوده است مثل لوطؑ که تابع
ابراهیم بوده و پیغمبری بوده
که در خواب می دیده و صدا
می شنیده و ملک را می دیده
است و بر گروهی مبعوث بوده
است اما تابع پیغمبر دیگر بوده است
مثل یونسؑ و آنکه در خواب
به بیند و در بیداری به بیند
و صدائے ملک را بشنود و خود
صاحب شریعت باشد او امام

ہو اور معتبر حدیثوں مین وارد ہوا ہے
کہ پیغمبر چار قسم کے ہین کچھ ایسے
پیغمبر تھے کہ خود ہی کے لئے مبعوث
ہوئے تھے اور دوسرے کے واسطے
نہ بھیجے گئے تھے اور کچھ پیغمبر تھے
کہ خواب مین دیکھتے تھے اور صدائے
فرشتہ سنتے تھے مگر فرشتہ کو بیداری
مین نہ دیکھتے تھے اور کسی پر مبعوث
نہ تھے اور اُن پر ایک شخص امام تھا
یعنے دوسرا آدمی اُن پر پیغمبر تھا مثل
حضرت لوطؑ کے کہ تابع حضرت ابراہیم
تھے اور کچھ پیغمبر تھے کہ خواب مین بھی
دیکھتے اور صدائے ملک بھی سنتے اور
فرشتہ کو بھی دیکھتے اور ایک گروہ پر
مبعوث بھی تھے مثل حضرت یونسؑ
ولیکن دوسرے پیغمبر کے تابع تھے اور
جو پیغمبر کہ خواب مین بھی دیکھتا ہے اور
بیداری مین بھی اور فرشتہ کی آواز
بھی سنتا ہے اور خود صاحب شریعت

است و در احادیث معتبرہ وارد
شدہ است کہ نبی آنست کہ در خواب
می بیند و صدائے ملک را میشنود
اما ملک را نمی بیند انتہی

ایضاً بحار جلد پنجم صہ ۱۵

علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ بعد از
ذکر احادیث در بیان فرق حجج الہیہ صلوات اللہ
علیہم اجمعین می فرماید
بیان اعلم ان العلماء اختلفوا
فی الفرق بین الرسول والنبی
فمنہم من قال لا فرق بینہما
واما من قال بالفرق فمنہم
من قال ان الرسول من جمع
الی المعجزۃ الکتاب المنزل
علیہ والنبی غیر الرسول من
لم ینزل علیہ کتاب وانما یدعو
الی کتاب من قبلہ ومنہم
من قال ان من کان صاحب
المعجزۃ وصاحب الکتاب ونسخ

ہے وہ امام ہے اور احادیث معتبرہ مین
وارد ہے کہ نبی وہ ہے جو خواب مین
دیکھتا ہے اور صدائے فرشتہ کو سنتا
ہے لیکن فرشتہ کو نہین دیکھتا ہے انتہی

اور بحار جلد پنجم مین ہے صہ ۱۵

علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ بعد ذکر
احادیث درمیان فرق حجج اللہ علیہم الصلوات
والسلام فرماتے ہین
بیان آگاہ ہو کہ فرق نبی و رسول مین
درمیان علما اختلاف ہے بعض نے کہا
ہے اُن مین کوئی فرق نہین ہے اور
جو فرق کے قایل ہین اُن مین سے بعض
کا یہ قول ہے کہ رسول وہ ہے کہ جس
پر معجزہ کے ساتھ کتاب بھی نازل ہوئی
ہو اور نبی غیر رسول وہ ہے جس پر
کتاب نازل نہ ہوئی ہو بلکہ اپنے ما قبل
کی کتاب کی طرف دعوت کرتا ہو اور بعض
نے یہ کہا ہے کہ جو صاحب معجزہ و کتاب
ہو اور اپنے سے پہلی شریعت کو منسوخ

شرع من قبله فهو الرسول ومن
لم يكن مستجمعا لهذه الخصال
فهو النبي غير الرسول ومنهم
من قال ان من جاءه الملك ظاهرا
وامره بدعوة الخلق فهو الرسول
ومن لم يكن كذالك بل رای
في النوم فهو النبي كذا ذكره
الرازي وغيره وقد ظهر لك من
الاخبار فساد ما سوى القول
الاخير لما قد ورد من عدد
المرسلين والكتب وكون من
نسخ شرعه ليس الاخمسه
فالمعول على هذا الخبر
المؤيد باخبار كثيرة
مذكورة في الكافي

انتهى

چون علامه مجلسی اعلی الله مقامه حواله
بکافی نموده‌اند لهذا چند خبر ازان بحذف

کرے وہ رسول ہے اور جو ان صفات
سے جامع نہ ہو وہ نبی ہے نہ رسول اور
بعض نے کہا ہے کہ جس کے پاس ظاہر
مین فرشتہ آئے اور اُس کو دعوت
خلق کا امر کرے وہ رسول ہے۔ اور
جو ایسا نہ ہو بلکہ فرشتہ کو خواب مین
دیکھے تو وہ نبی ہے رازی وغیرہ نے
ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور سوائے قول
آخر کے دیگر اقوال کی خرابی تجھ پر
حدیثون سے ظاہر ہو چکی ہے کیونکہ
انبیاء مرسلین اور اُن کی کتابونکی
گنتی وارد ہو چکی ہے اور جن کی
شریعت ناسخ ہے وہ پانچ ہی ہین
یعنے اولوالعزم بس اس کی معتمد
وہ حدیث ہے جس کی تائید مین احادیث
کثیرہ ہین اور کتاب شریف کافی مین
مذکور ہین

چونکہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ والرضوان
نے کتاب مستطاب کافی کا حوالہ دیا ہے

اسناد و بقدر ضرورت مقام ذکر
می شود

اصول کافی باب الفرق بین الرسول والنبی والمحدث من کتاب الحجۃ

عن زرارۃ قال سالت ابا
جعفرؑ عن قول اللہ عزوجل و
کان رسولا نبیا ومن رسول
ومن نبی قال النبی الذی
یریٰ فی منامہ ویسمع الصوت
ولا یعاین الملک والرسول
الذی یسمع الصوت ویریٰ
فی المنام ویعاین الملک

۲

کتب الحسن بن العباس المعروفی
الی الرضاؑ جعلت فداک
اخبرنی ما الفرق بین
الرسول والنبی والامام
قال فکتب او قال الفرق بین

لہذا چند حدیث جو اُس مین مذکور
ہے بحذف سند و بقدر ضرورت
مقام ذکر کی جاتی ہے۔

اصول کافی باب نبی اور رسول اور محدث کے فرق مین۔ کتاب حجت سے

زرارہ سے روایت ہے کہ مین نے
امام محمد باقرؑ سے پوچھا قول خدائے
عزوجل وکان رسولا نبیا کو کہ رسول
کیا ہے اور نبی کیا ہے فرمایا نبی وہ
ہے جو خواب مین دیکھتا ہے اور آواز
سنتا ہے اور فرشتہ کو نہین دیکھتا
ہے اور رسول وہ ہے جو آواز بھی
سنتا ہے اور خواب مین بھی دیکھتا ہے اور
فرشتہ کا معاینہ و مشاہدہ بھی کرتا ہے
ایضاً حسن بن عباس معروفی نے امام
رضاؑ کی خدمت مین لکھا مین آپ پر فدا
ہوجاؤن خبر دیجئے کہ رسول اور نبی
اور امام مین کیا فرق ہے راوی نے
کہا پس حضرت نے فرمایا یا لکھا کہ فرق

الرسول والنبی والامام ان
الرسول الذی ینزل علیه
جبرئیل فیراه ویسمع کلامه
وینزل علیه الوحی وربما
رای فی منامه نحو رؤیا
ابراهیم والنبی ربما سمع الکلام
وربما رای الشخص ولم یسمع
عن الاحول قال سالت ابا
جعفر عن الرسول والنبی والمحدث
قال الرسول هو الذی
یاتیه جبرئیل قبلا فیراه
فیکلمه فهذا الرسول واما
النبی فهو الذی یری فی منامه
نحو رؤیا ابراهیم ونحو ما
کان رای رسول الله من
اسباب النبوة قبل الوحی
حتی اتاه جبرئیل من عند الله
بالرسالة وکان محمد حین
جمع له النبوة وجاءته

نبی ورسول وامام مین یہ ہے کہ رسول
وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہون
تو ان کو دیکھے اور کلام سنے اور اس
پر وحی نازل ہو اور کبھی خواب بھی
دیکھے جیسے حضرت ابراہیم نے ذبح فرزند
کو خواب مین دیکھا تھا اور نبی گاہے
کلام فرشتہ کا سنتا ہے اور کبھی اس
کو دیکھتا ہے اور کلام نہین سنتا ہے
ایضاً احول سے روایت ہے کہ مین نے
امام محمد باقرؑ سے رسول و نبی و محدث
کو پوچھا تو فرمایا کہ رسول وہ ہے کہ
جبرئیل اُس کے سامنے آتا ہے تو اُس کو
دیکھتا ہے اور اس سے کلام کرتا ہے
اور نبی وہ ہے جو خواب مین دیکھتا ہی
مثل خواب حضرت ابراہیمؑ اور مانند
حضرت رسول اللہ کہ اسباب نبوت کو
قبل نازل ہونے وحی کے دیکھتے تھے۔
یہان تک کہ جبرئیل آپ کے پاس خدا
کی طرف سے رسالت لیکر آئے اور جب

الرسالة من عند الله یجیئه
بها جبرئیل ویکلمه بها
قبلا ومن الانبیاء من
جمع له النبوة ویری فی
منامه ویاتیه الروح
ویکلمه ویحدثه من
غیر ان یکون یری فی
الیقظة

ع

عن بریدة عن ابی جعفرؑ
فی قوله عزوجل وما
ارسلنا من قبلك من
رسول ولا نبی ولا محدث
قلت جعلت فداك ولیست
هذه قراءتنا فما الرسول
والنبی والمحدث قال
الرسول الذی یظهر له
الملك فیکلمه والنبی
هو الذی یری فی منامه

آپ کے لئے نبوت جمع ہوگئی اور رسالت
خدا کی جانب سے آگئی تو جبرئیل اُس کو
لیکر آتے تھے اور اس کی بات آمنے سامنے
کرتے تھے اور بعض انبیا ہیں جن کے
لئے نبوت جمع ہوئی ہے اور خواب میں
اُس کو دیکھتا ہے اور روح القدس
اس کے پاس آتا ہے اور اُس سے کلام
اور بات کرتا ہے بغیر اس کے کہ اسے
بیداری میں دیکھے

ایضاً بریدہ نے امام ابو جعفرؑ سے
قول خدائے عزوجل وما ارسلنا من
قبلك من رسول ولا نبی ولا
محدث کو سنا تھا عرض کی میں آپ
پر فدا ہو جاؤں ہماری قراءت تو یہ
نہیں ہے یعنے ولا محدث قرآن
میں نہیں ہے پس رسول و نبی
و محدث کیا ہے فرمایا رسول وہ ہے
جس کے لئے ملک ظاہر ہو اور اس سے
ہمکلام ہو اور نبی وہ ہے جو خواب

وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد انتهى ملتقطا	ہین دیکھیے اور کبھی نبوّت و رسالت کسی کے لئے جمع ہو جاتی ہے
بیان عدد انبیا علیہم السلام	**عدد انبیا علیہم السلام کا بیان**
الاعتقادات للصدوق رح	**اعتقادات صدوق علیہ الرحمہ**
قال الشیخ ابو جعفر رحمه الله اعتقادنا فی عددهم انهم ماة الف نبی واربعة وعشرون الف نبی وماة الف وصی واربعة وعشرون الف وصی لکل نبی وصی اوصی الیه بامر الله تعالی ایضاً فی منهاج النجاة للملا محسن مثله ص ۲۷۸ **ایضاً مجمع البحرین ص ۸۰**	شیخ ابو جعفر صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہین ہمارا اعتقاد عدد انبیا مین یہہ ہے کہ وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہین اور اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار اُن کے وصی ہین (یعنے وصی بلا فصل جیسے حضرت امیر خلیفہ بلا فصل ہین) ہر نبی کا ایک وصی جس کو اس نے بامر خدا وصیت کی ہے اور بھی منہاج النجاۃ ملا محسن مین مثل اس کے ہے اور بھی مجمع البحرین مین ہے ص ۸۰
وهو علی ما ورد فی الحدیث ماة الف وعشرون الفا والمرسلون منهم ثلث	اور عدد انبیا جیسا کہ حدیث مین وارد ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور ان مین مرسل تین سو تیرہ ہین اور اُسی

ماۃ وثلثۃ عشر وفیہ و
قد سئل اکان آدم نبیا قال
نعم کلمہ اللہ وخلقہ بیدہ

ایضاً حق الیقین ص ۹

ہین ہے آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کہ آدمؑ
نبی تھے فرمایا ہان خدانے اُن سے کلام
کیا اور اُن کو اپنی قدرت سے پیدا کیا
انتہیٰ

اور بھی حق الیقین مین ہے ص ۹

وعدد انبیا ثابت نیست ومشہور
صد وبست وچہار ہزار پیغمبر است انتہیٰ

ایضاً بحار جلد پنجم ص ۱۰۶

عن صفوان الجمال عن ابی
عبد اللہ قال قال لی یا صفوان
ہل تدری کم بعث اللہ
من نبی قال قلت ما ادری
قال بعث اللہ ماۃ الف نبی
واربعۃ واربعین الف
نبی ومثلہم اوصیاء بصدق
الحدیث واداء الامانۃ و
الزہد فی الدنیا وما بعث
اللہ نبیا خیرا من محمد و
لا وصیا خیر من وصیہ

عدد انبیا ثابت نہین ہے اور مشہور ایک
لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین۔ انتہیٰ

اور بھی بحار جلد پنجم مین ہی ص ۱۶

صفوان جمال نے حضرت امام جعفر صادقؑ
سے روایت کی ہے کہ مجھ سے فرمایا اے
صفوان تو جانتا ہے خدانے کتنے نبی
مبعوث کئے کہا مین نے مین نہین جانتا
فرمایا خدانے ایک لاکھ چوالیس ہزار
نبی اور اتنے ہی ان کے وصی سچی بات
کرنے والے اور امانت کے ادا کرنے
والے اور دنیا کے ترک کرنے والے بنائے
ہین اور خدانے کوئی نبی حضرت محمدؐ سے
بہتر اور کوئی وصی اُن کے وصی سے افضل
مبعوث نہین کیا ہے۔

ایضاً عن ابی عبد اللہ قال
قال ابوذر یا رسول اللہ کم بعث
اللہ من نبی فقال ثلث مأۃ
الف نبی وعشرین الف نبی قال یا
رسول اللہ فکم المرسلون فقال ثلث مأۃ
وبضعۃ عشر

ایضاً عن ابن عباس انہ قال اول
المرسلین آدم وآخرہم محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وعلیہم وکانت الانبیاء
مأۃ الف واربعۃ وعشرین الف
نبی الرسل منہم ثلثمأۃ وخمسۃ
منہم اولو العزم نوح وابراھیم
موسی وعیسی ومحمد صلی اللہ
علیہم

ایضاً انہیں حضرت نے فرمایا کہ ابوذر
نے حضرت رسولؐ سے کہا خدا نے کتنے
نبی مبعوث کئے ہیں فرمایا تین لاکھ بیس
ہزار ہیں عرض کی یا رسول اللہ مرسل
کتنے ہیں فرمایا تین سو تیرہ مرسل ہیں
ایضاً ابن عباس سے مروی ہے کہ
اول مرسلین آدمؑ ہیں اور آخر مرسلین
حضرت محمدؐ ہیں اور کل انبیا ایک لاکھ
چوبیس ہزار ہیں رسول اُن میں سے
تین سو پانچ ہیں اور اُن میں پانچ اولوالعزم
ہیں اول نوحؑ دوم ابراہیمؑ سوم
موسیٰؑ چہارم عیسیٰؑ پنجم حضرت محمد
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و
علیہم اجمعین

تعداد کتب انبیا

تعداد کتب انبیاء علیہم السلام

بقیہ حدیث ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال یا رسول اللہ فکم انزل اللہ
من کتاب فقال مأۃ کتاب

بقیہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام
ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ کتنی کتاب
خدا نے نازل کی ہے فرمایا ایک سو چوبیس

واربعة وعشرين كتابا انزل
على ادريس خمسين صحيفة
وهو اخنوخ وهو اول من خط
بالقلم وانزل على نوح كذا
وانزل على ابراهيم عشرا
وانزل التورية على موسے
والزبور على داؤد والا
نجيل على عيسى والقرآن
على محمد انتهى
ايضا بقيه حديث ابن عباس والكتب
التی انزلت على الانبياء
مأة كتاب واربعة كتب منها
على آدم خمسون صحيفة و
على ادريس ثلاثون وعلى
ابراهيم عشرون وعلى موسى التورية
وعلى داؤد الزبور وعلى عيسى الانجيل
وعلى محمد الفرقان صلے الله عليهم

عصمت انبیا علیہم السلام

کتابیں حضرت ادریسؑ پر پچاس صحیفے
نازل ہوئے اور یہی اخنوخ ہیں۔
انھوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا ہے
اور پچاس حضرت نوحؑ پر نازل ہوئے
اور حضرت ابراہیمؑ پر دس صحیفے نازل
ہوئے اور حضرت موسیٰؑ پر توریت اور
حضرت داؤدؑ پر زبور اور حضرت عیسیٰؑ
پر انجیل اور حضرت محمد مصطفیٰ پر
قرآن کا نزول ہوا۔
ایضاً بقیہ حدیث ابن عباسؓ جو کتابیں
انبیا پر نازل ہوئی ہیں ایک سو چار
کتب ہیں حضرت آدمؑ پر پچاس صحیفے
حضرت ادریسؑ پر تیس حضرت ابراہیمؑ
پر بیس حضرت موسیٰؑ پر توریت حضرت
داؤدؑ پر زبور حضرت عیسیٰؑ پر انجیل
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ
وعلیہم پر قرآن نازل ہوا۔

عصمت انبیاء علیہم السلام

رسالۃ الاعتقادات للصدوق
قال الشیخ ابو جعفرؒ اعتقادنا
فی الانبیاء والرسل والائمۃ
والملائکۃ انہم معصومون
مطہرون من کل دنس وانہم
لا یذنبون ذنبا لا صغیرا
ولا کبیرا ولا یعصون اللہ
ما امرہم ویفعلون ما
یؤمرون ومن نفی عنہم
العصمۃ فی شئی من احوالہم
فقد جہلہم ومن جہلہم
فہو کافر واعتقادنا فیہم انہم
معصومون موصوفون
بالکمال والتمام والعلم من
اوائل امورہم واواخرہا لا فی
شئی من احوالہم بنقص ولا
عصیان ولا جہل
ایضاً حق الیقین ص ۸
ونصوص متواترہ وارد است کہ جمیع

رسالۂ اعتقادات صدوق علیہ الرحمہ
جناب شیخ ابو جعفر صدوق رہ فرماتے
ہین ہمارا عقیدہ انبیا و رسل و ائمہ
و ملائکہ کے بارہ مین یہ ہے کہ وہ سب کے
سب معصوم اور پاک ہر برائی سے ہین
اور کوئی گناہ نہین کرتے چاہے بڑا گناہ
ہو یا چھوٹا ہو اور امر خدا کی نافرمانی
نہین کرتے ہین بلکہ جو حکم ہوتا ہے وہی
کرتے ہین اور جو انکار ان کی عصمت
کا ان کی کسی حالت مین کرے وہ ان
کو جاہل جانتا ہے اور جو انھین جاہل
کہے وہ کافر ہے اور ہمارا عقیدہ ان
کے بارہ مین یہ ہی کہ یہ سب معصوم ہین
اور کمال اور تمامیت اور علم کیساتھ
شروع امر سے آخر تک موصوف ہین
ان کی کسی حالت مین عیب و معصیت
و جہالت نہین ہے انتہیٰ
اور بھی حق الیقین مین ہے ص ۸
نصوص متواترہ وارد ہین کہ تمام انبیا

انبیا از اول عمر تا آخر عمر معصوم اند
از گناہان صغیرہ و کبیرہ عمداً و سہواً
و درین باب ادلۂ عقلیہ و نقلیہ
قائم است و سہو و نسیان بر ایشان
در تبلیغ رسالت و وحی البتہ جائز
نیست والا بر قول ایشان اعتقاد
نتوان کرد و اما در امور غیر عادیہ
و عبادات باز مشہور میان علماء
امامیہ آنست کہ جائز نیست والا
بر قول ایشان اعتماد نتوان کرد
و بعضی دعوی اجماع کردہ اند
برین

انتہی

ایضاً بحار جلد پنجم ص ۲۳

اول عمر سے آخر عمر تک ہر گناہ صغیرہ و
کبیرہ سے عمداً ہو یا سہواً معصوم ہین
اس بارہ مین بہت سی عقلی و نقلی
دلیلین قائم ہین اور ان کی بھول
چوک احکام خدا کے پہنچانے اور وحی
کے بیان مین ہرگز جائز نہین ہے والا
ان کے قول پر اعتماد نہ ہو سکیگا رہے
امور غیر عادی اور عبادات تو انمین
بھی درمیان علماء امامیہ مشہور یہ ہے
کہ سہو و نسیان جائز نہین ہے کیونکہ
پھر بھی ان کی بات پر اعتماد نہ کر سکینگے
اور اس پر بعضون نے دعوی اجماع
کا کیا ہے

اور بھی بحار جلد پنجم مین ہے ص ۲۳

فاعلم ان العمدة فیما اختارہ اصحابنا
من تنزیہ الانبیاء والائمہ علیہم
السلام من کل ذنب و دناءة و
منقصة قبل النبوة وبعدها قول
ائمتنا سلام اللہ علیہم بذالک

جاننا چاہیے کہ ہمارے اصحاب یعنی شیعہ
نے جو طریقہ عصمت انبیا و ائمہ مین ہر
گناہ و رذالت و عیب سے قبل نبوت
و بعد نبوت اختیار کیا ہے تو عمدہ اس
بارے مین ہمارے ائمہ کا قول ہے اور

المعلوم لنا قطعاً باجماع اصحابنا
رضوان اللہ علیہم مع تائیدہ
بالنصوص المتظافرۃ حتی
صار ذالک من قبیل الضروریات
فی مذہب الامامیۃ وقد استدل
علیہ اصحابنا بالدلائل العقلیۃ انتہی

ہم کو بوجہ اجماع شیعہ یقیناً معلوم ہو
چکا ہے اور نصوص متظافرہ بھی اُس
کی تائید ہوتی ہے حتی کہ مذہب امامیہ
کی ضروریات سے ہے اور ہمارے
اصحاب نے دلائل عقلی سے بھی استدلال
کیا ہے۔

افضلیت انبیاء بر اُمّت

افضلیت انبیاء اُمّت پر

شرح باب حادی عشر بحث نبوت
قال الرابع یجب ان یکون
افضل اہل زمانہ لقبح تقدیم
المفضول علی الفاضل عقلاً
وسمعا قال اللہ تعالیٰ افمن
یہدی الی الحق احق ان
یتبع امن لا یہدی الا
ان یہدی فما لکم کیف
تحکمون

اقول یجب اتصاف النبی بجمیع

شرح باب حادی عشر بحث نبوت
مصنف فرماتے ہیں واجب ہے کہ نبی
اپنے زمانہ کے لوگوں سے افضل ہو۔
کیونکہ ادنیٰ کا اعلیٰ پر مقدم ہونا عقل
اور شرع کی رو سے قبیح ہے خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کیا جو شخص حق کی طرف ہدایت
کرتا ہو زیادہ تر حقدار پیروی کیا جانے
کا ہے یا وہ شخص جو ہدایت نہیں پاتا
بجز اس کے کہ اس کو ہدایت کیجائے
تم کو کیا ہوا ہے تم کیسا حکم کرتے ہو
شارح فرماتے ہیں نبی کا تمام کمالات

الكمالات والفضائل وجب ان
يكون فى ذالك افضل واكمل
من كل واحد من اهل زمانه
لانه يقبح من الحكيم الخبير ان
يقدم المفضول المحتاج الى
التكميل على الفاضل المكمل
عقلا وسمعًا اما عقلا فظا اذ
يقبح فى الشاهد ان يجعل مبتديا
فى الفقه مقدما على ابن عباس رض
وغيره من الفقهاء ويجعل مبتديا
فى المنطق مقدما على ارسطو او
مبتديا فى النحو مقدما على
سيبويه والخليل وكذا فى كل فن
من الفنون واما سمعا فيما
اشار الله سبحانه فى الاية
المذكورة وغيرها انتهى

ايضا حق اليقين صفحہ ۹

باید کہ پیغمبر افضل از جمیع امت خود
باشد زیرا کہ تفضیل مفضول عقلاً

وفضائل کے ساتھ متصف ہونا واجب
ہے اور واجب ہے کہ اس میں اپنے
اہل زمانہ کے ہر فرد سے افضل و کامل تر
ہو کیونکہ حکیم خبیر سے عقلاً و شرعاً قبیح
ہے کہ وہ کسی ادنٰی کو جو محتاج تکمیل ہے
فاضل کامل پر مقدم کرے لیکن قباحت
عقلی یوں ظاہر ہے اس لئے کہ مشاہدۃً
قبیح ہے کہ کسی مبتدی فقہ کو ابن عباس رض
اور دیگر فقہا پر مقدم کیا جائے اور
مبتدی منطق کو ارسطو پر اور مبتدی
نحو کو سیبویہ اور خلیل پر اور اسی
طرح ہر فن میں ادنٰی کا اعلیٰ پر مقدم
کرنا از روئے عقل کے بُرا ہے اور لیکن
قباحت شرعی یوں ہے اس کا اشارہ
حق سبحانہ و تعالیٰ نے آیت مذکورہ اور
دیگر آیات میں فرمایا ہے

اور حق الیقین میں ہے ص ۹

چاہئے کہ پیغمبر اپنی تمام امت سے افضل
ہو کیونکہ ادنٰی کو اعلیٰ پر فضیلت دینا

قبیح است۔ انتہیٰ

ایضاً فیہ

علماء امامیہ اتفاق کردہ اند بر آنکہ انبیاء و ائمہ افضل اند از جمیع ملائکہ و بر این مضمون احادیث بسیار است و ادلہ عقلیہ نیز بسیار گفتہ اند و میان مخالفان خلاف بسیار است در این مسئلہ انتہیٰ

ایضاً رسالۂ اعتقادات

قال الشیخ ابو جعفرؒ اعتقادنا فی الانبیاء والرسل والحججؑ انہم افضل من الملائکۃ

ایضاً فیہ

ولم یامر اللہ عزوجل بالسجود الا لمن ہو افضل منہم وکان سجودہم للہ عزوجل عبودیۃ وطاعۃ ولآدمؑ اکراما او دع اللہ

عقلاً قبیح ہے

اور بھی اُسی مین ہے

علماء امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء و ائمہ تمام فرشتون سے افضل ہین اور اس مضمون پر بہت حدیثین وارد ہین اور عقلی دلیلین بھی بہت بیان کی گئی ہین اور اہل سنت مین اس مسئلہ مین بہت اختلاف ہے

اور بھی رسالہ اعتقادات مین ہو

شیخ ابو جعفر علیہ الرحمہ فرماتے ہین ہمارا اعتقاد انبیاء و رسل و ائمہ علیہم السلام کے بارہ مین یہ ہے کہ ملائکہ سے افضل ہین

اور بھی اُسی مین ہے

کہ خدائے تعالیٰ نے سجدہ آدم کیلیے فرشتون کو حکم نہ دیا مگر اس لئے کہ آدمؑ اُن سے افضل تھے اور اُن کا سجدہ عبادت و طاعت خدا اور اکرام و احترام آدمؑ کیلیے تھا کیونکہ اُن کی پشت مین

فی صلبه من النبی والائمة
وقال النبیؐ انا افضل من
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل
ومن جمیع الملائکة المقربین
وانا خیر البریة وسید ولد
ادم انتہی

نور نبیؐ اور ائمہ کو خدا نے رکھا تھا اور
حضرت نے فرمایا ہے کہ مین جبرئیلؑ اور
میکائیلؑ اور اسرافیلؑ اور کل مقرب فرشتون
سے افضل ہون اور مین تمام خلق سے
بہتر ہون اور اولاد آدم کا سردار ہون
انتہی

افضلیت باہمی انبیا

انبیا کی باہمی افضلیت

رسالۂ اعتقادات

رسالۂ اعتقادات

وان سادات الانبیاء خمسة
الذین دارت علیهم الوحی
وهم اصحاب الشرایع وهم
اولوالعزم نوحؑ وابراهیمؑ و
موسیٰؑ وعیسیٰؑ ومحمدؐ وان محمداً
سیدهم وافضلهم انتهی
ایضاح المبین ص۹
وافضل ایشان پنج نفر اند نوحؑ و
ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد وایشان
را اولوالعزم مینامند وشریعت ایشان

ان سب مین افضل پانچ آدمی ہین
جن پر وحی کا دار ومدار ہوا اور وہ
صاحبان شریعت اور اولوالعزم انبیا
ہین نوحؑ وابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ
ومحمدؐ اور البتہ حضرت محمدؐ اُن کے
سردار وافضل ہین۔
اور بھی حق الیقین مین ہے ص۹
ان سب مین افضل پانچ ہین نوحؑ و
ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ ومحمد اور انھین
کو اولوالعزم کہتے ہین اور انکی شریعت

ناسخ شریعت پیش است و افضل
از ہمہ حضرت رسالت صلے اللہ علیہ
و آلہ است و بعد ازان حضرت ابراہیم
از سائر انبیا افضل است۔

ان سے پہلے کی شریعت کو منسوخ کرنے
والی ہے اور سب سے افضل حضرت
رسالت پناہ ہین اور آپ کے بعد
کل انبیا سے افضل حضرت ابراہیم ہین

دلیل نبوت انبیا

دلیل نبوت انبیا

حق الیقین ص ۹

طریق دانستن حقیقت پیغمبران معجزات
است زیرا کہ ہر کہ دعوی مرتبۂ
بلندی می کند بمحض دعوی باور نتواند
کرد شعر

اے بسا ابلیس آدم روے ہست
پس بہر دستی نباید داد دست

چنانچہ شخصی دعوی کرد کہ از جانب
بادشاہ حاکم بشمایم باید اطاعت
کنید بمحض گفتۂ او کسی قبول
نمی کند تا حجتی از جانب بادشاہ
مانند وقتی یا نشانی کہ مخصوص بپادشاہ
باشد نداشتہ باشد و معجزہ مثل آن نیست

حق الیقین ص ۹

حقیقت پیغمبران کے جاننے کا طریقہ
معجزات ہین کیونکہ جب کوئی کسی بڑے
مرتبے کا دعوی کرتا ہے تو محض اس
کے دعوی پر باور نہین کر سکتے شعر
یعنے۔ بہت سے ابلیس آدمی کی شکل کے
ہین پس ہر کسی کے ہاتھ مین ہاتھ نہ دینا
چاہئے جیسے کسی نے دعوی کیا کہ مین
بادشاہ کی طرف سے تم پر حاکم ہون تم
میری اطاعت کرو تو فقط اُس کے
کہنے پر کوئی قبول نہ کریگا جبتک کوئی
دلیل بادشاہ کی طرف سے مثل وقت یا
نشان مخصوص بادشاہ کے نہ رکھتا ہو

زیرا کہ معجزہ فعلی است کہ بشر از
اتیان او عاجز باشد و برخلاف
مجری عادت باشد و مقارن
دعوی پیغمبری صادر شود پس اگر
فعلی باشد کہ ظاہر شود از بشر آن
معجزہ نیست مثل صنایع غریبہ و
حیل ارباب شعبدہ و اگر فعل خدا
باشد و موافق عادت باشد معجزہ
نیست مثل آنکہ گوید در وقت طلوع
آفتاب کہ معجزہ من آنست کہ الحال آفتاب
طلوع میکند و اگر مقارن دعوی پیغمبری
نباشد انرا کرامت گویند نہ معجزہ مثل
مائدہ حضرت مریمؑ و ہر گاہ شخصی
ادعائے پیغمبری کند و گوید خدا
مرا برائے ریاست دین و دنیای خلایق
فرستادہ ۔ دلیل من این است
کہ حق تعالی باشارہ من ماہ را
می شگافد یا این مردہ را زندہ
می کند و در ہمان ساعت ان

اور معجزہ ایسا ہی ہے کیونکہ معجزہ وہ فعل
ہے کہ آدمی اُس کے کرنے سے عاجز ہون
اور برخلاف عادت جاری کے ہو ۔ اور
دعوی پیغمبری کے ساتھ ہو پس اگر کوئی
ایسا فعل ہو جو آدمی سے ظاہر ہو وہ معجزہ
نہین ہے جیسے انوکھے ہنر اور شعبدہ
والون کے حیلے یا فعل خدا ہی ہو مگر موافق
عادت ہو تو بھی معجزہ نہین ہے مثلاً
وقت طلوع آفتاب کہے کہ میرا معجزہ یہ
ہے کہ ابھی سورج نکلیگا ۔
اور اگر خلاف عادت کام دعوی پیغمبری
کے ساتھ نہ ہو تو اسے کرامت کہتے ہین
نہ معجزہ جیسے مائدہ حضرت مریمؑ اور جب
کوئی شخص دعوی پیغمبری کا کرے اور
کہے کہ مجھ کو خدا نے دین و دنیا کی
ریاست کے لئے تمام خلق پر بھیجا ہے
اور میری دلیل یہ ہے کہ حق تعالی میرے
اشارہ سے چاند کو ٹکڑا کر دیگا یا اس
مردہ کو زندہ کر دیگا اور اسیوقت وہ

امر واقع شود البتہ ما می دانیم کہ ان
راست میگوید زیرا کہ خدا بر ہمہ چیز
قادر است وعلمش بر ہمہ چیز احاطہ دارد
چنانچہ بیان کردیم پس اگر این
مرد کاذب باشد دعوی او قبیح خواہد
بود و اطاعت ما او را قبیح خواہد بود
پس خدا اغرا ہمہ بر قبیح کردہ خواہد
بود و این قبیح است و قبیح بر خدا
محال است ہمچنانکہ معلوم شد
و باید کہ معجزہ بر طبق مدعا باشد تا دلالت
بر صدق پیغمبر کند و اگر موافق
نباشد دلالت بر کذب صاحبش کند

انتہی

ایضا شرح تجرید للعلامہ رح

المسئلۃ الرابعۃ فی الطریق الی
معرفۃ صدق النبی علیہ السلام
قال وطریق معرفۃ صدقہ
ظہور المعجزۃ علی یدہ وہو
ثبوت ما لیس بمعتاد او نفی

امر واقع ہو جاے البتہ ہم جانینگے کہ وہ
سچ کہتا ہے کیونکہ خدا ہر چیز پر قادر ہے
اور اس کا علم سب چیزون کو گھیرے
ہوئے ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے
پس اگر یہ شخص جھوٹا ہوئے تو اس کا
دعوی قبیح ہوگا اور اُس کی پیروی
بھی قبیح ہوگی پس خدا نے سب کو برائی
پر اُبھارا ہوگا اور یہ برا ہے اور بدی
خدا پر محال ہے۔ جیسا کہ معلوم ہو چکا
ہے اور چاہئے کہ معجزہ مطابق دعوی
ہو تا کہ پیغمبر کی سچائی پر دلالت کرے
اور اگر موافق دعوی نہ ہو تو مدعی کے
جھوٹ کی دلیل ہوگی۔

اور بھی شرح تجرید علامہ رح مین ہے
پہلا مسئلہ صدق نبی کی معرفت مین ہے
مصنف فرماتے ہین معرفت صدق نبی
کا طریقہ اُسکے ہاتھ پر ظہور معجزہ ہے
اور وہ خلاف عادت کا ثابت ہونا یا
موافق عادت کا نہونا ہے جبکہ خارق

ما هو معتاد مع خرق العادة
ومطابقة الدعوى أقول لما
ذكر صفات النبي عليه السلام
وجب عليه ذكر بيان معرفته
وهو شئ واحد هو ظهور
المعجزة على يده

عادت اور مطابق دعوی ہو۔ شارح
فرماتے ہین جب نبی علیہ السلام کی
صفتون کو ذکر کر چکے تو واجب ہوا
کہ بیان معرفت نبی کو ذکر کرین اور
وہ ایک ہی چیز ہے یعنے نبی کے ہاتھ پر
معجزہ ظاہر ہو۔

نبوت پیغمبر خاتم

نبوت پیغمبر خاتم

شرح باب حادی عشر

قال وفیه مباحث الاول فی
نبوة نبینا محمد بن عبد الله بن
عبد المطلب رسول الله لانه ظهر
المعجزة علی یده کالقرآن
وانشقاق القمر ونبوع الماء
من بین اصابعه واشباع
الخلق الکثیر من الطعام القلیل
وتسبیح الحصی فی کفه وهو
اکثر من ان یحصی وادعی
النبوة فیکون صادقا والا

شرح باب علوی عشر

مصنف فرماتے ہین اسمین چند بحث
ہے اول ہمارے نبی حضرت محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب رسول اللہ کی نبوت
مین ہے کیونکہ اُن کے ہاتھ پر معجزہ ظاہر
ہوا جیسے قرآن اور شق القمر اور انگلیون
کے درمیان سے پانی کا جاری ہونا
اور تھوڑے کھانے سے بہت آدمیون
کا سیر فرمانا اور کنکریون کا آپ کے
ہاتھ مین تسبیح کرنا اور یہ شمار سے زائد
ہین اور آپ نے نبوت کا دعوی کیا پس

لزم اغراء المکلفین بالقبیح
فیکون محالا - قول شارح علیہ الرحمۃ
والدلیل علی صحۃ نبوتہ
ھو انہ ادعی النبوۃ وظھر
المعجزۃ علی یدہ وکل من
کان کذالک کان نبیا حقا
انتہی

ایضا عقائد الاسلام صفحہ ۲۵

بدانکہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف از جانب حق
تعالی پیغمبر است بلا شک شبہ
باین دلیل کہ دعوی نبوت کردہ
بر خلق معجزات ظاہر کرد - و
نشان داد و معجزہ ان امر خارق
عادت را گویند کہ از دست ہیچ
کس بر نیاید مگر اینکہ از جانب حق
تعالی مبعوث شدہ باشد - مانند
احیاء میت نمودن و با جمادات حرف
زدن ہر کسیکہ معجزات نشان دہد و

سچے ہین ورنہ مکلفین کو برائی کا حکم دینا
لازم آئیگا - جو خدا سے محال ہے شارح رح
فرماتے ہین آنحضرت کی نبوت کے صحیح
ہونے کی یہ دلیل ہے کہ آپ نے نبوت
کا دعوی کیا اور آپ کے ہاتھ پر معجزہ
ظاہر ہوا اور جو ایسا ہو وہ نبی برحق
ہے -

اور بھی عقاید الاسلام مین ہے صفحہ ۲۵

جاننا چاہیے کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف صلے اللہ
علیہ و آلہ وعلیہم بلا شک و شبہ حق
تعالی کی طرف سے پیغمبر ہین - اس
دلیل سے کہ نبوت کا دعوی کیا اور خلق
پر معجزات ظاہر کئے اور دکھائے اور
معجزہ اُس خلاف عادت امر کو کہتے ہین
جو کسی کے ہاتھ سے نہ ہو سکے مگر اسی
کے جو خدا کی طرف سے مبعوث ہو - جیسے
مردہ کا زندہ کرنا اور بیجان چیزون
سے بات کرنا جو کوئی معجزہ دکھائے اور

خارق عادات ازو بظہور آید۔ از
جانب حق تعالیٰ پیغمبر است بلاشک
پس محمدؐ بن عبداللہ نیز از جانب حق
تعالیٰ پیغمبر است بلاشک انتہیٰ

ایضاً فیہ صہ ۸۵

ہرگاہ معترض اعتراض کند کہ اظہار
معجزہ واخبار مغیبات ہمین تنہا بر
پیغمبران مخصوص نیست بلکہ ہر آدمی بکثرت
ریاضت می تواند کہ معجزات ظاہر
کند واز مغیبات خبر بدہد چنانکہ در
ہندوستان مشہور است ومانند مرغ
درہوا پرواز کردن جوگیہا وبایک
نگاہ جگر آدم کشیدن شان وبا
سحر آدم را مسوخ کردن شان مانند
اینہا خارق عادت بسیار است بلکہ
احتیاج بر تقریر ندارد ودرجواب
گوئیم سلمنا کہ آدمی از کسب ریاضت
صاحب کشف وکرامت می شود لیکن
نصب رسالت محض کسبی نیست۔

اُس سے خارق ظاہر ہون تو وہ خدا کی
جانب سے بلاشک پیغمبر ہے پس محمدؐ
بن عبداللہ خدا کی طرف سے پیغمبر
ہین بلاشک انتہیٰ

اور بھی اُسی مین ہے صہ ۸۵

اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ اظہار
معجزہ اور غیب کی خبرین دینی پیغمبرون
ہی پر خاص نہین ہے بلکہ ہر کوئی کثرت
ریاضت سے معجزات ظاہر کرسکتا ہے
اور غیب کی خبرین دے سکتا ہے جیسا
کہ ہندوستان مین مشہور ہے اور چڑیون
کی طرح جوگیون کا اُڑنا اور ایک نظر
مین آدمی کا جگر کھینچ لینا یا جادو سے
آدمی کی صورت بدل دینی اور اس کی
مثل خارق بہت ہے۔ بلکہ حاجت بیان
نہین ہے **جواب مین** ہم کہینگے کہ
بفرض تسلیم آدمی محنت وریاضت سے
صاحب کشف وکرامت ہوجاتا ہے۔
ولیکن رسول ہونا محض کسبی نہین ہے

باوجود قابلیت باز از جانب حق تعالیٰ
منصوب شدن شرط است اگرچہ در
بدایت حال بر سلوک و مجاہدہ پیغمبران
آیۂ کریمہ و احادیث شریفہ شاہد
است - اما بہ سبب سلوک و مجاہدہ پیغمبر
نشدہ اند بلکہ بہ سبب قابلیت ازلی
پیغمبر اند محض تفضل ہم نیست
والا ترجیح بلا مرجح لازم آید و آنہم
باطل است انتہیٰ

ایضاً حق الیقین صہ ۱۰

در بیان حقیقت پیغمبری محمد بن عبداللہ
بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف
است و دلیل پیغمبری او آنست کہ
دعوائے نبوت نمود و معجزات بسیار
بر طبق دعوائے خود ظاہر نمود و ہر دو
متواتر است اما دعوائے پیغمبری
پس ہمہ ارباب ملل و نحل قایل
اند کہ او دعوائے پیغمبری کرد و اما
معجزہ پس معجزہ آنحضرت زیادہ از حد

بلکہ باوجود قابلیت خدا کی طرف سے معین
ہونا شرط ہے اگرچہ ریاضت وعبادت
انبیا پر ابتدائے حال میں آیت کریمہ
اور احادیث شریفہ شاہد ہیں - مگر
بہ سبب سلوک و مجاہدہ کے پیغمبر نہیں
ہوئے ہیں بلکہ بوجہ ازلی قابلیت کے
پیغمبر ہیں اور محض فضل خدا ہی نہیں
ہے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم ہوگی
اور وہ باطل ہے

اور بھی حق الیقین میں ہے صہ ۱۰

بیان حقیقت پیغمبری محمد بن عبداللہ
بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف
میں ہے اُن کی پیغمبری کی دلیل یہ ہی
کہ پیغمبری کا دعوی کیا اور بہت سے
معجزات اپنے دعوی کے موافق دکھلائے
اور دونوں متواتر ہیں لیکن دعوی
پیغمبری پس تمام اہل دین و مذہب
قائل ہیں کہ آپ نے پیغمبری کا دعویٰ
کیا اور آپ کے معجزہ تو حد و انتہا سے

واحصا است بلکہ جمیع اقوال و افعال و اخلاق آنحضرت معجزہ بود انتہیٰ

سایر صفات انبیا اثباتاً و نفیاً

شرح باب حادی عشر

یجب ان یکون منزہا عن دنأة الاباء وعہر الامہات وعن رذائل الخلقیة والعیوب الخلقیة لما فی ذالک من النقص فیسقط محلہ من القلوب و المطلوب خلافہ

انتہیٰ

ایضاً حق الیقین صہ ۹

و باید کہ عالم باشد بجمیع علومیکہ امت محتاج بان ہستند و باید کہ بصفات کمال عمل موصوف باشد مانند کمال و زیر کی عقل و فطانت و قوت رائے و شجاعت و کرم و سخاوت و ایثار دیگران بر خود و غیرت در دین و

زیادہ ہین بلکہ آپ کے تمام اقوال و افعال و اخلاق معجزہ ہین انتہیٰ

باقی صفات انبیا اثباتاً و نفیاً

شرح باب حادی عشر

نبی کے لئے واجب ہے کہ دناءت آباء و زنائے اوران و رذالت اخلاق اور عیوب خلقی و بدنی سے پاک ہو کیونکہ اس مین نقص ہے پس اس کا مرتبہ دلون سے گر جائیگا حالانکہ غرض اس کے برخلاف ہے یعنے قلوب کا مائل ہونا ہے

اور بھی حق الیقین مین ہے صہ ۹

لازم ہے کہ پیغمبر ان تمام علمون کو جانتا ہو کہ اس کی امت جن کی محتاج ہو اور ضرور ہے صفات کمال عمل سے موصوف ہو جیسے کمال عقل و دانائی و تیزی فہم و قوت رائے و شجاعت و کرم و سخاوت اور دوسرون کو خود پر اختیار کرنا اور

رافت و رحم و مروت و تواضع
و نرمی و مدارا و ترک دنیا و رعایت
صلحا و علما و اہل دین و منزہ
باشد از صفات ذمیمہ مانند کینہ و بخل
و حسد و حرص و محبت دنیا و
حب مال و کج خلقی و جبن و
از امراضی کہ موجب نفرت خلق
باشند مانند خورہ و کری و
گنگی و پیسی و از کوری و
در نسب کہ از ولد الزنا نباشد
و شبہہ نباشد و پدرانش
دنی نباشند بلکہ صنعتہائے دنی نہ
داشتہ باشند مثل جولائی و حمامی
و بیطاری و کارہائی کہ منافی
مروت باشد از وے صادر نشود مانند
چیزی خوردن در میان بازار و در
حال راہ رفتن و امثال اینہا انتہی

غیرت دینی اور مہربانی اور رحم و مروت
و تواضع و نرمی و مدارا و ترک دنیا اور
نیکون اور عالمون اور دینداروں
کی رعایت کرنی اور چاہئے کہ بری
صفتون سے پاک ہو جیسے کینہ کنجوسی
حسد لالچ محبت دنیا حب مال کج خلقی
بزدلی اور اُن مرضون سے بھی پاک
ہو جو نفرت خلق کے باعث ہین. جیسے
جذام- کوڑھ بہرا گونگا اندھا ہونا اسی
طرح نسب مین ولد الزنا نہ ہو اور شبہہ
بھی نسب مین نہ ہو اور اُس کے باپ
دادا دنی و کم رتبہ ہون بلکہ ادنی پیشیہ
والے بھی نہ ہون جیسے جولاہے حجام
بیطار ہین اور خلاف مروت کام بھی
اُس سے نہ ہون جیسے بازار مین اور
چلتے پھرتے کچھ کھانا اور مثل اُس کے
جو چیز ہو انتہی

عقیدہ درباب انبیا

انبیا کے بارہ مین عقیدہ

رسالۂ اعتقادات

ونعتقد فیهم انهم جاؤا
بالحق من عند الحق وان
قولهم قول الله وامرهم
امر الله وطاعتهم طاعة
الله ومعصیتهم معصیة
الله وانهم لم ینطقوا
الا عن الله تعالیٰ وعن
وحیه

انتهیٰ

ایضاً الاعتقادیہ للمجلسی صـ
ثم یجب ان تؤمن بحقیة
جمیع الانبیاء والمرسلین
مجملاً وطهارتهم وعصمتهم
وانکار نبوتهم او سبهم
او الاستهزاء بهم او قول
ما یوجب الازراء بشانهم
کفر واما المشهورون کادمؑ
ونوحؑ وابراهیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ

رسالۂ اعتقادات

ہمارا عقیدہ اُن کے بارہ مین یہ ہے
کہ یہ جو کچھ لائے ہین برحق ہے اور
حق تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اُن
کا قول قول خدا ہے اور اُن کا حکم
حکم خدا ہے اُن کی پیروی خدا کی
فرمانبرداری ہے اُن کی نافرمانی خدا
کی معصیت ہے اور وہ کلام نہین
کرتے مگر خدا کی جانب سے اور اُس
کی وحی سے انتہیٰ

اور بھی اعتقادیہ مجلسیؒ مین ہے صـ ۱۱
پھر یہ واجب ہے کہ تو تمام انبیا و مرسلین
کی حقیقت و طہارت و عصمت پر ایمان
لائے مجملاً یعنے کل نبی و مرسل برحق
و پاک و معصوم ہین اور اُن کی نبوت
کا انکار یا اُن کا برا کہنا یا اُس کی مسخری
کرنی یا اُن کی شان گھٹانے کی بات کہنی
کفر ہے ولیکن جو مشہور ہین جیسے آدمؑ
و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ و داؤد

وداؤد و سلیمان و سائر من ذکرہ
اللہ تعالی فی القرآن فیجب
ان تؤمن بھم علی الخصوص
وبکتبھم ومن انکر واحدا
منھم فقد انکر الجمیع و
کفر بما انزل اللہ
انتھی

ایضا حق الیقین صہ ۹
باید مجملا اعتقاد کرد کہ جمیع انبیا
واوصیاء ایشان برحق اند وانچہ
در قرآن واقع شدہ است ۔ و
نبوت ایشان ضروری دین اسلام
است مانند آدم و شیث و ادریس
و نوح و صالح و شعیب و لوط و موسی
و عیسی و ابراہیم و اسماعیل و اسحاق
و داؤد و یوسف و سلیمان و ایوب
و یونس و الیاس اقرار نبوت ایشان
واجب است و ہر کہ انکار یکی از ایشان
را بکند کافر است و تفاوت در مراتب

و سلیمان اور وہ سب جن کا ذکر خدائے
تعالے نے قرآن مین کیا ہے پس ان
پر خاص طور سے ایمان لانا واجب ہے
اور ان کی کتابون پر بھی اور جس نے
ان مین سے ایک کا انکار کیا تو وہ سب
کا منکر ہے اور کافر ہے اُسکا جو خدا نے
نازل فرمایا ہے انتہی

اور بھی حق الیقین مین ہے صہ ۹
مجملا اعتقاد رکھنا چاہیے کہ تمام انبیا
اور اوصیا اُن کے برحق ہین اور جن کا
ذکر قرآن مجید مین ہوا ہے اور ان کی
نبوت ضروری دین اسلام ہے جیسے
آدم شیث ادریس نوح صالح شعیب
لوط موسی عیسی ابراہیم اسماعیل
اسحاق داؤد یوسف سلیمان ایوب
یونس الیاس ان کی نبوت کا اقرار
واجب ہے اور جو ان مین سے ایک کا
بھی منکر ہو کافر ہے اور ان سب کے
مراتب فضیلت مین بہت تفاوت ہے انتہی

فضل ایشان بسیار است انتہی

ایضاً انوار المجالس للملا محمد حسین ارجستانی صـ ۲۳

بدانکہ دوم از اصول دین نبوت است
و باید اعتقاد نمود باینکہ خداوند منان
یکصد و بست و چہار ہزار پیغمبر آفریدہ
و جملہ معصوم بودہ اند از گناہان چہ
کبیرہ و چہ صغیرہ و باید اعتقاد نمود
بکتابہائے الٰہی کہ توریت و انجیل
و زبور و فرقان باشد کہ توریت
بموسیٰؑ و انجیل بعیسیٰؑ و زبور
بداؤدؑ و فرقان بمحمدؐ نازل
گردید و غیر از اینہا ہم کتابہای
آسمانی بسیار است از قبیل
صحیفہ آدمؑ و نوحؑ و شیثؑ
و صحف ابراہیمؑ و بنا بروایتی
یک صد و بست و چہار کتاب
از آسمان نازل شد و سی صد
و سیزدہ نفر از پیغمبران
مرسل بودند یعنے فرستادہ بخلق ۔ و

اور بھی انوار المجالس ملا محمد حسین ارجستانی
میں ہے صـ ۲۴

جاننا چاہیئے کہ اصول دین میں دوم
نبوت ہے اور اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ
خدائے منان نے ایک لاکھ اور چوبیس
ہزار پیغمبر پیدا کیا ہے اور سب کے
سب گناہ کبیرہ و صغیرہ سے پاک ہیں
اور خدا کی کتابوں پر اعتقاد لازم ہے
کہ توریت و انجیل و زبور و فرقان
ہے اور توریت حضرت موسیٰؑ پر اور
انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور زبور حضرت
داؤد پر اور فرقان حضرت محمدؐ پر
نازل ہوا ہے اور ان کے سوا بہت
آسمانی کتابیں ہیں جیسے حضرت آدمؑ
و نوحؑ و شیثؑ و ابراہیمؑ کے صحیفے
اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سو
چوبیس کتاب آسمان سے اُتری ہے
اور تین سو تیرہ آدمی پیغمبران مرسل
ہیں یعنے ہدایت خلق پر مبعوث ہوئے

چہار نفر ایشان سریانی بودند۔
آدم و شیث و ادریس و نوح
و پنج نفر از ایشان عرب بودند
ہود و صالح و شعیب و اسماعیل و محمد
مصطفےٰ و ششصد نفر از رسولان بنی
اسرائیل بودند کہ اول ایشان موسیٰ
و آخر ایشان عیسیٰ بود و عیسیٰ پیغمبر
آخرین است کہ بعد از او خاتم انبیا بوجود
آمد انتہیٰ

ہین اور انبیا مین چار آدمی سریانی
زبان کے ہین آدم شیث ادریس
نوح اور پانچ آدمی عرب ہین۔ ہود
صالح شعیب اسماعیل محمد مصطفےٰ اور
چھہ سو آدمی رسولان بنی اسرائیل سے
تھے ان کے پہلے موسیٰ اور آخری
نبی حضرت عیسیٰ ہین جن کے بعد حضرت
خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ
وعلیہم اجمعین پیدا ہوئے انتہیٰ

خاتمیت نبوت و رسالت برآنحضرت

نبوت و رسالت کا خاتمہ آنحضرت پہ ہے

تفسیر قمی علیہ الرحمہ صہ ۵۳۲
قولہ وخاتم النبیین ولا نبی
بعد محمد انتہیٰ

ایضاً تفسیر برہان جلد دوم صہ ۸۵۶
قولہ وخاتم النبیین ولا نبی بعد
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
انتہیٰ

تفسیر قمی علیہ الرحمہ صہ ۵۳۲
قول خدا تعالیٰ و خاتم النبین یعنے بعد
محمد کے کوئی نبی نہین ہے۔

اور بھی تفسیر برہان جلد دوم مین ہے صہ ۸۵۶
قول خدا تعالیٰ و خاتم النبین یعنے
کوئی پیغمبر بعد حضرت محمد مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ و آلہ کے نہین ہے

ایضاً تفسیر صافی ص ٤٠٢

وخاتم النبیین و آخرہم الذی
ختمہم او ختموا علی اختلاف
القراءتین فی المناقب عن النبیؐ
قال انا خاتم الانبیاء وانت
یا علی خاتم الاولیاء و قال
امیر المؤمنین ختم محمد
الف نبی وانی ختمت الف
وصی وانی کلفت ما لم
یکلفوا وکان اللہ بکل شئ
علیما فیعلم من یلیق
ان یختم بہ النبوۃ و
کیف ینبغی شانہ

انتہی

ایضاً مجمع البیان جلد دوم ص ٢٤٥

وخاتم النبیین ای آخر

اور بھی تفسیر صافی مین ہے ص ٤٠٢

وخاتم النبیین یعنے آپ نبیون کے آخر
ہین آپ نے اُنھین تمام فرمایا ہے
یا انبیا ختم ہوئے ہین بنا بر اختلاف
ہر دو قرارت کے اور کتاب مناقب
مین حضرت پیغمبرؐ سے منقول ہے مین
آخر انبیا ہون اور یا علیؑ تم آخر
اوصیا ہو اور حضرت امیر المومنینؑ نے
فرمایا کہ حضرت محمدؐ نے ہزار نبی تمام
کئے اور مین نے ہزار وصی پورے
کئے ہین اور مجھہ پر وہ تکلیف
بار ہوئی جو اُن پر نہ ہوئی تھی۔ اور
خدا ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ پس
جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے جس
پر نبوت پوری کر دی جائے۔ اور یہ
بھی جانتا ہے کہ اس کی شان کیسی
ہونی چاہیے

اور بھی مجمع البیان جلد دوم مین ہے ص ٢٤٥

وخاتم النبیین یعنے آپ سب نبیون کے

النبيين ختمت النبوة به
فشريعته باقية الى يوم
الدين وهذا فضيلة
له صلوات الله عليه و
اله اختص بها من بين
سائر المرسلين فان قيل
ان اليهود يدعون في
موسى مثل ذالك فالجواب
ان بعض اليهود يدعون ان
شريعته لا تنسخ وهم مع ذالك
يجوزون ان يكون بعده
انبياء ونحن اذا اثبتنا نبوة
نبينا بالمعجزات القاهرة
وجب نسخ شريعته بذالك و
كان الله بكل شئ عليما لا
يخفى عليه شئ من مصالح
العباد وصح الحديث عن
جابر بن عبد الله عن النبي
قال انما مثلي في الانبياء كمثل

آخر ہین اور نبوت اُن پر ختم ہوئی ہے
پس آپ کی شریعت تا قیامت باقی
ہے اور یہ آپ ہی کی فضیلت ہے
جو تمام مرسلین مین سے آپ کے لئے
مخصوص ہے پس اگر کہا جائے کہ یہودی
بھی ایسا ہی دعوی کرتے ہین۔ حضرت
موسیٰ کے بارہ مین۔ تو جواب یہ ہے کہ
بعض یہودی یہ دعوی کرتے ہین کہ
اُن کی شریعت منسوخ نہ ہوگی۔ مگر
باوجود اس کے جائز جانتے ہین کہ بعد
موسیٰ انبیا ہو سکتے ہین اور جبکہ ہم
اپنے نبی کی نبوت معجزات قاہرہ سے
ثابت کر چکے تو شریعت موسیٰ کا منسوخ
ہونا واجب ہو گیا اور خدا ہر شے کا
جاننے والا ہے یعنے کوئی چیز بندون
کی بھلائیون کی اُس پر پوشیدہ
نہین ہے اور حدیث صحیح جابر
بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی نے
فرمایا انبیا مین میری مثال اُس شخص

اجل

رجل بنی دارا فاکملها وحسنها
الا موضع لبنة فکان من
دخل فیها فنظر الیها
قال ما احسنها الا موضع
هذه اللبنة قال فانا
موضع اللبنة ختم بی
الانبیاء

ایضاً تفسیر بیان السعادة جلد
دوم صـ۱۴۳

وخاتم النبیین هذه الکلمة
للترقی عن کونه ابا لامته
فکانه قال بل هو اب
لجمیع المرسلین وامهم
لانه خاتمهم والخاتم
ینبغی ان یکون محیطا بالکل
ومنسوبا الی الکل
نسبة الاب الی الاولاد
وقرئ هذه الکلمة بکسر
التاء وفتحها۔

کی ہے جس نے کامل اور عمدہ گھر
بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ رہنے دی
پس جو کوئی اُس گھر مین داخل ہوتا
اُسے دیکھتا تو بولتا کیا عمدہ اسے بنایا
ہے مگر اسی اینٹ کی جگہ کسر ہے فرمایا
مین اُس اینٹ کی جگہ ہون مجھ پر
انبیا تمام ہو گئے ہین۔

اور بھی تفسیر بیان السعادۃ مین ہی
جلد دوم صـ۱۴۳

وخاتم النبیین یہ کلمہ واسطے ترقی کے
ہے امت کے باپ ہونے سے گویا خدا
نے فرمایا بلکہ آنحضرت تمام مرسلین اور
ان کی اُمتون کے باپ ہین کیونکہ
ان سب کے آخری ہین اور خاتم ہی
اس لایق ہے کہ سب کو گھیرے اور
سب کی طرف منسوب ہو جیسے باپ
اولاد کی جانب منسوب ہوتا ہے اور
یہ کلمہ تے کے زبر و زیر دونون سے
پڑھا گیا ہے۔

ایضاً تفسیر منہج الصادقین جلد دوم

ص ۵۳۶

وخاتم النبیین وہست ختم کنندہ
پیغمبران یا مہر کنندہ نبوت ایشان
یعنے آخرین ایشان وحفص بکسر
تا خواندہ وبمعنی ما یختم بہ یعنے
ان کسیکہ باو ختم انبیا شدہ ویا باو
نبوت مہر کردہ شدہ است باین
معنی کہ نبوت باو تمام گشتہ از و
در نخواہد گذشت وبدیگری بعد
از او تعلق نخواہد گرفت ولہذا
اولاد ذکور آنحضرت قبل از حیواۃ
او شربت فنا چشیدند اگر بعد از او
فرزندی باقی می ماند منصب نبوت
لائق او می بود بجہت شرافت
مرتبہ ومزیت رتبہ او بر سایر خلق
ولہذا در وقتیکہ ابراہیم متوفی
شدہ بود آنحضرت فرمود لو عاش
کان نبیا ونزول عیسیٰ قادح

اور بھی تفسیر منہج الصادقین جلد دوم

مین ہے ص ۵۳۶

وخاتم النبیین اور پیغمبرون کے ختم
کرنے والے یا مہر کرنے والے ہین یعنے
ان سب کے آخری ہین اور حفص نے
بکسرۂ تا پڑھا ہے ما یختم بہ کے
معنی مین یعنی آپ وہ ہین جن پر انبیا تمام
ہوئے ہین یا آپ پر نبوت کی مہر ہو
گئی ہے اس معنی سے کہ آپ پر نبوت
تمام ہو گئی اور ان سے آگے نہ جائیگی
اور کسی اور سے متعلق نہ ہو گی اسی لئے
آپ کی اولاد نرینہ نے آپ کی زندگی
ہی مین شربت فنا پیا کیونکہ اگر کوئی
فرزند آپ کے بعد زندہ رہتا تو بوجہ
شرافت مرتبہ و زیادتی رتبہ کے تمام
خلق پر منصب نبوت کا سزاوار ہوتا
اسی لئے جب ابراہیم فرزند رسول کریم
کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا اگر
ابراہیم زندہ ہوتا تو نبی ہوتا اور آپ

خاتمیت آنحضرت نیست زیرا کہ مراد
از خاتم النبیین آنست کہ ہیچ نبی
بعد از او مبعوث نخواہد شد و
بعثت حضرت عیسیٰؑ قبل از او بود
و دیگر اینکہ عیسیٰؑ در حین نزول
عمل بشریعت حضرت خاتم الانبیا
خواہد کرد نہ بر شریعت خود۔ و
محمد بن الحسن از پدر خود روایت
کردہ است کہ رسول فرمود
انا محمد و انا احمد
و انا الحاشر الذی یحشر
الناس علی قدمی و انا
العاقب الذی لیس بعدی
نبی۔ من محمدم و من
احمدم و من ان حاشرم
کہ خدائے تعالیٰ بر اثر من خلقان
را حشر کند و من عاقبم
کہ از عقب من پیغمبر دیگر
نباشد و کان اللہ ہست

کے بعد حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے
نازل ہونا آپ کی خاتمیت کا قادح
نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین سے
مُراد یہ ہے کہ بعد آپ کے کوئی پیغمبر
مبعوث نہ ہوگا اور بعثت حضرت
عیسیٰؑ تو آپ کے پہلے تھی دوسرے یہ
کہ عیسیٰؑ جب نازل ہونگے تو آپ کی
شریعت پر عمل کرینگے یعنے آپ کے
اُمتی ہوں گے نہ پیغمبر اور اپنی شریعت
کے عامل نہ ہونگے اور محمد بن حسن نے
اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ
رسُول اللہ نے فرمایا انا محمد و انا
احمد و انا الحاشر الذی یحشر
الناس علی قدمی و انا العاقب
الذی لیس بعدی نبی یعنے میں
محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور میں
حاشر ہوں کہ خدائے تعالیٰ میرے بعد
لوگوں کا حشر کریگا اور میں عاقب
ہوں کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا

خدائے بکل شئ علیما
بہر چیز دانا پس می داند کہ
کیست سزاوار انکہ نبوت باو
ختم شود و در عیون الاجوبہ
آوردہ کہ صحت ہر کتابی بمہر او
است۔ حق سبحانہ' تعالی پیغمبر
را مہر گفت تا بدانند کہ تصحیح دعوی
محبت الٰہی جز بمتابعت حضرت
رسالت پناہی نتوان کرد۔ کہ
ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی و
چون شرف و بزرگواری کتاب
بمہر اوست شرف جملہ انبیا نیز
بدان حضرت است و شاہد ہر
کتاب بمہر اوست پس شاہد ہمہ
در محکمۂ قیامت او خواہد بود
کہ وجئنا بک شہیدا علی
ھؤلاء چون کتاب را مہر کردند
کتاب از خواندن اغیار محفوظ
شد نبوت چون سمت اختتام

وکان اللہ بکل شی علیما اور
خدا ہر چیز کا عالم ہے پس جانتا
ہے کہ کون سزاوار ہے جس پر نبوت
تمام کی جائے اور عیون الاجوبہ
مین ہے کہ ہر کتاب کی صحت اُس کی
مہر سے ہے۔ حق سبحانہ' تعالی نے پیغمبر
کو مہر فرمایا تاکہ لوگ جان لین کہ محبت
خدا کے دعوے کی صحت بجز آپ کی
پیروی کے نہین کر سکتے ہین۔ کیونکہ
فرمایا ہے اگر تم دوست خدا ہو۔ تو
میری متابعت کرو اور جب کہ کتاب
کا شرف اور اس کی بزرگی بوجہ مہر
کے ہے تو جملہ انبیا کا شرف آنحضرت
کی وجہ سے ہے اور ہر کتاب کا گواہ
اُس کی مہر ہے پس آنحضرت قیامت
کے دربار مین سب کے گواہ ہونگے
جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ ہم تجھ کو ان
سب پر گواہ لائینگے اور جب کتاب پر
مہر ہو گئی تو غیر لوگون کے پڑھنے سے

یافت در نبوت بر غیر او بستہ گشت
واز موافق ومخالف مروی است
کہ آنحضرت با امیر المؤمنین خطاب
فرمود کہ یا علی انت منی
بمنزلۃ ہارون من
موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی
اے علیؑ تو از من بمنزلہ ہارونی
از موسیٰ الا آنست کہ بعد از
من پیغمبری نہ خواہد بود
یعنی اگر جایز می بود کہ بعد از
من پیغمبری باشد آن تو می
بودی نہ غیر بجہت جامعیت
فضل ومزیت علم وانواع
محاسن واخلاق تو نسبت بسایر
مردمان انتہی

محفوظ رہتی ہے اسی طرح جب نبوت
کی مہر ہو گئی تو آپ کے سوا دوسرے
پر دروازہ نبوت کا بند ہو گیا۔ اور
شیعہ وسنی سے روایت ہو کہ آنحضرت
نے امیر المؤمنینؑ سے خطاب فرمایا کہ
یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی
یعنے اے علیؑ تم میرے نزدیک بمنزلہ
ہارونؑ ہو نزد موسیٰ مگر یہ کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے یعنے اگر یہ
جائز ہوتا کہ میرے پیچھے کوئی پیغمبر ہو
سکے تو تمہیں ہوتے نہ اور کوئی بوجہ
کمال فضیلت وکثرت علم وانواع
محاسن واخلاق کے بہ نسبت اور لوگوں
کے یعنے چونکہ تم دوسرے آدمیوں سے
افضل ہو اور افضل ہی پیغمبر ہوتا ہے
مگر مجھ پر تو نبوت پوری ہو چکی ہے
اس لئے تم نبی نہیں ہو بلکہ بمنزلہ
ہارونؑ وصی ہو۔

ایضاً بحار جلد ششم باب
فضائله وخصائصه
وخاتم النبیین ای وآخر
النبیین ختمت النبوة به
فشریعة باقیه الی یوم
الدین

ایضاً مجمع البحرین صفحہ ۵۱۴
وخاتم النبیین ای آخرهم
لیس بعده نبی

ایضاً کافی کتاب الحجة باب الفرق
بین الرسول والنبی والمحدث
عن ابی جعفرؑ ولقد ختم
الله بکتابکم الکتب وختم
بنبیکم الانبیاء

ایضاً باب مشابهت ائمه
بمن مضیٰ عن ابی عبدالله
علیه السلام ان الله عز
ذکره ختم بنبیکم النبیین

اور بھی بحار جلد ششم باب فضائل و
خصائص آنحضرتؐ
وخاتم النبیین یعنے آپ سب نبیون
کے آخری ہین آپ ہی پر نبوت تمام
ہے پس آپ کی شریعت تاقیامت
باقی ہے۔

اور بھی مجمع البحرین مین ہے صفحہ ۵۱۴
وخاتم النبیین یعنے آنحضرت کل نبیون
کے آخر ہین کوئی نبی آپکے بعد نہین ہے

اور بھی کافی کتاب الحجہ باب فرق
درمیان رسول و نبی و محدث مین ہے
امام محمد باقرؑ سے مروی ہے فرمایا بتحقیق
خدائے تعالیٰ نے تمھاری کتاب پر
کتابین تمام کین اور تمھارے نبی
پر انبیا پورے کئے۔

اور بھی باب مشابہت ائمہ گذشتہ
لوگون سے حضرت امام جعفر صادق
نے فرمایا بتحقیق خدائے تعالیٰ نے
تمھارے نبی پر انبیا تمام کئے پر انکے

فلا نبی بعدہ ابدا وختم بکتابکم
الکتب فلا کتاب بعدہ ابدا

ایضاً باب جہات علوم الائمۃ
عن ابی الحسن الاول موسیٰ
ولا نبی بعد نبینا

ایضاً عیون الاخبار ص ۲۳۵
عن الرضاء وشریعۃ محمد
لا تنسخ الی یوم القیمۃ ولا
نبی بعدہ الی یوم القیمۃ فمن
ادعیٰ بعدہ نبوۃ او اتیٰ
بعد القرآن بکتاب فدمہ
مباح لکل من سمع ذالک
منہ انتہی

ایضاً فیہ ص ۲۶۵
عنہ وان محمدا عبدہ و
رسولہ وامینہ وصفیہ
وصفوتہ من خلقہ وسید

بعد کوئی نبی ہرگز نہ ہوگا اور تمھاری کتاب
یعنے قرآن پر کتابین ختم کین پس اس
کے پیچھے کوئی کتاب ہرگز ہرگز نہ ہوگی۔

اور بھی باب جہات علوم ائمہ
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
مروی ہے اور کوئی نبی ہمارے نبیؐ کے بعد
نہین ہے۔

اور بھی عیون الاخبار مین ہے ص ۲۳۵
امام رضاؑ نے فرمایا کہ شریعت آنحضرتؐ
تاقیامت منسوخ نہ ہوگی اور آپ کے بعد
تاقیامت کوئی نبی نہ ہوگا پس جو آپ
کے بعد نبوت کا دعوی کرے یا بعد قرآن
کے کوئی کتاب لائے تو اُس کا خون مباح
وحلال ہے ہر اُس شخص پر جو اس کو
اُس سے سُنے۔

اور بھی اُسی مین ہے ص ۲۶۵
اُنھین حضرت نے فرمایا تحقیق حضرت
محمد مصطفےٰ بندہ و رسول و امین خدا
اور تمام خلق سے پسندیدہ و برگزیدہ

المرسلین وخاتم النبیین و
افضل العالمین لا نبی بعده
ولا تبدیل لملته ولا تغئیر
لشریعته

ایضاً نہج البلاغۃ خطبۂ صفت خلق
آدم ص٥

قال امیر المؤمنین۔ الی ان
بعث الله سبحانه محمدا رسول
الله صلی الله علیه وآله لا
نجاز عدته و تمام نبوته انتهی

ایضاً فیه ص ۱۲۳

اجعل شرائف صلواتك و
نوامی برکاتك علی محمد عبدك
ورسولك الخاتم لما سبق
والفاتح لما انغلق

علامہ مجلسی رہ درجلد ششم بحار باب
خصائص نبی در شرح این عبارت می فرمایند

تبیین الخاتم لما سبق ای الوحی
والرسالة والفاتح لما انغلق

خدا ہین اور سردار مرسلین و آخر انبیا و افضل
تمام عالم ہین اُن کے بعد کوئی نبی نہین
ہے نہ اُن کے دین مین کوئی تبدیل اور نہ
شریعت مین کوئی تغیر ہوسکتی ہے

اور بھی نہج البلاغہ خطبہ صفت خلق آدم ؑ
مین ہے ص٥

امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا۔ یہانتک کہ خدا
نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو مبعوث
فرمایا تاکہ اپنا وعدہ پورا کرے اور اپنی
نبوت تمام فرمائے

اور بھی اُسی مین ہے ص۱۲۳

خدایا تو اپنی بزرگ رحمتین اور بڑھنے والی
برکتین اپنے بندہ و رسول حضرت محمد
مصطفےٰ پر نازل کر جو گذشتہ چیزون کے
ختم کرنے والے اور بند ہوئی اشیا کے کھولنے
والے ہین۔

علامہ مجلسی رہ جلد ششم بحار باب خصائص
آنحضرت مین اسکی شرح یون فرماتے ہین۔
بیان۔ گذشتہ چیزون کے ختم کرنیوالے
یعنے وحی و رسالت کے تمام کرنیوالے ہین

يقال انغلق واستغلق اذا
عسر فتحه اى فتح ما انغلق
وابهم على الناس من مسائل
الدين والتوحيد والشرايع
والسبيل الى الله تعالى

انتهى

ايضاً نهج البلاغة ص ۱۶۰

ايها الناس خذوا عن خاتم النبيين
صلى الله عليه وآله وسلم

ايضاً فيه ص ۵۰۵

بابى انت وامى لقد انقطع
بموتك ما لم ينقطع بموت
غيرك من النبوة والانباء
واخبار السماء

ايضاً كتاب الغيبة لشيخ الطائفة
ص ۱۸۷

در توقيع رفيع كه بنام احمد بن اسحاق است
ثم بعث محمداً صلى الله عليه
وآله وسلم رحمة للعالمين

اور بند اشیاء کے کھولنے والے سے یہ مراد ہے
کہ کہا جاتا ہے انغلق اور استغلق جب کسی
شے کا کھولنا دشوار ہو جاتا ہے یعنے آنحضرت
نے کھولدیا جو کچھ مسائل دین و توحید و شرایع
و راہ خدائے تعالے سے بندوں پر بند اور
مبہم ہو گیا تھا۔

اور بھی نہج البلاغہ میں ہے ص ۱۶۰

اے لوگو حضرت خاتم انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے حاصل کرو

اور بھی اسی میں ہے ص ۵۰۵

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ میرے باپ
اور ماں آپ پر سے فدا ہو جائیں تحقیق آپ
کی موت سے قطع ہو گئی وہ چیز جو دوسرے
کے مرنے سے منقطع نہ ہوتی یعنے نبوت اور
خبرداری اور آسمانی خبریں۔

اور بھی کتاب الغیبت شیخ الطائفہ میں
توقیع رفیع میں ہے جو بنام احمد بن اسحاق
رہ آئی ہے۔ پھر خدا نے حضرت محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالم کیلیے رحمت مبعوث

وتمم به نعمته وختم به انبیائه
وارسله الی کافة الناس

ایضاً فیه صلوات حضرت حجت ص ۱۸۰
اللهم صل علی محمد سید المرسلین
وخاتم النبیین

ایضاً در نجم الثاقب علامهٔ نوری ہمین است ص ۳۱

ایضاً صحیفهٔ کامله دعا ۱۷ ص ۶۵
اللهم صل علی محمد خاتم النبیین
وسید المرسلین

ایضاً فیه دعا روز شنبه
اللهم صل علی محمد خاتم النبیین
وتمام عدة المرسلین

ایضاً بحار جلد ششم باب خصائصه
الاول انه خاتم النبیین

ایضاً منهاج النجاة ص ۲۷
وسادتهم خمسة الذین دارت
علیهم الوحی وهم اصحاب

فرمایا اور بوجہ اُن کے اپنی نعمت کو پوری کیا
اور اُن پر نبیون کو تمام کیا اور انھین
کل آدمیون پر رسول گردانا۔

اور بھی اُسی مین صلوات حضرت حجت مین ہے ص ۱۸۰
خدایا حضرت سید المرسلین اور خاتم النبیین
پر تو درود بھیج

اور بھی نجم ثاقب علامہ نوری مین بھی یہی ہے ص ۳۱

اور بھی صحیفہ کاملہ کی سترھوین دعا مین ہے
خدایا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ آخر انبیاء و
سردار مرسلین پر رحمت نازل فرما۔

اور بھی دعائے روز شنبہ مین ہے
خداوندا درود بھیج حضرت محمد مصطفےٰ پر جو نبیون
کے آخر اور مرسلین کے عدد کو تمام کرنیوالے ہین

اور بھی بحار جلد ششم باب خصائص آنحضرت
مین ہے۔ پہلا خاصہ آپ کا یہ ہے کہ آپ انبیا
کے ختم اور تمام کرنے والے ہین

اور بھی منہاج النجاة مین ہے ص ۲۷
بزرگان انبیا پانچ ہین جن پر وحی کا دار و
مدار ہے اور وہ صاحبان شریعت اور اولوالعزم

الشرایع و اولوالعزم نوح وابراهیم
وموسیٰ وعیسیٰ ونبینا محمد
صلوات الله وسلامه علیهم
وهو سیدهم وافضلهم وخاتمهم
لانبی بعده ولا تبدیل لملته
ولا تغییر لشریعته کما قال الله
عزوجل ولکن رسول الله
وخاتم النبیین

ایضاً عقائد الاسلام ص۸۵

پس ازاین دلایل ثابت شد که آنحضرت پیغمبر
برحق بلکه خاتم انبیا مطلق است انتهی

ایضاً حق الیقین ص۱۶

خصوصاً بعد از حضرت رسالت که خاتم پیغمبران
است وبعد از او امید بعثت پیغمبر دیگر
نیست

ایضاً انوار المجالس ص۲۵

واجب است اعتقاد نمودن باینکه محمد بن
عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبدمناف
بن قصی بن کلاب بن مره بن کعب بن لوی

ہیں نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ اور ہمارے
نبی محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین اور آنحضرت
ان سب کے سردار اور افضل اور آخری
ہیں کوئی نبی ان کے بعد نہیں ہے اور کوئی
تبدیل اُن کے دین میں اور نہ کوئی تغییر
اُن کی شریعت میں ہوگی جیسا کہ خدائے
عزوجل نے فرمایا ہے ولیکن آپ رسول اللہ
اور آخری پیغمبر ہیں

اور بھی عقائد الاسلام میں ہے ص۸۵

پس ان دلیلوں سے ثابت ہوا کہ آنحضرت
پیغمبر برحق بلکہ مطلق انبیاء کے آخری ہیں

اور بھی حق الیقین میں ہے ص۱۶

خصوصاً بعد حضرت رسالت کے جو خاتم پیغمبران
ہیں اور ان کے بعد کسی دوسرے پیغمبر کی
بعثت کی امید نہیں ہے

اور بھی انوار المجالس میں ہے ص۲۵

اس پر اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ محمد بن
عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف
بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی

بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ
بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن
نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اد بن
الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن البیت
بن حمل بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم الخلیل
بن تارخ بن ناخور بن شروخ بن ارغو بن
قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام
بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن
الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش
بن شیث بن آدم خاتم ہمہ پیغمبران است
و بعد از او پیغامبر از جانب خداوند نخواہد آمد
پس ہر کہ بعد از او ادعای پیغمبری کند
کافر است و کشتن او بر مسلمانان لازم است

ایضاً نجم ثاقب ص ۲۳۶

در ترجمہ توقیع رفیع است کہ باسم شیخ
مفید وارد شدہ است۔

و مسئلت میکنم او را کہ صلوات فرستد بر سید
ما و مولائے ما محمد خاتم النبیین و بر اہل
بیت طاہرین آنحضرت

بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ
بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن
نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اد بن
الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن البیت
بن حمل بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم الخلیل
بن تارخ بن ناخور بن شروخ بن ارغو بن
قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام
بن نوح بن ملک بن متوشلخ بن اخنوخ
بن الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش
بن شیث بن آدم تمام نبیوں کے آخری ہیں
اُن کے بعد خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر نہ آئیگا
پس جو ان کے بعد پیغمبری کا دعویٰ کرے
کافر ہے اور اسکا قتل کرنا مسلمانوں پر لازم ہے

اور بھی نجم ثاقب میں ہے ص ۲۳۶

ترجمہ میں توقیع رفیع کے ہے جو بنام شیخ
مفید وارد ہوئی ہے

میں سوال کرتا ہوں اس سے کہ ہماری سید و
مولا محمد آخر انبیا اور ان کے اہل بیت
طاہرین پر درود بھیجے۔

ایضاً جنات الخلود الجدول السادس
در القاب آنحضرتؐ است بست و ششم
خاتم النبیین است و در خصائص آنحضرت
است بست و چهارم رتبهٔ خاتمیت بر پیغمبران
ایضاً مختصر کتاب مفتاح الہدایہ کہ بامضاء
سرکار حجۃ الاسلام جناب آقای صدر
دام ظلہ العالی در بمبئی طبع شدہ است ص۵
و حضرت محمد بن عبد اللہ اشرف و خاتم
پیغمبران است انتہیٰ

ایضاً حدیقۂ سلطانیہ باب سوم ص۲۷۶
و از خصائص آنحضرتؐ ختم نبوت است بر
آنحضرت کہ از جملۂ متواترات است و حدیث
یا علیؓ انت منی بمنزلۃ ھارون
من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی
نص است بر آن انتہیٰ

ایضاً الاعتقادیۃ المنظومۃ
للعالم الفاضل المولوی السید
کلب باقر النقوی الجائسی حتیٰ انتہی
الامر الی الختام * فجاء خیر الخلق

اور بھی جنات الخلود چھٹی جدول مین ہے
آنحضرتؐ کے القاب مین چھبیسوان لقب خاتم
النبیین ہے اور آپکے خصائص مین چوبیسوان
خاصہ آپ کا رتبہ خاتمیت کا پیغمبرون پر ہے
اور بھی مختصر کتاب مفتاح الہدایہ مین ہے
جو بدستخط و مہر سرکار حجۃ الاسلام آقای
صدر دام ظلہ العالی بمبئی مین چھپا ہے
اور حضرت محمد بن عبد اللہ اشرف و خاتم
پیغمبران ہین انتہیٰ

اور بھی حدیقۂ سلطانیہ باب سوم ص۲۷۶
آپکی خاص صفتون مین سے آپ پر نبوت
کا ختم اور پورا ہونا ہے جو متواترات سے ہے
اور حدیث منزلت (یعنے اے علیؓ تم میرے
نزدیک مثل ہارون ہو نزد موسیٰ مگر یہ کہ
میرے بعد کوئی نبی نہین ہے) اسپر نص ہے
اور بھی اعتقادیہ منظومہ عالم فاضل مولوی
سید کلب باقر صاحب نقوی جائسی مین ہے
جب امر نبوت ختم ہونے کو آیا تو حضرت
خیر الوریٰ جہان مین آئے اور مین گواہ کرتا

فی الانام ÷ واشهد الله الشهید المحقا + ان محمد انبیا حقا ÷ وانه قد ختم الرسالة ÷ وکل دین بعده ضلالة ÷

ہون خدائے شہید حق کو اس پر کہ حضرت محمدؐ نبی برحق ہین اور اس پر کہ تحقیق اُنھون نے رسالت کو تمام کردیا ہے اور ہر دین اُن کے دین کے بعد گمراہی ہے ۔

بعثت و افضلیت آنحضرتؐ بر تمام خلق

آنحضرت کی بعثت و افضلیت تمام خلق پر

رسالۂ اعتقادات صدوق رح

وان الله بعث نبیه محمدا للانبیاء فی الذر وان الله عج اعطی ما اعطی کل نبی علی قدر معرفته ومعرفة نبینا محمد وسبقه الی الاقرار به انتهی

ایضا منهاج النجاة ص ۲۷۸

وان الله بعثه الی الانبیاء علیهم السلام فی الذر کما قال الله عز وجل هذا نذیر من النذر الاولی فسایر الانبیاء

رسالۂ اعتقادات صدوق رح

اور تحقیق اللہ تعالے نے اپنے نبی محمدؐ کو تمام انبیا پر عالم ذر مین پیغمبر گردانا اور تحقیق اللہ عزوجل نے بقدر اپنی معرفت اور ہمارے نبی کی معرفت اور ان کی طرف اقرار کی سبقت کے ہر نبی کو عطا فرمایا ہے جو کچھ عطا فرمایا ہے

اور بھی منہاج النجاۃ مین ہے ص ۲۷۸

تحقیق خدائے تعالے نے عالم ذر مین انبیا کیطرف آپ کو مبعوث فرمایا جیسا کہ فرماتا ہے یہ پہلے ڈرانے والون مین سے ایک ڈرانے والا ہے پس کل انبیا آپ کی اُمت ہین اھ

امته وانما اعطی الله کل
نبی ما اعطی علی قدر معرفة
بنبینا و سبقه الی الاقرار
به

ایضاً فیه ص ۲۷۹

نبوة نبینا صلی الله علیه و
آله عامة لجمیع الناس کما قال
الله عزوجل وما ارسلناك
الا کافة للناس بشیرا ونذیرا
بل للجن والانس کما فی قوله
عزوجل اجیبوا داعی الله
وآمنوا به حکایة عنهم
وکما انه صلی الله علیه وآله
سید الانبیاء فکذلك اوصیاؤه
خیر الاوصیاء وکتابه خیر الکتب
والمهیمن علیها کلها ودینه
خیر الادیان وناسخها وامته
خیر الامم واوسطها کما
قال عزوجل کنتم خیر امة اخرجت

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو بقدر ہمارے نبی کی معرفت
اور اُن کے اقرار کی سبقت کے عطا فرمایا ہے
جو کچھ عطا کیا ہے یعنے بقدر معرفت وسبقت
اقرار نبوت آنحضرت ہر نبی کو رتبہ ملا ہے

اور بھی اُسی مین ہے ص ۲۷۹

ہمارے نبی کی نبوت تمام آدمیون کیواسطے
عام ہے جیسا کہ خدائے عزوجل نے فرمایا ہے
اور ہم نے تم کو نہین بھیجا ہے مگر کل آدمیون
کیلئے بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا بلکہ
جن وانس سب کے واسطے ہے چنانچہ قول خدا
مین ہے بزبانی جنات خدا کے بلانے والے
کی اجابت کرو اور اس پر ایمان لاؤ اور جیسے
آنحضرت سردار انبیا ہین اُسیطرح آپ کے
اوصیا بہترین اوصیا ہین اور آپ کی کتاب
بہترین کتب ہے اور کل کتابون پر گواہ ہے
اور آپ کا دین سب دینون سے بہتر ہے اور
کل دینون کا ناسخ ہے اور آپ کی اُمت سب
اُمتون سے بہتر اور درمیانی ہے جیسا کہ
خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے تم بہترین اُمت

للناس وكذالك جعلناكم امة
وسطا لتكونوا شهداء على
الناس ويكون الرسول عليكم
شهيدا

ايضاً فيه ص۲۲۸

وقال نبينا صلے الله عليه واله
لعلیؑ يا علیؑ ان الله تبارك و
تعالى فضل انبياءه المرسلين
على ملائكته المقربين وفضلنی
على جميع النبيين والمرسلين
والفضل بعدی لك يا علیؑ و
الائمة من بعدك وان الملئكة
لخدامنا وخدام شيعتنا الحديث

ايضاً شرح تجريد للعلامہؒ ص۲۰۱

قال والسمع يدل على عموم
نبوته عليه السلام اقول
ذهب قوم من النصارى الى
ان محمداً صلے الله عليه واله
مبعوث الى العرب خاصة والسمع

ہو لوگون کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو۔ اور
اسیطرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا ہے
تاکہ تم لوگون کے گواہ ہو اور رسول تم پر
گواہ ہووے۔

اور بھی اُسی مین ہے

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نے حضرت علیؑ
سے فرمایا یا علیؑ بتحقیق خدائے تبارک و تعالیٰ
نے اپنے انبیاء مرسلین کو ملائکہ مقربین پر
فضیلت دی ہے اور مجھ کو تمام انبیاء و
مرسلین سے افضل بنایا ہے اور میرے بعد
تم کو فضیلت ہے اور ائمہ کو جو تمھارے بعد
ہونگے اور بدرستیکہ فرشتہ ہمارے خادم
ہین اور ہمارے شیعون کے خدمتگذار ہین

اور بھی شرح تجرید علامہؒ مین ہے ص۲۰۱

خواجہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین دلیل سمعی بتاتی
ہے کہ آنحضرت کی نبوت عام ہے شارح یعنی
علامہؒ فرماتے ہین ایک گروہ نصاریٰ کا مذہب
یہ ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ خاص
عرب کے ہی پیغمبر ہین اور شریعت اس قول

يكذب قولهم هذا قال الله
تعالى لانذركم به ومن بلغ
وقال تعالى وما ارسلناك
الا كافة للناس وسورة
الجن تدل على بعثه عليه
السلام اليهم وقال عليه
السلام بعثت الى الاسود
والاحمر

ايضاً فيه صـ ۲۰۲

قال وهو افضل من الملائكة
وكذا غيره من الانبياء
لوجود المضاد للقوة العقلية
وقهره على الانقياد عليها

انتهى

والتفصيل فى الشروح

ايضاً الاعتقاديۃ المنظومة صـ ۵۵

وكان قد ارسل نحو الامم ؛؛
جميعهم من عرب وعجم ؛؛
وسورة الجن تدلنا على ؛؛

کی تکذیب کرتی ہے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
تاکہ مین تم کو اور جس کو یہ بات پہونچے.
بوجہ اُس کے ڈراؤن اور بھی فرمایا ہے
مین نے تم کو رسول نہین بنایا ہے مگر کل
آدمیون کیلئے اور سورۃ جن دلیل ہے کہ
آنحضرتؐ اجنہ پر مبعوث ہوئے ہین اور
آپ نے فرمایا ہے کہ مین ہر سیاہ وسرخ
یعنے کل آدمیون پر مبعوث ہوا ہون.

اور بھی اُسی مین ہے صـ ۲۰۲

فرماتے ہین آنحضرتؐ فرشتون سے افضل ہین
اور اسیطرح اور انبیاؑ سے بھی افضل ہین
بوجہ اس کے کہ قوت عقلیہ کی ضد مثل قوت
شہویہ وغضبیہ کے موجود ہے مگر اُس پر غالب
ہوکر تابع بنایا ہے انتہیٰ

اور تفصیل شرح مین ہے

اور بھی اعتقادیۂ منظومہ مین ہے

اور آنحضرتؐ تمام گروہہائے عرب وعجم یعنے
کل دنیا پر رسول ہین اور سورۂ جن ہم کو
بتارہا ہے کہ آنحضرتؐ اُن پر مبعوث ہوئے ہین

کون نبینا علیہم مرسلا ∴ و
الفضل للنبی لا للملک ∴ کما ھو
التحقیق فی ذا المسلک ∴ وشرف
اللہ نبینا علی ∴ جمیع انبیائہ و
فضلا ∴ علیہ رب العرش صلی
وعلی ∴ اکرم آل الہ خیر الملا انتہی

ایضاً حق الیقین ص ۱۳۰

باید دانست کہ آنحضرت مبعوث بود بر کافہ
بشر از عرب وعجم آدمیان وایضاً مبعوث
بود بر جنیان بنص قرآن ودین او ناسخ
جمیع ادیان پیغمبران است وبعد از او
پیغمبری نخواہد بود وآنحضرت اشرف
است از جمیع مخلوقات از ملائکہ وجن وانس
واز حضرت امیر المؤمنین وسائر ائمہ افضل
بود وآنچہ بعضی از غلات میگویند کہ امیر المؤمنین
افضل از آنجناب بود کفر است وآنجناب
مستجمع جمیع صفات کمالیہ است۔

ایضاً فیہ ص ۱۳۱

وافضلیت آنحضرت بر سائر خلق ضروری

اور نبی فرشتون سے افضل ہین اس طریقہ
مین قول تحقیق یہی ہے اور ہمارے پیغمبر
کو خدا نے تمام انبیا پر شرافت وفضیلت
دی ہے پروردگار عرش آپ پر اور آپکی
آل اکرم پر جو بہترین گروہ ہین درود
نازل فرمایے۔

اور بھی حق الیقین مین ہے ص ۱۳۰

جاننا چاہیے کہ آنحضرت تمام آدمیون پر
عرب وعجم کے مبعوث تھے اور جنات پر بھی
بدلیل قرآن رسول تھے اور آپ کا دین کل
پیغمبرون کے دین کا ناسخ ہے اور آپکے بعد
کوئی دوسرا پیغمبر نہ ہوگا اور آپ تمام مخلوقات
ملائکہ وجن وانس سے اشرف ہین اور امیر
المؤمنین اور باقی ائمہ سے افضل تھے اور جو
بعضے غالیون نے کہا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین
آنحضرت سے افضل تھے کفر ہے اور آنحضرت
تمام صفات کمال کے جامع تھے

اور بھی اسی مین ہے ص ۱۳۱

آنحضرت کی افضلیت تمام خلق پر ضروری دین

دین اسلام است ۔

ایضاً فیہ ص ۱۵

بنص قرآن واحادیث متواترہ معلوم شدہ
است کہ حضرت رسول افضل انبیا است
و ہر فضیلتی وکرامتی کہ بہر پیغمبری دادہ
اند بآنحضرت زیادہ ازان کرامت کردہ
اند

ایضاً در ہمین صفحہ خصائص آنحضرت را
نوشتہ اند وان ہجدہ خاصہ است

ایضاً انوار المجالس ص ۲

و پیغمبر ما محمدؐ افضل و اکمل و اجمل و اورع
و اتقی و ازہد و اعلم و اشجع و اسخی و
ازکی از ہمہ پیغمبران بود و مبعوث بر
جمیع مخلوقات حتی حیوانات وغیرہ از نباتات
و گیاہات و جمادات و اشجار و انہار جمیع
مخلوقات گردیدہ و بہترین موجودین اولین
و آخرین می باشد و خداوند بہتری از
آنجناب خلق نفرمودہ و شریعت او ناسخ
شریعتہا و کتاب او ناسخ کتابہا است

اسلام ہے ۔

اور بھی اُسی مین ہے ص ۱۵

بدلیل قرآن واحادیث متواترہ معلوم ہو
چکا ہے کہ حضرت رسول کل انبیا سے افضل
ہین اور جو فضیلت و کرامت ہر ایک نبی
کو دی گئی ہے اُس سے زیادہ تر کرامت آپ
کو ہوئی ہے ۔

ایضاً اسی صفحہ مین آپکے خصائص کو لکھا ہے اور
وہ اٹھارہ چیزین ہین

اور بھی انوار المجالس مین ص ۲۵

اور ہمارے پیغمبر حضرت محمدؐ مصطفٰے افضل و
اکمل و اورع و اتقی و ازہد و اعلم و شجاعتر
و سخی تر و پاکیزہ تر کل پیغمبرون سے ہین
اور تمام مخلوقات حتی حیوانات وغیرہ پر نباتات
اور گھانس و جمادات و اشجار و انہار اور کل خلق
سے مبعوث ہوئے ہین اور سب موجودات
اولین و آخرین سے بہتر ہین اور خدا نے اُن
سے بہتر کسی کو خلق نہین فرمایا ہے اور اُن
کی شریعت کل شرعون کی اور اُن کی کتاب

وباید معتقد بود باینکه کتابی از آسمان
بعد از قرآن نازل نخواهد شد و ناسخی
از برای او نخواهد آمد و تغییری در
دین این پیغمبر تا روز محشر نخواهد بود
حرام محمد حرام الی
یوم القیمة وحلال محمد
حلال الی یوم القیمة ولازم
است اعتقاد نمودن باینکه آنجناب امی
بوده یعنی ناخوانده وکسی او را تعلیم نکرده
بلکه او معلم جمیع کائنات بود حافظ
نگار من که بمکتب نرفت وخط ننوشت
بنکته مسئله آموز صد مدرس شد
ایضاً صوارم الالهیات للعلامه
مولانا السید دلدار علی النقوی
اللکهنوی اعلی الله مقامه ؎
وهمچنین نگاه کن بطرف جناب سید المرسلین که
بالاتفاق افضل واکمل خلائق است

باب دوم در امامت

سب کتابون کی ناسخ ہے اور اس پر اعتقاد
رکھنا چاہیے کہ کوئی کتاب آسمان سے بعد
قرآن کے نازل نہ ہوگی اور اُس کا منسوخ
کرنیوالا کوئی نہ ہوگا اور کوئی تغییر اس
پیغمبر کے دین مین تا روز حشر نہوگی حرام
محمدؐ حرام ہے تا قیامت اور حلال محمدؐ قیامت
تک حلال ہے اور یہ اعتقاد لازم ہے کہ آنحضرتؐ
امی تھے یعنے ناخواندہ کہ کسی نے اُنکو پڑھایا
نہ تھا بلکہ وہ خود تمام کائنات کے معلم اور
اُستاد تھے حافظ
نگار من کہ بمکتب نرفت وخط ننوشت
بنکتہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
اور بھی صوارم الالہیات علامہ مولانا سید
دلدار علی صاحب قبلہ وکعبہ نقوی لکھنوی
اعلی اللہ مقامہ مین ہے ؎
اور اسیطرح خیال کر جناب سید المرسلین کی
طرف کہ بالاتفاق افضل واکمل خلایق ہین

باب دوم امامت مین ہے

تعریف امام و نصب آن

شرح باب حادی عشر فصل سادس

الامامة ریاسة عامة فی امور الدین والدنیا لشخص من الاشخاص نیابة عن النبی وھی واجبة عقلا لان الامامة لطف انتھی

ایضاً عقائد الاسلام ص ۱۰۱

بدانکہ امامت در لغت پیشوائی را گویند و در اصطلاح آن کسی است کہ بر خلق حاکم و پیشوا باشد از جانب حق تعالی بواسطۂ پیغمبر ﷺ چون اینہا را دانستی و نیز بدانکہ در نزد علمار امامیہ واجب است کہ امام را حق تعالی نصب نماید عقلاً

ایضاً حق الیقین ص ۱۵

مراد از امام کسی است کہ مقتدا و پیشوای امت باشد در امور دنیا و دین جمیعاً بنحویکہ پیغمبر می گردد بنیابت

امام کی تعریف اور اسکا معین ہونا

شرح باب حادی عشر کی چھٹی فصل مین ہے

امامت ایک عام حکومت ہے دین و دنیا کے کامون مین سب لوگون مین سے ایک شخص کے لئے بہ نیابت نبیؐ اور وہ از روئے عقل کے واجب ہے کیونکہ امامت لطف ہے

اور بھی عقائد الاسلام مین ہے ص ۱۰۱

جان تو کہ زبان عرب مین پیشوا ہونے کو امامت کہتے ہین اور اہل شرع کی اصطلاح مین امام وہ شخص ہے جو بواسطہ پیغمبر حق تعالیٰ کی طرف سے خلق کا حاکم و پیشوا ہوئے جب یہ سب تونے جان لیا تو یہ بھی جان لے کہ علمار امامیہ کے نزدیک از روئے عقل واجب ہے کہ حق تعالیٰ امام کو معین فرمائے

اور بھی حق الیقین ص ۱۵ مین ہے

امام سے مراد وہ شخص ہے جو تمام امور دنیا و دین مین مثل پیغمبر مقتدا و پیشوا ہو بہ نیابت و جانشینی حضرت پیغمبر نہ یہ کہ مستقل

وجانشینی پیغمبر بر سبیل استقلال۔

ایضاً فیہ ص۱۶

انچہ فرقۂ ناجیۂ امامیہ برآن اتفاق
کردہ اند آنست کہ واجب است بر
حق تعالیٰ نصب امام کردن عقلاً وسمعاً انتہیٰ

ایضاً حدیقۃ الشیعہ ص۳

امام در زبان عرب یعنی پیشوا و سردار
ومقدم در کارہا است لہذا پیش نماز جماعت
را امام گویند و در اصطلاح فرقۂ ناجیہ اثنا
عشریہ شخصی را گویند کہ از جانب خداوند تبارک
وتعالیٰ بخلافت ونیابت رسول تعین شدہ
باشد چہ باعتقاد ایشان نصب امام بر
حق تعالیٰ واجب است عقلاً ازین جہت
سردار جمیع بندگان مسلمین وصاحب
اختیار ایشان در امور دین باشد چہ
خلافت رسول در نفس الامر نیابت خدا است
در روئے زمین پس البتہ ہر کہ بجائے پیغمبر قرار گیرد
باید کہ برخصت اللہ تعالیٰ باشد ورسول خدا
او را از برای این مہم تعین کردہ باشد ولفظ امام

طور سے ہو

اور بھی اسی مین ہے ص۱۶

جس پر فرقۂ ناجیۂ امامیہ کا اتفاق ہے یہ ہے
کہ حق تعالیٰ پر امام کا مقرر کرنا ازروئے عقل و
شرع کے واجب ہے۔

اور بھی حدیقۃ الشیعہ مین ہے ص۳

امام زبان عرب مین پیشوا و سردار اور ہر کام
کا افسر ہے اسلیئے پیشنماز جماعت کو امام کہتے ہین
اور فرقۂ ناجیہ اثنا عشریہ کی اصطلاح مین اسکو
امام کہتے ہین جو خدا تبارک وتعالیٰ کی طرف سے
خلافت ونیابت حضرت رسول پر معین ہوا
ہووے کیونکہ ان کے اعتقاد مین ازروئے عقل
کے امام کا مقرر کرنا حق تعالیٰ پر واجب ہے
اسی وجہ سے تمام مسلمان بندون پر امور دین
مین صاحب اختیار ہوتا ہے کیونکہ نبی کی جانشینی
فی الحقیقت روئے زمین پر خدا کی نیابت ہی پس
البتہ جو کوئی پیغمبر کی جگہ پر قرار پکڑے اُسکے
کیلیئے ضرور ہے کہ بحکم خدا ہو اور رسول خدا نے
اُسے اس مہم کیلئے معین کیا ہووے اور لفظ امام

ووصی وخلیفہ ونائب وولی وجانشین
ہمہ بیک معنی است. اگر کسی گوید کہ خدائے
تعالی در قرآن کریم خلیل خود ابراہیم علی
نبینا وآلہ وعلیہ السلام را امام خواندہ انجا
کہ می فرماید انی جاعلك للناس
اماما وداؤد را خلیفہ نامیدہ
ودر خطاب باو فرمودہ انا جعلناك
خلیفۃ فی الارض پس مخصوص
بوصی ونائب نباشد.

گوئیم کہ امام وخلیفہ درین اطلاق بموافقت
وضع لغوی مستعمل شدہ نہ اصطلاحی
ایضاً بعید ہذا می گوید ھ٣
وما در رسالہ اثبات واجب ذکر
کردہ ایم کہ امام شخصی است کہ حاکم
باشد بر خلق از جانب خدا بواسطہ آدمی
در امور دین ودنیائے ایشان مثل
پیغمبر الا انکہ پیغمبر از جانب خدائے تعالی
بیواسطہ آدمی نقل میکند وامام بواسطہ آدمی

اور وصی اور خلیفہ اور نائب اور ولی اور
جانشین سب ایک ہی معنی ہین ہے اگر
کوئی کہے کہ حق تعالی نے قرآن کریم مین اپنے
خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام
کو امام فرمایا ہے جہان پر کہتا ہے تحقیق
مین تم کو آدمیون کا امام بنانیوالا ہون اور
حضرت داؤد کو خلیفہ فرمایا ہے اور اُن سے
کہا ہے بدرستیکہ مین نے تم کو زمین مین خلیفہ
گردانا ہے پس یہ لفظ وصی اور نائب کے
لئے خاص نہین ہے.

ہم اسکے جواب مین کہینگے کہ امام وخلیفہ اس
جگہ لغوی معنی مین استعمال ہوا ہے نہ اصطلاحی
مین اور بھی فرماتے ہین
اور ہم نے رسالہ اثبات واجب مین ذکر
کیا ہے کہ امام وہ شخص ہے جو آدمی کی واسطہ
سے خلق پر امور دین ودنیا مین خدا کی طرف
سے مثل پیغمبر حاکم ہوا ہو مگر فرق یہ ہے کہ
پیغمبر احکام کو خدا کی جانب سے بلا کسی بشر کے
واسطہ کے نقل کرتا ہے اور امام آدمی یعنی پیغمبر

که آن پیغمبر است
وبعضی گفته اند که حقتعالی پیغمبران را
ازین جهت خلیفه و امام خوانده که دقیقه
شناسان الفاظ قرآنی و رمزدانان
آیات فرقانی فهم کنند و دریابند که
درحقیقت و نفس الامر تفاوتی و تغایری
که درمیان انبیا و رسل و خلیفه و
امام است همین اسم نبوت و پیغمبری
است دیگر هر فایده که بوجود رسول
و نبی مترتب است بر وجود ولی و نایب
نیز مترتب است و ازیکدیگر بنبوت
امتیاز یافته اند

ص ۲
ایضاً حدیقهٔ سلطانیه مبحث امامت
بدانکه امام ماخوذ است از ام یوم یعنی
قصد پس امام را ازین جهت امام گویند
که مردم اتباع او را در اقوال و
افعال قصد کنند پس او متبع باشد
و مطاع و سائر الناس له
اتباع

کے واسطے سے بیان کرتا ہے۔
اور بعضون نے کہا ہے کہ حق تعالی نے
پیغمبرون کو اس لیے خلیفہ و امام فرمایا۔ کہ
جو لوگ قرآنی لفظون کی باریکیان پہچاننے
والے اور فرقانی آیتون کے بھید جاننے والے
ہین وہ سمجھ لین اور جان لین کہ حقیقۃً
اور واقعاً جو تفاوت و فرق کہ درمیان نبیون
اور رسولون اور خلیفہ و امام کے ہے وہ یہی
نام نبوت و پیغمبری کا ہے باقی جو فائدہ کہ
وجود نبی و رسول پر حاصل ہے ولی اور امام
کے وجود سے بھی حاصل ہے اور نبوت کے
سبب آپس مین امتیاز و فرق ہوا ہے۔

ص ۲
اور بھی حدیقۂ سلطانیہ باب چہارم مین ہے
جاننا چاہیے کہ امام ام یوم سے لیا گیا ہے
اور معنی قصد و ارادہ ہے پس امام کو اس
وجہ سے امام کہتے ہین کہ لوگ اسکی پیروی
کا ہر قول و فعل مین قصد کرتے ہین پس وہ
پیروی کیا گیا اور اطاعت کیا گیا ہے اور
تمام لوگ اس کے پیرو ہین۔

ومراد از امام درین مقام کسیست که
مقتدائے امت وپیشوائے خلق باشد در
جمیع امور دین ودنیا بہ نیابت پیغمبر
پس آنچہ پیغمبر از طرف خدا میکرد امام
بہ نیابت وجانشینی پیغمبر بعمل می آرد
نہ بر سبیل استقلال

وگاہ ہست کہ امامت را اطلاق میکنند
بر ریاست عامہ دینیہ ودنیویہ علی الاطلاق
چنانکہ پروردگار جلیل درباره خلیل
میفرماید واذ ابتلی ابراھیم ربہ
بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک
للناس اماما قال ومن ذریتی
قال لاینال عھدی الظالمین
یعنی دران ہنگام کہ ابراہیمؑ را پروردگار
بازمایش درآورد بچند کلمہ یا چند خصلت
پس بانجام رسانید ابراہیمؑ انہا را او تعالیٰ
از عنایت ورحمت فرمود بدرستیکہ من می
گردانم ترا برای خلق امام وپیشوا عرض کرد
امیدوارم کہ از ذریت من نیز امام باشند

اور اس مقام پر امام سے وہ شخص مراد ہے
جو پیغمبر کی نیابت سے تمام امور دین و
دنیا میں امت کا مقتدا اور خلق کا پیشوا
ہووے پس جو کچھ پیغمبر خدا کی طرف سے کرتے
تھے امام انکی نیابت سے بجا لائینگے نہ بطریق
مستقل

اور کبھی امامت کا اطلاق ریاست عامہ
دینیہ ودنیویہ پر مطلقاً کرتے ہیں جیسا کہ
پروردگار جلیل حضرت خلیلؑ کے بارہ میں
فرماتا ہے واذ ابتلی ابراھیم ربہ
بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک
للناس اماما قال ومن ذریتی
قال لاینال عھدی الظالمین
یعنے جبکہ حضرت ابراہیمؑ کا چند کلمہ یا خصلت
سے خدا نے امتحان لیا اور انھون نے پورا
کیا حق تعالیٰ نے نہایت رحمت سے فرمایا
بہ درستیکہ مین تم کو خلق کا امام وپیشوا
کرتا ہوں عرض کی مین امیدوار ہون
میری ذریت مین بھی امام ہوئین

پس حقتعالی در جواب ارشاد فرمود که در
نمیابد عهد مرا که امامت باشد احدی از
ظلم کنندگان و عنقریب تفسیر این آیه در مبحث
عصمت خواهد آمد انشاء الله تعالی و مجملا درین
جا مذکور میشود مولانا فخر الدین طریحی نجفی
در مجمع البحرین می فرماید الامامة
هی الریاسة العامة علی جمیع
الناس فاذا اخذت لا بشرط
شئ تجامع النبوة والرسالة
واذا اخذت بشرط لا شئ لا
تجامعهما یعنے امامت عبارت است
از ریاست عامه دنیا و دین پس هر گاه از
برا طلاق آن بگذارند با نبوت و رسالت
مجتمع می توانند شد و هر گاه شرط نیابت
که عبارت از عدم استقلال است در آن
بیفزایند با نبوت و رسالت مجتمع
نخواهد شد۔

و نیز در تفسیر این آیه می فرماید۔
انی جاعلك للناس اماما ای

نے جواب مین فرمایا میرے عہد کو جو امامت
ہے ظالمون سے کوئی نپائیگا اور اس آیہ
کریمہ کی تفسیر عنقریب مبحث عصمت مین آئیگی
انشاء اللہ تعالی اور یہان پر بطور اجمال و
اختصار کے ذکر کیجاتی ہے مولانا فخر الدین
طریحی نجفی مجمع البحرین مین فرماتے ہین
الامامة هی الریاسة العامة
علی جمیع الناس فاذا اخذت
لا بشرط شئ تجامع النبوة و
الرسالة واذا اخذت بشرط
لا شئ لا تجامعهما یعنے امامت
عبارت ہے ریاست عام دین و دنیا سے
پس جبکہ اُس کو مطلق رکھین تو نبوت و
رسالت کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے اور جب
شرط نیابت اُس مین بڑھائین جسکا مطلب
نہ مستقل ہونا ہے تو نبوت و رسالت کے
ساتھ جمع نہوگی

اور اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین
انی جاعلك للناس اماما ای

یأتم بك الناس فیتبعونك یعنی
میگردانم ترا پیشوائیکه ائتمام بکنند و
اقتدا نمایند مردم بتو پس متابعت تو
کنند پس امام امام است لان الناس
یؤمون افعاله ای یقصدونها
فیتبعونها و یقال للطریق
امام لانه یؤم ای یقصد

و در کافی از حضرت صادق در تفسیر همین
آیۂ کریمه منقول است که حقتعالی
ابراهیم را بندۂ خاص خود قرار داد قبل
از آنکه او را نبی گرداند و حقتعالی
او را نبی ساخت پیش از آنکه او را بمرتبۂ
خلت فائز گرداند و او را خلیل خود گردانید
پیش از آنکه او را امام بگرداند پس هرگاه
جمع ساخت برای او همه این مدارج را فرمود
انی جاعلك للناس اماما پس هرگاه
جلالت مرتبۂ امامت در نظر حضرت ابراهیم
هویدا گردید آرزو کرد که برای ذریت او نیز این

یأتم بك الناس فیتبعونك یعنی
مین تم کو پیشوا بناتا ہون کہ لوگ تمھاری پیروی
اور اقتدا کرین اور تمھارے تابع ہو جائین
پس امام اسلئے امام ہے کہ لوگ اُس کے
افعال کی پیروی کرتے ہین یعنے اُنکا قصد
کرتے ہین پس تابع افعال امام ہوتے ہین
اور رستہ کو بھی امام کہتے ہین گویا اُس کا
قصد کیا جاتا ہے۔

اور کافی مین حضرت صادق سے اسی آیۂ
کریمہ کی تفسیر مین منقول ہے کہ حقتعالی نے
حضرت ابراہیم کو اپنا بندۂ خاص قرار دیا۔
قبل اسکے کہ اُنکو نبی گردانے اور اُنکو حقتعالی نے
نبی بنایا اسکے پہلے کہ مرتبۂ خلیل پر فائز
کرے اور اُنکو اپنا خلیل کیا اس سے آگے کہ
امام بنائے پس جب اُنکے واسطے یہ مراتب
جمع کر دئے تو فرمایا بتحقیق مین تم کو لوگون کا
امام بنانیوالا ہون پس جب بزرگی مرتبہ
امامت نظر حضرت ابراہیم مین ظاہر ہوئی تو
آرزو فرمائی کہ اُنکی اولاد مین بھی یہ مرتبہ

مرتبہ حاصل شود پس بدرگاہ حضرت باری تعالےٰ
عرض کرد ومن ذریتی در خواہش
نمود و لا ینال عہدی الظالمین
یعنے سفیہ امام و پیشوا شخص پرہیزگار نمی
تواند بود و نیز مروی است کہ آنحضرت فرمود
ہر آنکہ پرستش کردہ است برای بتان
امام نمی تواند بود محدث کاشانی در تفسیر
صافی می فرماید کہ درین روایت تعریض
است بر مشائخ سہ گان ازاین راہ کہ زمانی
دراز قبل از اسلام پرستش بتان نمودہ
بودند انتہیٰ

ایضاً حیات القلوب جلد سوم صہ ٣
امام در لغت عرب بمعنی مقتدا و پیشوا است
و در اصطلاح فرقۂ ناجیہ در باب صلوٰۃ
کہ امام میگویند غالباً بمعنی پیش نماز است
و در علم کلام کہ امام میگویند مراد شخصی است
کہ از جانب خدا بخلافت و نیابت حضرت
رسالت پناہ معین شدہ باشد و گاہی ہست
کہ بر پیغمبر نیز امام اطلاق مینمایند و از

حاصل ہوے اسلئے درگاہ باری مین عرض کی
اور میری ذریت کو بھی امامت دے خدا
نے جواب مین فرمایا یہ میرا عہد امامت ظالمون
کو نہ ملیگا یعنے کوئی سفیہ و نادان پرہیزگار
کا امام نہین ہو سکتا ہے اور بھی وارد ہے
کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے بتون کی پرستش
کی ہے وہ امام نہین ہو سکتا محدث کاشانی
نے تفسیر صافی مین فرمایا ہے کہ اس روایت مین
شیوخ ثلاثہ کی طرف کنایہ و طعن ہے اس راہ
سے کہ زمانہ دراز تک اسلام کے پہلے انھون
نے بت پوجے ہین۔

اور بھی حیات القلوب تیسری جلد مین ہے صہ ٣
امام لغت عرب مین پیشوا کے معنی مین ہے اور
اصطلاح فرقۂ ناجیہ مین جب باب نماز مین
امام کہتے ہین تو غالباً پیش نماز کے معنی مین
ہے اور علم کلام مین جب امام کہتے ہین تو وہ
شخص مراد ہے کہ خدا کی طرف سے خلافت و
نیابت حضرت رسالتپناہ پر معین ہوا ہو
اور کبھی پیغمبر کو بھی امام کہتے ہین اور بعضی

بعضی اخبار معتبرہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد
ازین مذکور خواہد شد معلوم میشود کہ مرتبہ امامت
بالاتر از مرتبہ پیغمبری است چنانچہ حقتعالیٰ
بعد از نبوت بحضرت ابراہیم خطاب فرمود کہ انی
جاعلک للناس اماما
بعضی از محققین گفتہ اند امام شخصی است کہ
حاکم باشد بر خلق از جانب خدا بواسطہ آدمی
در امور دین و دنیاے آنہا مثل پیغمبر الا
آنکہ پیغمبر از جانب خدا بیواسطہ آدمی نقل
می کند و امام بواسطہ آدمی کہ آن پیغمبر
است۔
مولف گوید این تعریف نیز مشکل است زیراکہ
بسیاری از پیغمبران غیر اولو العزم تابع
انبیاء اولو العزم بودہ اند و بشریعت ایشان
عمل می نمودند و بخلق میرسانیدند۔ و
احادیث بسیار خواہد آمد کہ ائمہ اطہار ما
صلوات اللہ علیہم اجمعین بتوسط ملائکہ
و روح القدس استفادہ علوم از
خداوند حی قیوم می نمودہ اند و فرقی

معتبر حدیثون سے جو اس کے بعد مذکور ہونگی
معلوم ہوتا ہے کہ مرتبہ امامت رتبہ پیغمبری سے
بڑھا ہوا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے بعد نبوت کے
حضرت ابراہیم کو خطاب فرمایا ہے کہ مین تم کو
لوگون کا امام گردانتا ہون۔
بعضی محققین نے کہا ہے امام وہ شخص ہے جو
مثل پیغمبر جانب حق تعالیٰ سے آدمی کے واسطہ
سے امور دین و دنیا مین خلق پر حاکم ہوے مگر
یہ کہ پیغمبر خدا کی طرف سے بغیر آدمی کے واسطہ
کے بیان کرتا ہے اور امام آدمی کے واسطے سے
نقل کرتا ہے جو پیغمبر ہے۔
موٗلف یعنے علامہ مجلسیؒ فرماتے ہین کہ یہ تعریف
بھی مشکل ہے کیونکہ بہت سے پیغمبر سوائے اولو العزم
انبیا کے ہوئے ہین جو اولو العزم انبیا کی تابع
تھے اور انکی شریعت پر عمل کرتے تھے اور
لوگون کو پہنچاتے تھے اور بہت سی حدیثین
آئینگی کہ ہمارے ائمہ اطہار صلوات اللہ علیہم
اجمعین بواسطہ ملائکہ و روح القدس استفادہ
علوم خداوند حی قیوم سے کرتے رہے ہین اور

چند در احادیث میان نبی و امام مذکور است کہ
بعد ازین انشاء اللہ بیان خواہد شد۔
و حق اینست کہ در کمالات و شرائط و صفات
فرقی میان پیغمبر و امام نیست بغیر آنچہ در
اخبار ذکر خواہد شد و از برائے تعظیم حضرت
رسالت پناہ و آنکہ آنجناب خاتم الانبیاء
باشد منع اطلاق اسم نبی و آنچہ
مرادف آنست بر آنحضرت کردہ اند و شیخ
مفید در کتاب مسائل باین قایل
شدہ و نسبت بفرقۂ ناجیہ امامیہ دادہ
است و ظاہر است کہ در امم سابقہ بعد از
وفات پیغمبری از انبیاء صاحب شریعت
تا مبعوث گردیدن صاحب شریعت دیگر
پیغمبران بسیار بودند کہ اوصیاء پیغمبر
سابق و حافظ ملت و شریعت او بودند
لہذا روایت شدہ است از حضرت رسول
کہ علماء امت مانند پیغمبران بنی اسرائیل
اند و تفسیر علماء در بعضی از روایات بائمہ
شدہ است و معلوم است کہ ہر فائدہ کہ بر

چند فرق درمیان نبی اور امام کے حدیثون مین
مذکور ہے جو اسکے بعد انشاء اللہ بیان ہوگا۔
اور حق یہ ہے کہ کمالات و شرائط صفات مین
کوئی فرق درمیان نبی و امام کے نہین ہے بغیر
اُسکے جو حدیثون مین ذکر ہوگا اور تعظیم حضرت
رسالت پناہ کیلئے اور اسواسطے کہ آنجناب
آخر سب نبیون کے ہین حضرات ائمہ علیہم السلام
کو نبی اور اُسکے ہم معنی لفظون کا کہنا منع ہے
اور شیخ مفید نے کتاب مسائل مین اسکے قایل
ہوئے ہین اور اسکی نسبت فرقۂ امامیہ کیطرف
دی ہے اور ظاہر ہے کہ اگلی امتون مین بعد وفات
کسی پیغمبر کے انبیائے صاحب شریعت سے
دوسرے صاحب شریعت نبی کے مبعوث ہونے
تک بہت سے پیغمبر تھے جو پہلے پیغمبر کے اوصیا
اور اسکے دین اور اسکی شریعت کے نگہبان
تھے لہذا حضرت رسول سے مروی ہے کہ علما
امت پیغمبران بنی اسرائیل کے مانند ہین اور
بعضی روایتون مین علما کی تفسیر ائمہ علیہم السلام
سے ہوئی ہے اور معلوم ہے کہ جو فائدہ وجود

وجود رسول و نبی مرتب است بر وجود
امام مرتب است از دفع فساد و حفظ شریعت
و منع مردم از ظلم و جور و معاصی انتہیٰ

ایضاً فیه ص ۳۸

پس ہر گاہ تقسیم معیشت دنیا کہ ادنا
نعم است و عطائے نبوت را کہ نظیر
امامت است باختیار بندگان نگذارد
و بلکہ بارادہ و اختیار خود مقرر دارد و بالضرور
نص و نصب تعیین امام را کہ فی الحقیقت
نبوتی است بجنسہ یعنی البتہ باختیار امت نخواہد بود

ایضاً شرح تجرید علامہ ص ۲۰۲

قال الامام لطف فیجب
نصبه علی الله تعالی تحصیلا
للغرض

اقول المسئلة الاولی فی ان
نصب الامام واجب علی الله تعالی
وقال ابو الحسین البصری والبغدا
دیون والامامیة انه واجب عقلا
ثم اختلفوا فقالت الامامیة

رسول و نبی سے حاصل ہوتا ہے وہی وجود امام
سے حاصل ہے جیسا دفع فساد و حفظ شریعت
اور لوگوں کا ظلم و جور اور گناہوں سے روکنا انتہی

اور بھی اسی میں ہے ص ۳۸

پس جبکہ دنیا کی روزی کا تقسیم کرنا جو ادنی
درجہ کی نعمت ہے اور عطائے نبوت کو مانند
امامت ہے بندوں کے اختیار پر نہ چھوڑے بلکہ
اپنے ارادہ اور اختیار پر مقرر رکھے تو ضرور ہے
کہ دلیل تعیین امام جو حقیقةً بجنسہا مثل ایک
نبوت ہے البتہ امت کے اختیار پر نہ رہیگی۔

اور بھی شرح تجرید علامہ میں ہے

خواجہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امام لطف ہی پس
اُسکا معین کرنا واسطے تحصیل غرض کے خدائے
تعالی پر واجب ہے۔

علامہ اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ
اسمیں ہے کہ امام کا معین کرنا خدا تعالی پر واجب ہے
اور ابو الحسین بصری اور اہل بغداد اور امامیہ
اسکے قائل ہیں کہ نصب امام عقلاً واجب ہے پھر
اختلاف کیا ہے پس امامیہ کہتے ہیں کہ امام کا

ان نصبہ واجب علی اللہ تعالی انتہی ملخصاً
ایضاً شرح باب حادی عشر
واعلم ان کل ما دل علی وجوب
النبوۃ فھو دال علی وجوب الامامۃ
والامامۃ خلافۃ عن النبوۃ قائمۃ
مقامھا الا فی تلقی الوحی الالٰھی
بلا واسطۃ وکما ان تلک واجبۃ
علی اللہ تعالیٰ فی الحکمۃ فکذا
ھذہ انتہیٰ

معین کرنا خدا پر واجب ہے انتہی ملخصاً
اور بھی شرح باب حادی عشر مین ہے
اور آگاہ ہو تحقیق جو کچھ وجوب نبوت کی
دلیل ہو وہی وجوب امامت پر دال ہے اور
امامت نبوت کی نیابت اور قائم مقام ہے
مگر وحی الٰہی کے بلا واسطہ ملنے مین یعنے نبی پر
وحی ہوتی ہے اور امام پر وحی نہین ہوتی ہے
اور جیسے بنا بر حکمت کے نبوت کا قرار دینا خدا
پر واجب ہے اسیطرح امامت معین کرنا بھی ہے

عدد ائمہ علیہم السّلام و نصّ امامت

عدد ائمہ علیہم السّلام اور نصّ امامت

رسالۂ اعتقادات باب الاعتقاد فی
عدد الانبیاء والاوصیاء
اعتقادنا ان حجج اللہ علی خلقہ
بعد نبیہ محمد الائمۃ الاثنا
عشر اولھم امیر المؤمنین علی بن
ابیطالب ثم الحسن ثم الحسین ثم

رسالۂ اعتقادات باب اعتقاد عدد انبیا
و اوصیا علیہم السّلام مین ہے
ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حجتہای خدا خلق پر اُس
کے نبی حضرت محمدؐ کے بعد بارہ امام علیہم السلام
ہین اوّل امیر المؤمنین علیؑ بن ابیطالب
دوم امام حسنؑ سوم امام حسینؑ چہارم امام

علیؑ بن الحسین ثم محمد بن
علیؑ ثم جعفر بن محمد ثم
موسیٰ بن جعفر ثم علیؑ بن
موسیٰ الرضا ثم محمد بن
علیؑ ثم علیؑ بن محمد ثم الحسن
بن علیؑ ثم محمد بن الحسن الحجة
القائم بامر اللہ صاحب الزمان و
خلیفة الرحمن فی ارضه الحاضر
فی الامصار الغائب عن الابصار صلوات
اللہ علیہم اجمعین

ایضاً منہاج النجاة ف ۳۸

قد تواتر لنا عن نبینا صلی اللہ
علیه و آله و سلم ان حجج اللہ تعالی
علی خلقه بعده الائمة الاثنا عشر
صلوات اللہ و سلامہ علیہم جمیعاً و بعد
از تصریح اسماء ائمہ نیز فرمودہ قال النبیؐ
اثنی عشر من اهل بیتی اعطاهم اللہ
تعالی فهمی و علمی و حکمتی و خلقهم
من طینتی فویل للمتکبرین علیهم من بعدی

زین العابدین علی بن الحسین پنجم امام محمد باقر
چھٹے امام جعفر صادق ساتوین امام موسیٰ
کاظم آٹھوین امام علی رضا نوین امام محمد تقی
دسوین امام علی نقی گیارہوین امام حسن
عسکری بارہوین امام محمد بن حسن علیہم السلام
حجت اور قائم بامر خدا صاحب الزمان اور
خلیفہ خدا اُسکی زمین مین ہین ہر ایک بستی مین
حاضر و موجود ہین نظرون سے غائب ہین
صلوات اللہ علیہم اجمعین

اور بھی منہاج النجاة مین ہے ف ۳۸

تحقیق ہمارے لئے تواتر حاصل ہے اس خبر نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ بتحقیق حجتہائے
خدایتعالی بعد نبی ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوات
والسلام ہین اور بعد تصریح اسماء ائمہ کے
بھی فرمایا ہے آنحضرت نے فرمایا بارہ آدمی
میرے اہلبیت مین ہین جنکو خدا نے میری
سمجھ اور میرا علم اور میری حکمت عطا کی ہے
اور میری طینت سے اُنھین خلق کیا ہے پس
عذاب ہے اُن لوگون کیلئے جو میرے بعد اُن

والقاطعين فيهم صلتي ما لهم لا انا لهم الله شفاعتي

وقال ايضاً بعدي اثنا عشر اولهم انت يا عليؑ واخرهم القائم الذي يفتح الله على يديه مشارق الارض ومغاربها وقد استفاض امثال ذالك من الروايات في كتب العامة ايضاً وقد نص كل منهم صلوات الله عليهم على لاحقه بل لاحقيه بالامامة والخلافة والعصمة واخبر اصحابه باسمه ونعته انتهى

ايضاً من لايحضره الفقيه كتاب الوصية وقد وردت الاخبار الصحيحة بالاسانيد القوية ان رسول الله صلى الله عليه وآله اوصى بامر الله تعالى ذكره الى علي بن ابيطالبؑ واوصى علي الى الحسنؑ واوصى الحسنؑ الى الحسينؑ واوصى الحسين الى علي بن الحسينؑ

پر تکبر کرین اور میرے صلہ کو اُنکے بارہ مین قطع کر ڈالین میری شفاعت اُن لوگون تک نہ پہونچیگی۔

اور بھی فرمایا ہے میرے بعد بارہ ہین کہ اُنکا اول یا علیؑ تو ہے اور اُنکا آخر وہ قائم ہے جسکے ہاتھ پر خدا مشرق ومغرب زمین کو فتح کریگا اور اہل سنت کی کتابون مین بھی ایسی روایات حد استفاضہ کو پہونچی ہین۔

اور بھی بتحقیق اُن مین سے ہر ایک نے اپنے لاحق بلکہ لاحقین کیلئے امامت وخلافت وعصمت پر نص کیا ہے اور اپنے صحابہ کو اُسکے نام اور صفت کی خبر دی ہے۔

اور بھی من لایحضرہ الفقیہ کتاب الوصیۃ مین ہے اور بتحقیق احادیث صحیحہ باسانید قویہ وارد ہین بدرستیکہ حضرت رسول اللہؐ نے بحکم خدائے تعالیٰ علی بن ابیطالبؑ کو وصی کیا اور حضرت علیؑ نے امام حسنؑ کو وصیت کی اور اُنھون نے امام حسینؑ کو وصی فرمایا اور آپ نے امام زین العابدینؑ کو وصی بنایا اور آنجناب نے

واوصی علی بن الحسین الی محمد
بن علی الباقر واوصی محمد بن علی
الباقر الی جعفر بن محمد الصادق
واوصی جعفر بن محمد الصادق
الی موسی بن جعفر الکاظم واوصی
موسی بن جعفر الی ابنه علی بن
موسی الرضا واوصی علی بن موسی
الرضا الی ابنه محمد بن علی الجواد
واوصی محمد بن علی الی ابنه علی بن محمد
واوصی علی بن محمد الی ابنه الحسن بن
علی واوصی الحسن بن علی الی ابنه
حجة اللہ القائم بالحق الذی لو لم یبق
من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ
ذالک الیوم حتی یخرج فیملاءها عدلا وقسطا
کما ملئت جورا وظلما صلوات اللہ علیہ وعلی
اٰبائہ الطاہرین

ایضاً فیہ

عن الصادق جعفر بن محمد عن ابیہ عن
جدہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ واٰلہ الائمۃ بعدی اثنا عشر

امام محمد باقرؑ کو جانشین گردانا اور آنحضرتؑ
نے امام جعفر صادقؑ کو اپنا ولیعہد قرار دیا
اور اُس بزرگوار نے امام موسیٰ کاظمؑ کو اپنا
خلیفہ بنایا اور حضور نے امام علی رضاؑ کو وصیت
فرمائی اور آپنے امام محمد تقیؑ کو وصی کیا اور
انھوں نے امام علی نقیؑ کو اپنا ولیعہد کیا
اور آپنے امام حسن عسکریؑ کو اپنا جانشین
بنایا اور امام حسنؑ نے اپنے فرزند حضرت
حجت اللہ قائم بحق کو وصی فرمایا جنکا یہ وصف
ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہجائے
تو ضرور اُس دن کو خدا طولانی کریگا تاکہ آپ
ظہور کریں اور زمین کو عدل و انصاف سے
بھر دیں جیسا کہ ظلم و جور سے بھر گئی ہے آپ
پر اور آپکے آبا طاہرین پر صلوات خدا نازل ہووے

اور بھی اُسی میں ہے

حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے پدر بزرگوار
اور جد نامدار علیہم السلام سے روایت کی ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا میرے
بعد امام بارہ ہیں جنکے اول علی بن ابیطالبؑ

اولهم علی بن ابی طالب وآخرهم
القائم فهم خلفائی واوصیائی
واولیائی وحجج الله علی امتی بعدی
المقر بهم مومن والمنکر لهم
کافر

وقال رسول الله صلی الله علیه
وآله ان الله تعالی مائة الف
نبی واربعة وعشرون الف نبی
وانا سیدهم وافضلهم واکرمهم
علی الله عزوجل ولکل نبی وصی
اوصی الیه بامر الله تعالی ذکره وان
وصیی علی بن ابیطالب سیدهم و
افضلهم واکرمهم علی الله عزوجل

ایضاً فیه

عن ابی جعفر عن جابر بن عبد الله
الانصاری قال دخلت علی فاطمہ
وبین یدیها لوح فیه اسماء الاوصیاء
من ولدها فعددت اثنی عشر
احدهم القائم ثلثة منهم

ہین اور اُنکے آخری قائم ہین پس یہی میرے
خلفا اور اوصیا اور جانشین اور حجتہای خدا
میری امت پر میرے بعد ہین ان کا اقرار
کرنیوالا مومن ہے اور ان سے انکار رکھنے
والا کافر ہے۔

اور بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا ہے تحقیق خدائے تعالے کے یک لاکھ
چوبیس ہزار نبی ہین اور ہین ان سب کا سردار
اور افضل وگرامی تر پیش خدا ہون اور ہر نبی
کا ایک وصی ہے جسکو اُس نے بحکم خدا وصی کیا
ہے اور بتحقیق میرا وصی علی بن ابیطالب
سردار وافضل وبزرگتر ان سب کا پیش
خدائے عزوجل ہے

اور بھی اُسی مین ہے

امام محمد باقر نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے
روایت کی ہے کہ مین حضرت فاطمہ کے پاس
گیا اور اُنکے سامنے ایک لوح تھی جسمین اُن
کی اولاد کے اوصیا کے نام لکھے تھے پس
مین نے گنا تو بارہ تھے ایک اُن مین حضرت

محمد واربعة منهم علی علیهم
السلام وقد اخرجت الاخبار المسندة
الصحیحة فی هذا المعنی فی کتاب
کمال الدین وتمام النعمة فی اثبات
الغیبة وکشف الحیرة انتهی

ایضاً بحار جلد نهم ف ۱۲

عن ابی عبدالله الصادق قال ان
الله عزوجل انزل علی نبیه کتابا
قبل ان یاتیه الموت فقال یا
محمد هذا الکتاب وصیتك
الی النجیب من اهل بیتك فقال
وما النجیب من اهلی یا جبرئیل
فقال علی بن ابی طالب وکان علی
الکتاب خواتیم من ذهب فدفعه
النبی الی علی وامره ان یفك خاتما
منها ویعمل بما فیه ففك خاتما
وعمل بما فیه ثم دفعه الی ابنه
الحسن ففك خاتما وعمل بما
فیه ثم دفعه الی الحسین

قائم ہین اُن مین تین محمد اور چار علی علیہم
السلام تھے اور مین نے اس بارہ مین بہت
سی مسند اور صحیح حدیثین کتاب کمال الدین و
تمام النعمہ مین جو اثبات غیبت وکشف حیرت
کے بیان مین ہے لکھی ہین انتہی

اور بھی بحار جلد نہم مین ہے ف ۱۲

حضرت ابی عبداللہ جعفر صادق سے مروی ہے
تحقیق حق تعالی نے اپنے نبی پر اُنکی وفات
سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا کہ اے
محمد یہ کتاب تمہاری اہلبیت کے نجیب کیطرف
تمہاری وصیت ہے حضرت نے عرض کی میرے
اہلبیت مین کون نجیب ہے فرمایا علی بن ابی
طالب اور اُس کتاب پر سونے کی مہرین
تھین پس آپنے حضرت علی کو دی اور حکم دیا
کہ اُس کی ایک مہر اُٹھائین اور جو اُس مین لکھا
ہوئے اُس پر عمل کرین پس حضرت امیر نے ایک
مہر اُٹھائی اور جو اُس مین تھا عمل کیا پھر اُس
کتاب کو امام حسن کو دیا اُنھون نے ایک
مہر کھولی اور جو اُس مین تھا عمل کیا پھر اوسی

ففك خاتما فوجد فيه ان يخرج
بقوم الى الشهادة فلا شهادة لهم
الا معك واشر نفسك لله عزوجل
ثم دفعه الى علىّ بن الحسين
فوجد فيه اصمت والزم منزلك
واعبد ربك حتى يأتيك اليقين
ففعل ثم دفعه الى محمد
بن على ففك خاتما فوجد فيه
حدث الناس وافتهم ولا تخافن
الا الله فانه لا سبيل لاحد
عليك ثم دفعه الى ففككت خاتما
فوجدت فيه حدث الناس و
افتهم وانشر علوم اهل بيتك و
صدق اباءك الصالحين ولا
تخافن احدا الا الله وانت فى
حرز وامان ففعلت ثم ادفعه
الى موسى ابن جعفر وكذلك يدفعه
موسى الى الذى من بعده
ثم كذلك ابدا الى قيام

امام حسین کے سپرد کیا آپ نے ایک مہر کو اٹھایا
تو اُس مین پایا کہ ایک گروہ کے ساتھ شہادت
کی طرف جا کیونکہ بجز تیری ہمراہی کے اُن کو
درجہ شہادت نہین مل سکتا ہے اور اپنی
جان خدائے عزوجل کیلیے بیچ ڈال پھر آپ
نے اُسے امام زین العابدین کو دیا تو آپنے
اُس مین پایا کہ تو چپ رہ اور گھر مین بیٹھ جا
اور عبادت خدا کر یہانتک کہ تیری موت آجائے
پھر آپ نے اُسے امام محمد باقر کو دیا اُنھون
نے ایک مہر اُٹھائی تو پایا کہ لوگون سے حدیث
بیان کر اور فتوی دے اور خدا کے سوا کسی
سے نہ ڈر کیونکہ تجھ پر کسی کیلیے راہ نہین ہے
پھر آپ نے اُسے مجھ کو دیا پس مین نے ایک
مہر کھولی تو اُس مین پایا آدمیون کو حدیث
سکھا اور فتوی دے اور اپنے اہلبیت کے
علمون کو پھیلا اور اپنے آبا رصالحین کی تصدیق
کر اور خدا کے سوا کسی سے خوف نہ کر تو پناہ
و امان مین ہے پس مین نے کیا پھر وہ کتاب
امام موسیٰ کاظم کو دونگا اور اسیطرح وہ

الغضائری عن الصدوق عن
بن الولید مثله انتهی
ایضاً حدیقهٔ سلطانیه ص ۲۶۳
فصل اول در بیان نصوصی است که
اثبات انحصار امامت وخلافت در عدد
خاص دوازده از ان ایشان بشود و
ان نزد امامیه از متواترات واضحه جلیه
است که مخالف وموالف باسانید متعدده
در کتب معتمده خود آنرا روایت کرده اند
وشیخ جلیل سعید علی بن محمد بن علی
خزاز قمی علیه الرحمه در کتاب خود که مسمی
است بکفایة الاثر فی النصوص
علی الائمة الاثنی عشر واز بخصوص
بنا بر جمع نصوص مجمله ومفصله بر امامت
ائمه اثنا عشر علیهم التحیات الزاکیات
تالیف نموده از اصحاب معروفین

اپنے بعد والے کو دینگے پھر ایسا ہی ہمیشہ تا
قیام مہدی علیہ وعلی آبائہ الصلوات والسلام
ہوگا
اور غضایری نے صدوق سے انھون نے
ابن ولید سے اسیطرح روایت کی ہے۔
اور بھی حدیقہ سلطانیہ مین ہے ص ۲۶۳
پہلی فصل اُن حدیثون کے بیان مین ہے
جن سے امامت وخلافت کے منحصر ہونے کا
ثبوت خاص بارہ کے عدد مین واضح ہوتا
ہے اور وہ فرقہ امامیہ کے نزدیک متواترات
واضحہ جلیہ سے ہے کیونکہ سنی وشیعو نے
متعدد سندون سے اپنی معتمد کتابون مین
اُسکی روایت کی ہے اور شیخ جلیل سعید علی بن
محمد بن علی خزاز قمی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مسمے
بکفایۃ الاثر فی النصوص علی
الائمۃ الاثنی عشر مین جسے خاص
واسطے جمع کرنے نصوص مجملہ ومفصلہ کے جو
امامت ائمہ اثنا عشر علیہم التحیات الزاکیات
پر وارد ہین تالیف کیا ہے لکھا ہے اور

مثل عبد الله بن عباس و عبد الله بن
مسعود و ابی سعید خدری و ابی ذر
غفاری و سلمان فارسی و جابر بن سمره و جابر
بن عبد الله انصاری و انس بن مالک و ابی هریره
و عمر بن الخطاب و زید بن ثابت و زید بن
ارقم و ابی امامه و واثله بن الاسقع و عمار بن
یاسر و حذیفه بن اسید و عمران بن الحصین
و سعد بن مالک و حذیفه بن الیمان و
ابی قتادة الانصاری و علی بن ابیطالب
و از هر دو فرزندانش سرور جوانان
اہل بهشت امام حسن و امام حسین و از
زنان صحابیات از ام سلمه و از عایشه بنت
ابی بکر و از حضرت فاطمه سیدهٔ زنان
عالمیان صلوات الله علیها خصوص
اثنی عشر خلیفة او اثنی عشر
امیرا بعدة نقباء بنی اسرائیل
از هر واحد ازین صحابه باسانید مستفیضه
روایت نموده و در سایر کتب شیعه ازین
قبیل روایات بیشمار است و در کتب

اصحاب مشہور مثل عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ
بن مسعود و ابو سعید خدری و ابو ذر
غفاری و سلمان فارسی و جابر بن سمرہ و جابر
بن عبد اللہ انصاری و انس بن مالک و
ابو ہریرہ و عمر بن خطاب و زید بن ثابت
و زید بن ارقم و ابو امامہ و واثلہ بن اسقع
و عمار بن یاسر و حذیفہ بن اسید و عمران بن
حصین و سعد بن مالک و حذیفہ بن یمان
و ابو قتادہ انصاری و علی بن ابیطالب
سے اور آپکے دونوں فرزند سردار جوانان
اہل بہشت امام حسن و امام حسین علیہما
السلام سے اور صحابیات عورتوں سے جیسے
ام سلمہ و عایشہ بنت ابی بکر سے اور حضرت
فاطمہ سیدہ زنان عالمیان صلوات اللہ علیہا
سے بہت سی حدیثیں بارہ خلیفہ یا بارہ
امیر کی موافق عدد سرداران بنی اسرائیل
کے ہر ایک سے ان صحابہ سے باسانید مستفیضہ
روایت کی ہے اور شیعہ کی کتابوں میں اس
قسم کی روایات بیشمار ہیں اور اہل سنت

معتبرہ اہلسنت وصحاح شان ہم بسیار است انتہی
ایضاً شرح تجرید علامہ ص ۲۰۶
المسئلة الخامسة فی ان الامام بعد
النبیؐ بلافصل علیؑ بن ابیطالب،
قال وهما مختصان بعلی علیه
السلام
اقول العصمة والنص
مختصان بعلیؑ

ایضاً فیه

قال والنص الجلی فی قوله سلموا
علیه بامرة المؤمنین وانت
الخلیفة بعدی وغیرها ولقوله
تعالی انما ولیکم الله ورسوله
وانما اجتمعت الاوصاف فی
علیؑ ولحدیث الغدیر المتواتر
ولحدیث المنزلة المتواتر
ولاستخلافه علی المدینة
فیعم للاجماع ولقوله

کی معتبر اور صحیح کتب مین بھی بہت ہین انتہی
اور بھی شرح تجرید علامہ مین ہے ص ۲۰۶
پانچوان مسئلہ اسمین ہے، کہ بعد نبیؐ کے امام
بلافصل علی بن ابیطالبؑ، ہین
محقق طوسیؒ فرماتے ہین وہ، دونون علیؑ
کے ساتھ مخصوص ہین
علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین معصومیت اور
منصوص ہونا دونون حضرت علیؑ کیلیے
خاص ہے۔

اور بھی اسی مین ہے

محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین اور نص جلی
قول آنحضرت مین یہ ہے علیؑ پر مؤمنین
کی امیری کا سلام کرو اور تو یا علیؑ میرے
بعد خلیفہ ہے اور اس کے سوا بھی ہے اور
بوجہ قول خدائے تعالیٰ انما ولیکم الله
ورسوله الآیہ کے اور تحقیق اوصاف
مذکورہ آیت حضرت علیؑ ہی مین مجتمع ہین
اور بوجہ حدیث غدیر متواتر اور حدیث
منزلت متواتر کے اور بہ سبب حضرت پیغمبر

انت اخی و وصی و خلیفتی
من بعدی و قاضی دینی
بکسر الدال ولانہ افضل
وامامۃ المفضول قبیحۃ
عقلاً و لظہور المعجزۃ علی
یدیہ کقلع باب خیبر
ومخاطبۃ الثعبان و رفع
الصخرۃ العظیمۃ عن القلیب
ومحاربۃ الجن ورد الشمس
وغیر ذالک. وادعی الامامۃ
فیکون صادقا ولسبق کفر
غیرہ فلا یصلح للامامۃ
فتعین ھو ولقولہ تعالی
وکونوا مع الصادقین و
لقولہ تعالی واولی
الامر منکم ولان الجماعۃ
غیر علی غیر صالح للامامۃ
لظلمھم ولتقدم کفرھم
انتہی

کہ مدینہ پر اُن کو خلیفہ بنا گئے پس بوجہ
اجماع کے عام خلافت ہے اور یہ بھی آنحضرت
نے فرمایا ہے کہ تم میرے بھائی اور وصی
اور خلیفہ میرے بعد ہو اور میرے دین
کے قاضی ہو اور اس لئے کہ جناب امیر افضل
ہیں اور امامت مفضول عقلاً قبیح ہے
اور بوجہ ظاہر ہونے معجزہ کے دست مبارک
پر جیسے در خیبر کا اُکھاڑنا اور اژدہے سے
بات کرنی اور بڑے بھاری پتھر کا کنوئیں
سے پھینکدینا اور جنوں سے لڑنا اور سورج
کا واپس لانا وغیرہ وغیرہ اور آپ نے
امامت کا دعوی کیا پس بوجہ ظہور معجزات
صادق ہیں اور بوجہ اس کے کہ اور لوگ
پہلے کافر تھے اور پھر اسلام لائے پس
لایق امامت نہیں ہیں تو پس آپ معین
ہیں اور بوجہ قول خدائے تعالی کے یعنے
تم صادقین کے ساتھ ہو جاؤ اور اس لئے
کہ خدا نے فرمایا ہے اور اولو الامر تم میں سے
ہیں اور جو لوگ سوا علی کے ہیں وہ بوجہ

ایضاً فیه ص ۲۱۴

قال و علی افضل لکثرة جهاده و عظم بلائه فی وقایع النبی باجمعها و لم یبلغ احد درجته فی غزاة بدر و احد و یوم الاحزاب و خیبر و حنین و غیرها و لانه اعلم لقوة حدسه و شدة ملازمته للرسول و کثرة استفادته عنه و رجعت الصحابة الیه فی اکثر الوقایع بعد غلطهم و قال النبی اقضاکم علی و اسند الفضلاء فی جمیع العلوم الیه و اخبر هو علیه السلام بذلك و لقوله و انفسنا و لکثرة سخائه علی غیره و کان ازهد الناس بعد النبی و

اپنے ظلم اور سابق الکفر ہونے کے امامت اُمت کی صلاحیت نہین رکھتے ہین

اور بھی اُسی مین ہے ص ۲۱۴

محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین حضرت علیؑ افضل ہین بوجہ کثرت جہاد و بزرگی بلا کے کل واقعات حضرت پیغمبر مین اور کوئی شخص آپکے درجہ پر بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہ کی لڑائیون مین نہین پہونچا اور بوجہ اس کے کہ آپ عالمتر ہین بسبب قوت عقل اور شدت ملازمت رسول اور زیادتی استفادہ کے آنحضرت سے اور اکثر واقعات مین بعد غلطی کرنے کے صحابہ نے آپ کی طرف رجوع کی اور نبیؐ نے فرمایا تم مین سب سے بڑے قاضی علیؑ ہین اور علما نے جمیع علوم مین آپ کی طرف اسناد کیا ہے اور آنحضرت نے اسکی خبر دی ہے یعنے حدیث مدینة العلم مین اور بوجہ قول خدا وانفسنا کے اور بسبب کثرت سخاوت کے غیر پر اور آپ بعد نبیؐ سب سے

اعبدهم واحلمهم واشرفهم
خلقا واقدمهم ایمانا و
افصحهم لسانا واشدهم رایا
واکثرهم حرصا علی اقامة
حدود الله واحفظهم لکتاب
العزیز ولاخباره بالغیب
واستجابة دعائه وظهور
المعجزات عنه واختصاصه
بالقرابة والاخوة ووجوب
المحبة ومساواة الانبیاء
وخبر الطائر والمنزلة
والغدیر وغیرها ولانتفاء
سبق کفره ولکثرة الانتفاع
به وتمیزه بالکمالات النفسانیة
والبدنیة والخارجیة

ایضا فیه

المسئلة الثامنة فی امامة
باقی الائمة قال والنقل المتواتر
دل علی الاحد عشر و

زاہد تر اور عابد تر اور حلیم تر اور شریف تر
از روئے خلق کے اور قدیم تر از روئے
ایمان کے اور فصیح تر از روئے زبان کے
اور سخت تر از روئے رائے کے اور سب
سے حریص تر حدود خدا کے قائم کرنے مین
اور سب سے زیادہ نگہبان کتاب خدا کے
اور بوجہ غیبی خبرون کے دینے اور اُن کی
دعا کے قبول ہونے اور معجزات کے ظاہر
ہونے اور قرابت و برادری نبی کے ساتھ
خاص ہونے اور وجوب محبت اور مساوات
انبیا و حدیث طایر و منزلت و غدیر وغیرہ
کے اور بوجہ اس کے کہ آپ پہلے کافر نہ
تھے اور بوجہ کثیر نفع حاصل ہونے کے آپ
سے اور کمالات روحانی و جسمانی وغیرہ کے
ساتھ ممتاز ہونے سے تھے۔

اور بھی اُسی مین ہے

آٹھوان مسئلہ امامت مین باقی ائمہ کی ہے
محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین حدیث
متواتر گیارہ اماموں کی امامت پر دلالت

لوجوب العصمة وانتفائها
عن غيرهم ووجود الكمالات
فيهم انتهى

وعلامہ اعلى اللہ مقامہ در شرح این عبارت
بعد ذکر اسماء یازدہ امام علیہم السلام
می فرماید

واستدل على ذالك بوجوه ثلاثة
الاول النقل المتواتر من الشيعة
خلفا عن سلف فانه يدل على
امامة كل واحد من هؤلاء
بالتنصيص وقد نقل المخالفون
ذالك من طرق متعددة تارة
على الاجمال واخرى على التفصيل
كما روى عنه متواترا انه قال للحسين
هذا ابنى امام ابن امام اخو امام
ابو ائمة تسعة تاسعهم قائمهم
وغير ذالك من الاخبار انتهى

ايضا ارشاد شيخ مفيد عليه الرحمه ط
اول ائمة المومنين وولاة المسلمين

کرتی ہے اور بوجہ واجب ہونے اُنکی عصمت
کے اور اُسکا نہونا اُنکے غیر مین اور کمالات
کا اُن مین پایا جانا۔

علامہ اعلی اللہ مقامہ بعد ذکر اسماء یازدہ
امام علیہم السلام اس عبارت کی شرح مین
فرماتے ہین

ان بزرگوارون کی امامت پر تین وجہون سے
دلیل پیش کی ہے اول حدیث متواتر از طریق
شیعہ سے خلفاً عن سلف کیونکہ وہ ان مین
سے ہر ایک کی امامت منصوصہ پر دلالت کرتی
ہے اور مخالفین نے اُس کو بہت طریق سے
نقل کیا ہے کبھی بطور اجمال اور کبھی مفصل
جیسا کہ آنحضرت سے مروی ہے کہ امام حسین
کو فرمایا یہ میرا فرزند امام ہے امام کا بیٹا
ہے امام کا بھائی ہے نو اماموں کا باپ ہے
اُن کا نوان امام قائم ہے اس کے سوا
بہت حدیثین ہین انتہے

اور بھی ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ مین ہی ط
مومنین کے اماموں اور مسلمانونکے حاکمون

وخلفاء الله تعالى فی الدین بعد
رسول الله الصادق الامین محمد بن
عبد الله خاتم النبیین صلوات الله
علیہ و آلہ الطاہرین اخوہ و ابن عمہ
و وزیرہ علی امرہ و صہرہ علی
ابنتہ فاطمۃ البتول سیدۃ نساء
العالمین امیر المومنین علی بن ابیطالب
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
سید الوصیین علیہ افضل الصلوات والسلام

ایضاً شرح باب حادی عشر

قال الامام بعد رسول الله علی بن ابی
طالب للنص المتواتر من النبی

و فاضل مقداد اعلی اللہ مقامہ در
شرح این عبارت بعد نقل اختلاف
مسلمین در امام می فرماید

وقالت الشیعۃ ہو علی بن ابیطالب
بالنص علیہ من الله و رسولہ و
ذالک ہو الحق وقد استدل
المصنف علی حقیتہ بوجوہ

اور دین میں نائبان خدا کے اول اور پہلے
بعد رسول صادق امین محمد بن عبد اللہ
خاتم النبیین صلوات اللہ علیہ و علی آلہ
الطاہرین کے اُن کے بھائی اور ابن عم
اور وزیر امر نبی اور داماد و شوہر اُنکی بیٹی
فاطمہ بتول سیدہ زنان عالمیان کی امیر المومنین
علی بن ابیطالب بن عبد المطلب بن ہاشم
بن عبد مناف سید اوصیا علیہ افضل الصلوات
والسلام ہیں انتہی

اور بھی شرح باب حادی عشر میں ہے
علامہ فرماتے ہیں بوجہ نص متواتر نبی کے بعد
حضرت رسول امام علی بن ابیطالب ہیں
اور فاضل مقداد اس عبارت کی شرح میں
دربارہ امام مسلمانوں کا اختلاف بیان
کرکے فرماتے ہیں

اور شیعہ قایل ہیں کہ امام حضرت علی بن
ابیطالب ہیں بوجہ نص خدا و رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کے اور یہی حق ہے اور
مصنف نے کئی وجہ سے اس پر استدلال کیا

الاول ما نقلته الشیعه نقلا
متواترا بحیث افاد العلم یقینا
من قول النبیؐ فی حقه سلموا علیه
بامرۃ المومنین وانت الخلیفة
من بعدی وغیر ذالك من
الالفاظ الدالة علی المقصود
فیکون هو الامام و ذالك هو
المطلوب

ہے اول وہ ہے جو شیعوں نے بنقل متواتر بیان
کیا ہے اس حیثیت سے کہ یقیناً قول نبیؐ
کا علم اُنکے حق مین حاصل ہے وہ یہ ہے کہ
علیؑ پر مؤمنین کی امیری کا سلام کرو اور
تو میرے بعد خلیفہ ہے اور اس کے سوا بہت
سے لفظ ہین جو ہمارے مقصود و مطلوب پہ
دلالت کرتے ہین پس وہی امام ہین اور
یہی مطلب ہے

شرائط و صفات امامؑ

حق الیقین ص۱

در بیان شرائط امامت است بنا بر قول
متکلمین و مشهور آن است که سه شرط
معتبر است اول آنکه باید امام افضل
باشد از همه اُمت در جمیع جهات خصوصاً در
علم و الا تفضیل مفضول و ترجیح مرجوح
لازم می آید و آن بحسب عقل قبیح است و
ایضاً حق تعالی میفرماید افمن یهدی الی
الحق الخ

امامؑ کی شرطین اور صفتین

حق الیقین ص۱

بنا بر قول متکلمین کے امامت کی شرطون کا
بیان ہے اور مشہور یہ ہے کہ امام مین تین
شرط معتبر ہے، چاہئے کہ امام ہر جہت سے
افضل تمام امت ہو خصوصاً علم مین ورنہ
ادنےٰ کی بزرگی اور کمینہ کی بڑائی لازم آئیگی
اور یہ بحسب عقل کے قبیح ہے اور خدائے
تعالی بھی فرماتا ہے کیا جو کوئی حق کیطرف
ہدایت کرتا ہو سزاوار تر پیروی کیا جانیکا ہے

دوم از شرائط امامت عصمت است و اجماع
علماء امامیه منعقد است برانکه امام نیز مثل
پیغمبر معصوم است از اول عمر تا آخر عمر از
جمیع گناهان کبیره وصغیره واحادیث بسیار
متواتره و ایضاً امام امین خدا است
بر دین و دنیاوی مردم پس هرگاه خود
در احکام الٰہی خیانت کند کے قابل امامت
خواہد بود بلکه محل ملامت خواہد بود بقول
خدائے تعالیٰ که فرموده است اتامرون
الناس بالبر وتنسون انفسکم
وانتم تتلون الکتاب افلا
تعقلون

سوم از شرائط امامت نزد امامیه ہاشمی
بودن امام است و آن بنصوصیکه بر خصوص
ہر یک از ائمه صلوات اللہ علیہم وارد شده
است معلوم خواہد شد انشاء اللہ

و سلطان المحققین نصیر الملة والدین

یا وہ جو راہ نہیں پاتا جب تک کہ ہدایت
کیا جائے تمہیں کیا ہے کیسا حکم کرتے ہو

۲- امام کی شرطوں میں سے معصوم ہونا ہے
اور علماء امامیہ کا اجماع اس پر منعقد ہے کہ
امام بھی مثل پیغمبر اول عمر سے آخر عمر تک
معصوم ہے ہر ایک گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے
اور اس بارہ میں بہت سی متواتر حدیثیں
ہیں اور بھی امام لوگوں کے دین و دنیا پر
امین خدا ہے پس جب احکام خدا میں خود
خیانت کریگا تو کب لائق امامت ہوگا بلکہ
قابل ملامت ہوگا بقول خدائے تعالیٰ جیسا
کہ فرمایا ہے کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے
ہو اور خود کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم
کتاب خدا کو پڑھتے ہو کیا تم کو عقل نہیں ہے

۳- امام کی شرطوں میں سے فرقۂ امامیہ کے
نزدیک امام کا ہاشمی ہونا ہے اور یہ ان
نصوص سے جو ہر ایک امام کیلئے خاص طور
سے وارد ہوئی ہیں معلوم ہوگا انشاء اللہ

اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین علیہ الرحمۃ

در بعضی از رسائلش گفته است که در امام
هشت شرط معتبر است اول معصوم بودن
از گناهان صغیره و کبیره بنحوی که مذکور شد
دوم آنکه عالم باشد بهر چه در امامت بان
احتیاج باشد از علوم دینی و دنیوی سوم
شجاعت برای دفع دشمنان و فتنهها و
برانداختن اهل باطل - چهارم آنکه
در جمیع صفات کمال مانند شجاعت و
سخاوت و مروت و کرم و علم و هر چه
از صفات باشد از همه رعیت خود کاملتر
باشد و الا تفضیل مفضول لازم
آید و آن قبیح است عقلاً - پنجم آنکه
پاک باشد از عیوبی که باعث نفرت
مردم گردد خواه در خلقت باشد
مانند کوری و خوره و پیسی و خواه در
خلق باشد مانند بخل و حرص و کج خلقی
و خواه در اصل مانند دنائت نسب و
ولد الزنا بودن و تهمت در نسب او یا
پدران او و خواه در فرع - مثل

نے اپنے بعض رسالون مین فرمایا ہے کہ امام
مین آٹھ شرط معتبر ہے ۱- معصوم ہونا
ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے ہے اُسطرح سے
جو مذکور ہوئی ۲- عالم ہونا ہر اُس شے کا
علوم دینی و دنیوی سے جس کی احتیاج
امامت مین ہوئے ۳- دشمنون اور فتنون
اور اہل باطل کے دفع کرنے کے واسطے
شجاع ہونا ۴- تمام صفات کمال مین
مانند شجاعت و سخاوت و مروت و کرم و علم
کے اور جتنی صفتین ہین سب مین اپنی
تمام رعیت سے کاملتر ہو ورنہ ادنیٰ کو
اعلےٰ ماننا لازم آئیگا اور یہ عقلاً قبیح ہے
۵- ہر اُس عیب سے جو نفرت خلق کا باعث
ہو پاک ہووے خواہ بدن مین ہو جیسے
اندھاپن جذام کوڑھ یا عادت مین ہو
مانند کنجوسی لالچ و کج خلقی کے اور خواہ
اُس کی اصل مین ہو جیسے پست نسب اور
زنازادہ ہونا اور اُس کے نسب مین اور
اُس کے باپ دادا کے نسب مین تہمت کا ہونا

صنعتہائے پست وافعال رکیک کہ انہا
منافات با لطف دارند۔
ششم۔ انکہ قرب ومنزلت او نزد
حق تعالیٰ از ہمہ کس بیشتر باشد ہفتم
انکہ معجزہا از او ظاہر شود کہ دیگران
ازان عاجز باشند تا انکہ در وقت
ضرورت دلیل حقیت او باشد۔
ہشتم انکہ امامت او عام باشد
وامامت منحصر در او باشد والا موجب
فساد میانۂ رعیت گردد
انتہیٰ ملتقطاً

ایضاً شرح تجرید ص ۲۰۸

المسئلۃ الثالثۃ فی ان الامام یجب
ان یکون افضل من غیرہ قال
وقبح تقدیم المفضول معلوم
ولا ترجیح فی المساوی اقول
الامام یجب ان یکون افضل من
رعیتہ لانہ اما ان یکون مساویا
لہم او انقص منہم او افضل والثالث ھو المطلوب

یا اُس کی قرابت مین ہو جیسے پست پیشہ اور
ہلکے کام کیونکہ یہ سب لطف کے خلاف
ہین (اور امام لطف ہے پس جمع نہ ہونگے)
۶۔ حق تعالیٰ اُسکے نزدیک اُسکا قرب و مرتبہ
سب سے زیادہ ہو۔ ۷۔ اُس سے معجزہ
ظاہر ہون اور دوسرے لوگ اُن سے عاجز
ہون تاکہ وقت ضرورت اُسکی حقیت کی
دلیل ہون ۸۔ اُس کی امامت عام ہو
اور اُس کی ذات مین امامت منحصر ہو ورنہ
درمیان رعیت باعث فساد ہوگا۔
انتہیٰ ملخصاً

اور بھی شرح تجرید مین ہے ص ۲۰۸

تیسرا مسئلہ اس مین ہے کہ واجب ہے امام
اپنے غیر سے افضل ہو محقق طوسیؒ فرماتے
ہین قباحت تقدیم مفضول معلوم ہے اور
مساوی ہونے مین کوئی ترجیح نہین ہے
علامہؒ فرماتے ہین امام کو واجب ہے کہ اپنی
رعیت سے افضل ہو کیونکہ تین حال سے خالی
نہین ہے اُن کا مساوی و برابر ہوگا۔ یا

والاول محال لانه مع التساوی یستحیل ترجیحه علی غیره بالامامة و الثانی ایضاً محال لان المفضول یقبح عقلاً تقدیمه علی الفاضل و یدل علیه ایضاً قوله تعالی افمن یهدی الخ

ایضاً اعتقادیہ علامہ مجلسیؒ

ولابد ان تعتقد فی النبی والائمه صلوات الله علیهم انهم معصومون من اول العمر الی آخره من صغائر الذنوب وکبائرها وکذا فی جمیع الانبیاء والملائکة وانهم اشرف المخلوقات جمیعاً وانهم افضل من جمیع الانبیاء وجمیع الملئکة وانهم یعلمون علوم جمیع الانبیاء وانهم یعلمون علم ماکان وعلم مایکون الی یوم القیمة وان عندهم آثار الانبیاء وکتبهم کالتوریة

اُن سے کم رتبہ ہوگا یا افضل ہوگا اور یہی تیسرا یعنی افضل ہونا مطلوب ہے اور اول یعنی مساوی رعیت ہونا محال ہے کیونکہ مساوات ہوتے ہوئے غیر پر ترجیح محال ہے ساتھ امامت کے اور دوسرا یعنی کم رتبہ ہونا رعیت سے بھی محال ہے کیونکہ مفضول کا فاضل پر مقدم کرنا عقلاً قبیح ہے اور اسی قول خدا افمن یہدی الخ بھی دلالت کرتا ہے۔

اور بھی اعتقادیہ علامہ مجلسیؒ میں ہے

ضرور ہے کہ تو نبیؐ اور ائمہؑ کے بارہ میں یہ اعتقاد رکھے کہ وہ اول عمر سے آخر عمر تک ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے معصوم و پاک ہیں اور اسیطرح کل انبیا اور فرشتوں کے بارہ میں اعتقاد رکھ اور وہ تمام مخلوقات سے اشرف و بہتر ہیں اور ہمارے نبیؐ اور ائمہؑ تمام انبیا اور فرشتوں سے افضل ہیں اور تمام نبیوں کے کل علموں کو جانتے ہیں اور علم گذشتہ و آئندہ کو قیامت تک کے جانتے ہیں اور اُن کے پاس انبیا کے

والانجیل والزبور وصحف
آدم وابراهیم و شیث
وعصا موسیٰ وخاتم سلیمانؑ
وقمیص ابراهیم والتابوت
والالواح وغیر ذالک و
انه کان جهاد من جاهد
منهم وقعود من قعد
منهم عن الجهاد و سکوت
من سکت و نطق من نطق
وجمیع احوالهم وافعالهم
واقوالهم بامر الله
تعالیٰ وان کل ما علم رسول
الله صلی الله علیه و آله
علمه علیا علیه السلام
وکذا کل لاحق یعلم جمیع
علم السابق عند امامته
وانهم لا یقولون برای
ولا اجتهاد بل یعلمون جمیع
الاحکام من الله تعالیٰ ولا

تبرکات اور کتابین ہین جیسے توریت اور
انجیل اور زبور اور حضرت آدمؑ و شیثؑ و
ابراہیمؑ کے صحیفے اور حضرت موسیٰؑ کا
عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور
حضرت ابراہیمؑ کا پیراہن اور تابوت سکینہ
اور حضرت موسیٰؑ کی لوحین وغیرہ اور
حضرت پیغمبر لڑنے والے ہین اُس سے جو
ائمہؑ سے لڑے اور اُس سے صلح رکھنے والے
ہین جو ان سے بیٹھ رہے لڑنے سے اور صلح
کرے اور چپ ہین اُس سے جو اُن سے
چپ رہے اور بولنے والے ہین اُس سے
جو اُن سے بولے اور اُنکے تمام احوال و
افعال و اقوال بحکم خدا تعالیٰ ہین اور
بتحقیق جو کچھ رسول خدا نے جانا ہے وہ
سب حضرت امیرؑ کو تعلیم کیا ہے اور اسی
طرح ہر پچھلا کل علم کو اگلے کے اپنی امامت
کے وقت مین جانتا ہے اور یہ حضرات
رائے اور اجتہاد سے نہین فرماتے ہین بلکہ
تمام احکام خدا کی طرف سے عالم ہین اور

يجهلون شيئا يسئلون عنه
ويعلمون جميع اللغات و
جميع اصناف الناس بالايمان
والكفر ويعرض عليهم اعمال
هذه الامة كل يوم ابرارها
وفجارها

ولا تعتقد انهم خلقوا العالم
بامر الله تعالى فانا قد نهينا
فی صحاح الاخبار عن القول
به ولا عبرة بما رواه البرسی
وغيره من الاخبار الضعيفة
ولا يجوز عليهم السهو والنسيان
وما ورد به من الاخبار
محمولة على التقية انتهى

ايضا اعتقادات صدوق رح
واعتقادنا فيهم انهم اولوا الامر
الذين امر الله بطاعتهم
وانهم شهداء على الناس
وانهم ابواب الله والسبيل

کسی چیز کے جو اُن سے سوال ہوئے جاہل
نہین ہین اور کل زبانون کو جانتے ہین
اور آدمیون کے ہر گروہ کو ایمان و
کفر کے ساتھ پہچانتے ہین اور ہر نیک و
بد اعمال اس امت کے ہر روز اُن
کے سامنے پیش ہوتے ہین۔

اور یہ اعتقاد نہ رکھہ کہ اُنھون نے بحکم
خدا جہان کو پیدا کیا ہے کیونکہ صحیح حدیثون
مین اس قول سے منع کیا گیا ہے اور اُس
کا کوئی اعتبار نہین ہے جو شیخ رجب برسی
وغیرہ نے اس بارہ مین ضعیف روایتین
لکھی ہین اور اُن پر بھول چوک جائز
نہین ہے اور جو حدیثین اسمین وارد
ہوئی ہین وہ تقیہ کی ہین انتہی

اور بھی اعتقادات صدوق رح مین ہے
ہمارا عقیدہ ائمہ کے بارہ مین یہ ہے کہ وہ
اولوا الامر ہین جن کی اطاعت کا خدا نے
حکم فرمایا ہے اور وہ لوگون پر گواہ ہین
اور وہ خدا کے دروازہ ہین اور خدا کی

الیہ والادلاء علیہ وانھم
عیبۃ علمہ وتراجمۃ وحیہ
وارکان توحیدہ وانھم
معصومون من الخطاء و
الزلل وانھم الذین اذھب
اللہ عنھم الرجس وطھرھم
تطھیرا وان لھم المعجزات
والدلائل وانھم امان
لاھل الارض کما ان النجوم
امان لاھل السماء ومثلھم
فی ھذہ الامۃ کسفینۃ
نوح من رکبھا نجی
وکباب حطۃ وانھم عباد
اللہ المکرمون الذین
لا یسبقونہ بالقول
وھم بامرہ یعملون
ونعتقد فیھم ان حبھم
ایمان وبغضھم کفر وان
امرھم امر اللہ ونھیھم

سبیل و راہ ہیں اور اُس پر دلالت
کرنے والے ہیں اور اُس کے علم کی جگہ
ہیں اور اُس کی وحی کے بیان کرنے
والے ہیں اور اُس کی توحید کے ستون
ہیں اور ہر خطا و لغزش سے پاک ہیں
اور یہ وہی ہیں جن سے خدا نے ناپاکی
و پلیدی کو دور کیا ہے اور پاک کردیا
ہے جو حق پاکیزگی کا ہے اور اُن کے
لئے معجزات اور دلیلیں ہیں اور یہ
اہل زمین کی پناہ ہیں جیسے ستارے
اہل آسمان کیلئے امان ہیں۔ اور اُن
کی مثال اس امت میں حضرت نوح کی
کشتی کی ہے جو اُس پر سوار ہوا وہ
بچ گیا اور یہ مثل باب حطۂ بنی اسرائیل
کے ہیں اور یہ خدا کے وہ مکرم بندہ
ہیں کہ اُس سے کسی بات میں آگے نہیں
بڑھتے بلکہ اُس کے حکم ہی پر چلتے ہیں
اور ہمارا عقیدہ اُن کیلئے یہ ہے کہ
اُن کی محبت ایمان ہے اور اُن کا بغض

کفر ۹

نهی الله و طاعتهم طاعة الله
ومعصیتهم معصیة الله ووليهم
ولی الله وعدوهم عدو الله
ونعتقد ان الارض لا تخلو
من حجة الله علی خلقه اماما
ظاهرا او خائفا مغمورا و
نعتقد ان حجة الله فی
ارضه وخلیفته فی عباده فی
زماننا هذا هو القائم المنتظر
محمد بن الحسن بن علی بن محمد
بن علی بن موسی بن جعفر بن
محمد بن علی بن الحسین بن
علی بن ابیطالب علیهم السلام
وانه هو الذی اخبر به النبی
عن الله عز وجل باسمه ونسبه
وانه هو الذی یملؤ الارض
قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا
وانه هو الذی یظهر الله به
دینه لیظهره علی الدین کله

کفر ہے اور ان کا حکم خدا کا حکم اور اُنکا منع
خدا کا منع کرنا ہے اور اُنکی طاعت خدا کی
طاعت اور اُنکی معصیت خدا کی معصیت ہے
اور اُنکا دوست خدا کا دوست اور اُنکا
دشمن خدا کا دشمن ہے اور ہم یہ اعتقاد
رکھتے ہین کہ زمین حجت خدا سے خالی نہین
رہتی ہے امام ظاہر ہو یا خائف وغائب ہو
اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حاکم خدا اُس کی
زمین مین اور نایب خدا اُسکے بندو نمین
اس ہمارے زمانہ مین حضرت قائم منتظر محمد
بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن
جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی
طالب علیہم السلام ہین اور یہ وہی ہین جن
کی خبر خدا کی طرف سے اُنکے نام ونسب کے
ساتھ حضرت پیغمبر نے دی ہے اور یہ وہی
ہین جو زمین کو عدل وانصاف سے پُر کرینگے
جیسے وہ ظلم وجور سے بھر گئی ہوگی اور یہ
وہی ہین جن کی وجہ سے خدا اپنے دین
کو ظاہر فرمایگا تاکہ ہر ایک دین پر غالب

ولو کره المشرکون وانه هو
الذی یفتح الله علی یدیه مشارق
الارض ومغاربها حتی لایبقی
فی الارض مکان الانودی فیه
بالاذان ویکون الدین کله
لله تعالی وانه هو المهدی
الذی اخبر به النبی وانه
اذا نزل عیسی بن مریم نصلی خلفه
ویکون المصلی اذا صلی خلفه
کمن کان مصلیا خلف رسول
الله لانه خلیفته ونعتقد انه
لایجوز ان یکون القائم غیره
بقی فی غیبته ما بقی ولو بقی
غیبته عمر الدنیا لم
یکن القائم غیره لان
النبی والائمة دلوا علیه
باسمه ونسبه وبه
نصوا وبه بشروا
صلوات الله علیهم

کرے اگرچہ مشرکون کو برا معلوم ہووے اور
یہ وہی ہین جن کے ہاتھہ پر خدائے تعالیٰ
مشرق و مغرب زمین کو فتح کریگا یہانتک
کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائیگی مگر یہ کہ اُسمین
آواز اذان کی بلند ہوگی اور کل دین خدا
ہی کا ہوگا یعنے خدا کا ایک ہی دین ہر
جگہ ہوگا اور یہ وہی مہدی ہین جن کی
خبر پیغمبر نے دی ہے اور جب عیسیٰ بن مریمؑ
آسمان سے نازل ہونگے تو اُن کے پیچھے
نماز پڑھینگے اور ان کے پیچھے نماز کا
پڑھنے والا ایسا ہوگا جیسا رسول اللہ کے
پیچھے نمازی ہووے کیونکہ آپ آنحضرتؐ کے
خلیفہ ہین اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جائز
نہین ہے ان کے سوا کوئی اور قائم و مہدی
ہووے زندہ ہین اپنی غیبت مین جب تک
ہین اور اگر آپ کی غیبت عمر دنیا کی برابر
ہووے تو بھی دوسرا کوئی قائم نہ ہوگا کیونکہ
پیغمبر و ائمہ نے ان کے نام و نسب کو بتا دیا
ہے اور انھین پر نص فرمائی ہے اور انھین

اجمعین

ایضاً منہاج النجاة ص ۲۸۱

ہمین مضمون بتفاوت بعض الفاظ
مرقوم است و بعد ازان می فرماید.
و انہم کلہم مقتولون
بالسم سوی علی والحسین
فبالسیف و من جحد
امامة احدھم فہو
بمنزلة من جحد نبوة
جمیع الانبیاء علیہم
السلام قال الصادق
المنکر لاٰخرنا کالمنکر
لاولنا و عن النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ من جحد
امامة علیؑ و بہ نسخہ دیگر
من جحد علیا امامتہ
بعدی فقد جحد نبوتی
و من جحد نبوتی فقد

کے ساتھ بشارت دی ہے صلوات اللہ
علیہم اجمعین۔

اور بھی منہاج النجاة ص ۲۸۱ مین
یہی مضمون بالاتفاوت بعض الفاظ مرقوم
ہے اور بعد ازان فرماتے ہین
ہمارا عقیدہ ان سب بزرگوارون کے بارہ
مین یہ ہے کہ سب کے سب زہر سے قتل ہوئے
ہین سوا امیر المؤمنین اور امام حسین علیہما
السلام کے جو تلوار سے شہید ہوئے ہین
اور جو ان مین سے ایک کی امامت کا منکر
ہو تو مثل اُس کے ہے کہ تمام نبیون کی نبوت
کا منکر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ ہمارے آخر کا منکر مثل ہمارے
اول کے منکر کے ہے اور حضرت پیغمبر سے
مروی ہے جو کوئی امامت حضرت علیؑ کا انکار
کرے اور بنا بر دوسرے نسخہ کے جو کوئی
امامت علیؑ کا میرے بعد انکار کرے تو اُسی
نے میری نبوت کا انکار کیا ہے اور جو میری
نبوت کا منکر ہو تو وہ خدا کی خدائی کا

حجۃ اللہ وربوبیتہ والغالی
فیھم کالمقصر بل ھو اشر انتھی
ایضاً فیہ ط ۲۷
و یجب ان یکون الامام افضل
اھل زمانہ واقربھم الی
اللہ عز وجل وان یجمع
فیہ خصال الخیر المتفرقۃ
فی غیرہ مثل العلم بکتاب
اللہ وسنۃ رسولہ والفقہ
فی دین اللہ والجھاد فی
سبیل اللہ والرغبۃ فیما
عند اللہ والزھد فیما
بید خلق اللہ الی غیر ذالک
من الخیرات وان یکون
معصوما من التزیغ و
الزلل والخطا فی القول
والعمل منزھا عن ان
یحکم بالھوی او یمیل
الی الدنیا لما ذکرناہ فی النبی

کا منکر ہے اور ان کے حق مین غلو کرنے
والا مثل تقصیر کرنیوالے کے ہی بلکہ غالی بدتر ہی
اور بھی اُسی مین ہے ط ۲۷
اور واجب ہے کہ امام اپنے زمانہ والون سے
افضل ہو اور پیش خدا سب سے مقرب تر
ہو اور جامع تمام عمدہ خصلتون کا ہو۔ جو
اورون مین متفرق ہون جیسے کتاب خدا
اور سنت رسول خدا کا عالم ہونا اور دین
خدا مین بافہم ہونا اور راہ خدا مین جہاد
کرنا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے یعنے اسکے
ثواب کی طرف راغب ہونا اور جو کچھ لوگون
کے ہاتھ مین ہے اُس کا تارک ہونا۔ اور
اس کے سوا جو خوبیان ہین انکا جامع ہونا
اور یہ کہ کجی و لغزش سے قول و فعل مین
معصوم ہو اور پاک ہوے اس سے کہ
بخواہش نفس حکم کرے یا دنیا کی طرف مایل
ہوے جو ہم نے پیغمبر کیلئے ذکر کیا ہے۔
بعینہ وہی صفات ضروری ہین۔
اور خلاصہ یہ کہ جو صفات پیغمبر کیلئے شرط

بعينه و بالجملة كل ما
اشترط في النبيّ من
الصفات فهو شرط في
الامام ما خلا النبوة قال
الصادق ع كل ما كان لرسول
الله فلنا مثله الا النبوة
والازواج

ايضاً حق اليقين ص ١٨

کلینی رح بسند معتبر از حضرت امام
محمد باقرؑ روایت کرده است که امام
را ده علامت است پاکیزه و ناف
بریده و ختنه کرده متولد می
شود چون از شکم مادر بیرون می
آید دستها را بر زمین میگذارد و صدا
بشهادتین بلند میکند و خباثت و جنابت
در او بهم نمی رسد و دیده اش
بخواب میرود و دلش بخواب نمی
رود یعنے انچه واقع می شود می داند و
خمیازه و کمانکش نمی کند و

ہین وہ سب امام مین بھی مشروط ہین
مگر نبوت و رسالت حضرت صادق علیہ
السلام نے فرمایا ہے جو کچھ رسول اللہ
کے لئے تھا ہمارے لئے ویسا ہی ہے مگر
نبوت اور نکاح یعنے ائمہ نبی نہین ہین
اور نو عورتون کا جمع کرنا ایک وقت مین
ان کیلئے حلال نہین ہے۔

اور بھی حق الیقین مین ہے ص ۱۸

کلینی علیہ الرحمہ نے بسند معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ امام کی دس نشانی ہے پاک و صاف
اور نال کٹا ہوا اور ختنہ کیا ہوا پیدا
ہوتا ہے اور جب شکم مادر سے باہر آتا ہے
تو ہاتھون کو زمین پر رکھتا ہے اور شہادتین
کی آواز کو بلند کرتا ہے اور نجاست اور
جنابت اُسے نہین ہوتی ہے اور اُس
کی آنکھین سوتی ہین مگر دل نہین سوتا
ہے یعنے سوتے ہین جو واقعہ ہوتا ہے اُسی
بھی امام جانتا ہے اور جمہائی اور انگڑائی

از پشت سر می بیند چنانچه از پیش رو می بیند و فضلہ کہ ازو می آید بوئی مشک ازو می آید و زمین را خدا موکل کردہ است کہ او را بپوشاند و فرو برد و چون زرہ حضرت رسول را می پوشد بر قامتش درست می آید و ہر کس دیگر کہ می پوشد خواہ دراز و خواہ کوتاہ یک شبر از قامتش زیادہ می آید و ملک با او سخن میگوید تا آخر ایام عمرش.

و ابن بابویہ ؒ از حضرت امام رضا روایت کردہ است کہ امام داناترین مردم است و در حکمت و علم بدقایق امور از ہمہ در پیش است و پرہیزگارتر و بردبارتر و سخی تر و شجاع تر از ہمہ کس است و عبادتش از ہمہ بیشتر است و سایہ ندارد و شاید کہ مراد آن باشد کہ گاہی چنین است و از حضرت

نہیں لیتا ہے اور سر کے پیچھے سے بھی ویسا ہی دیکھتا ہے جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہے اور جو فضلہ اُس سے نکلتا ہے اُس سے مشک کی بو آتی ہے اور خدا نے زمین کو مقرر فرمایا ہے کہ اُسے چھپا دے اور نگل جائے اور امام جب زرہ پیغمبر پہنتا ہے تو اُس کے بدن پر برابر ہوتی ہے اور اگر کوئی دوسرا پہنتا ہے دراز قد ہو یا پستہ قد ہو ایک بالشت بھر اُس کے قد سے بڑھ جاتی ہے اور امام سے فرشتہ آخر عمر تک بات کرتا ہے

اور ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ امام تمام آدمیوں سے داناتر ہے اور حکمت و علم کے دقیق امور میں سب سے بڑھا ہوا ہے اور سب سے زیادہ پرہیزگار اور بردبار اور سخی اور شجاع ہے اور اُس کی عبادت سب سے بڑھی ہوئی ہے اور سایہ یعنے پرچھائی نہیں رکھتا ہے. شاید یہ مراد ہے کہ کبھی ایسا ہے اور حضرت

رسول والمئی باشد و بول و غایط اورا
کسی نمی بیند و زمین موکل است
بانچه از و بیرون آید فرو برد که بر
مردم ظاهر نشود و بویش از
مشک خوشبوتر است و اولی است
بمردم از جان ایشان که باید
اورا مقدم دارند بر نفس خود
در هر باب و جان خود را فدای
او کنند و یا آنکه مردم بے اختیار
آن حالت را نسبت باو بهم می
رسانند و مشفق تر و مهربان تر
است بر ایشان از پدران و مادران
ایشان و تواضع و فروتنی او
نزد خدا از همه کس بیشتر است
وانچه مردم را بان امر می کند
خود زیاده از دیگران بان عمل
می نماید وانچه مردم را بان
نهی می کند بیش از دیگران
اهتمام در ترک ان می نماید

رسول کے لئے ہمیشہ ہے یعنے آنحضرتؐ کا
سایہ کبھی نہین پڑتا ہے اور امام کی پیشاب
و پہنچانہ کو کوئی نہین دیکھتا ہے اور زمین
معین ہے اس پر کہ جو کچھ اس سے نکلے۔
نگل جاوے تاکہ لوگون پر ظاہر نہ ہو اور
اُسکی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے
اور امام لوگون کی جان سے بہتر ہے کہ
لوگون پہ لازم ہے اُس کو ہر بات مین اپنی
جان پر مقدم رکھین اور اپنی جان کو
اُس پر فدا کرین اور یا یہ مطلب ہے کہ
یہ حالت لوگون مین بے اختیار بہ نسبت
امام پیدا ہو جاتی ہے یعنے ہر کوئی خود
بخود نثار ہونا چاہتا ہے اور وہ لوگون
کے باپ اور مان سے زیادہ تر اُن پر شفیق
اور مہربان ہے اور اُس کی تواضع و فروتنی
خدا کے نزدیک سب سے زیادہ ہے اور جس کا
حکم لوگون کو کرتا ہے اُسے اورون سے
زیادہ خود بجا لاتا ہے اور جس سے لوگون
کو روکتا ہے اور نہی فرماتا ہے اُس کے

ودعائے او مستجاب است حتی آنکه
اگر بر سنگی دعا کند هر آئینه بدونیم
می شود و حربها و اسلحۂ حضرت
رسول نزد اوست خصوصاً
شمشیر ذوالفقار که از آسمان
بزیر آمد و نزد او نامه ایست که
نامهای شیعیان اہلبیت تا روز
قیامت دران نوشته است
و نامۂ دیگر نزد اوست که نامهای
دشمنان اہلبیت تا روز قیامت دران
نوشته است و نزد امام می باشد جامعه
و آن نامۂ ایست که طول آن هفتاد ذراع
است و در عرض پوست گوسفندی و
چون پیچیده می شود بگندگی ران شتر
میشود و دران نوشته است هر حکمیکه
فرزند آدم بان محتاج می شود
و نزد او میباشد جفر بزرگ و جفر
کوچک یکی از پوست بز است و دیگری
از پوست گوسفند و درانها احکام حدود

ترک کے لئے سب سے زیادہ سعی فرماتا
ہے اور اگر کسی پتھر پر دعا کرے تو ضرور
دو ٹکڑے ہو جائیگا اور حضرت رسول اللہ
کے کل حربہ اور ہتھیار امام کے پاس ہیں
خصوصاً شمشیر ذوالفقار جو آسمان سے
اُتری ہے اور امام کے پاس ایک نامہ ہے
جسمیں روز قیامت تک کے تمام شیعوں
کے نام ہیں اور ایک اور نامہ بھی ہے
جسمیں قیامت تک کے دشمنان اہلبیت
کے نام درج ہیں اور امام کے پاس جامعہ
ہے اور وہ ایک نامہ ہے جسکی لنبائی ستر
ہاتھ کی ہے اور چوڑائی چرم گوسفند
کی اور جب لپیٹا جاتا ہے تو اونٹ کی
ران کے برابر موٹا ہوتا ہے اور اس میں
وہ سب حکم لکھا ہوا ہے جس کے فرزند آدم
محتاج ہیں
اور امام کے پاس بڑا جفر اور چھوٹا جفر
ہے ایک بکری کے چمڑے کا ہے اور ایک
بھیڑ کے چمڑے کا اور اُن میں حدود وغیرہ

و غیر انہا است حتی ارش خدشی کہ
در بدن کسی بکنند و گناہ کہ تعزیر ان
یک تازیانہ است و از احضرت
رسول املا فرمودہ و امیر المومنین
بخط خود نوشتہ است و مصحف
حضرت فاطمہؑ نزد امام است
و دران نامہا و احوال پادشاہان
تا روز قیامت نوشتہ است و
از برائے این ازرا نسبت می دہند
کہ چون حضرت رسول از دنیا
مفارقت کرد حضرت فاطمہؑ را اندوہ
عظیمی از مفارقت و جفاہای منافقان
امت عارض شد۔ حق تعالی جبرئیل
را از برائے تسلی آنحضرتؑ فرستاد
کہ خبرہائے آیندہ را از برائے
آنحضرتؑ ذکر میکرد و حضرت امیر المومنین
مینوشت و دران کتاب خبرہای آیندہ
است تا روز قیامت

و در حدیث دیگر فرمود کہ میان امام

کے احکام ہین حتی' ذرا سا زخم جو کسی کے
بدن مین لگائین جس مین خون نہ نکلے
اُس کا بھی حکم تحریر ہے اور وہ گناہ جس
کی سزا ایک کوڑا ہے اور اسکا املا حضرت
رسول نے فرمایا ہے اور حضرت امیر المومنین
نے اپنے خط مبارک سے لکھا ہے اور مصحف
حضرت فاطمہؑ امام کے پاس ہے اور اُسمین
نام اور احوال قیامت تک کے پادشاہون
کے ہین اور اُسے حضرت سیدہ کی طرف اس
لئے نسبت دیتے ہین کہ جب حضرت رسول
نے دنیا سے مفارقت فرمائی تو حضرت فاطمہؑ
کو آپ کی جدائی اور منافقان اُمت کے
ظلمون سے صدمہ عظیم عارض ہوا۔ حقتعالی
نے جبرئیلؑ کو آپ کی تسلی کیلئے بھیجا۔ وہ
آئندہ کی خبرین آپ کے لئے بیان کرتے
تھے اور حضرت امیرؑ لکھتے جاتے تھے اور اُس
کتاب مین روز قیامت تک کی آئندہ
خبرین ہین

اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ درمیان امام

وحق تعالی عمودی از نور هست که
دران عمود احوال بندگان می
بیند وانچه براو مشتبه شود نظر
می کند دران و می داند.
بسند معتبر از حضرت امام موسیٰ کاظم
منقول است که امام را بچند خصلت
می توان شناخت.
خصلت اول انکه پیش ازو نص
امامت براو می کند چنانچه حضرت رسول
نص برخلافت امیرالمومنین علیه السلام کرد
خصلت دوم انکه هرچه ازو پرسند
جواب شافی می دهد واگر نپرسند
خود ابتدا می نماید.
خصلت سوم خبر می دهد مردم را
باینده.
خصلت چهارم انکه جمیع لغتها وزبانها
رامی داند وهرکس را بلغت خود
جواب می فرماید.
خصلت پنجم انکه کلام هیچ مرغی و

اور خدائے تعالی کے ایک ستون نور ہے
کہ اُسمین تمام بندون کے احوال امام
دیکھتا ہے اور جو چیز امام پر مشتبہ ہوتی
ہے اُس ستون مین دیکھکر جان لیتا ہے
اور بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم سے
منقول ہے کہ امام کو چند خصلت سے پہچان
سکتے ہین
اول یہ کہ اُس کے پہلے نے اُس پر امامت
کی نص کی ہو جیسے حضرت رسول نے جناب
امیرالمومنین کی خلافت پر نص فرمائی۔
خصلت دوم یہ کہ جو کچھ امام سے پوچھتے
ہین اُس کا شافی جواب دیتا ہے اور اگر
نہین پوچھتے تو وہ خود شروع کرتا ہے
خصلت سوم یہ کہ لوگون کو آئندہ کی
خبر دیتا ہے
خصلت چہارم یہ کہ تمام لغتون اور زبانون
کو جانتا ہے اور ہر شخص کو اُسی کی زبان
مین جواب دیتا ہے.
خصلت پنجم یہ کہ کسی حیوان ومرغ کا کلام

حیوانی براو مخفی نیست و ہمہ را
می فہمد۔

و از احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ
ظاہر می شود کہ ایشان از برائے
اظہار معجزہ در وقتی کہ مصلحت بودہ است
مردہ زندہ می کردہ اند چنانکہ حضرت
امیر المؤمنینؑ مکرر مردہ را زندہ کردہ
حضرت باقرؑ و صادقؑ ابو بصیر را بینا
کردند و صاحب خورہ و پیسی را
شفا دادند۔

و در احادیث بسیار وارد شدہ است
کہ ہر معجزہ کہ حق تعالیٰ بہر پیغمبری
دادہ بود ہمہ را بر رسول خدا و ائمہ
ہدیٰ عطا کردہ است و قادر بودہ
اند بر طی ارض کہ مسافت بسیار بعید
را در زمان قلیلی طے میکردہ اند بلکہ
در یکروز و کمتر چندین مرتبہ بر دور
دنیا بگردند و کتابہای جمیع پیغمبران
مانند توریت و زبور و انجیل و صحف

اُس پر پوشیدہ نہین ہے۔ وہ سب کو
سمجھتا ہے

اور احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ سے
ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضراتؑ نے اظہار
معجزہ کے لئے بروقت مصلحت مردہ
کو زندہ کیا ہے چنانچہ حضرت امیرؑ نے
کئی دفعہ مُردہ زندہ فرمایا ہے اور
حضرت باقرؑ و صادقؑ نے ابو بصیر کو بینائی
دی اور جذامی اور کوڑھی کو شفا
بخشی ہے۔

اور بہت سی حدیثون مین وارد ہوا
ہے کہ جتنے معجزہ حق تعالیٰ نے ہر ایک
پیغمبر کو دیے تھے وہ سب رسول خدا
اور ائمہ ہدیٰ کو عطا کئے ہین اور طے
ارض پر قادر تھے کہ مسافت دور و دراز
کو تھوڑی دیر مین طے فرماتے تھے بلکہ
ایک روز اور کم مین کئی دفعہ دنیا کے
گرد پھر سکتے ہین اور تمام پیغمبرون کی کتابین
جیسے توریت و انجیل و زبور اور حضرت

آدمؑ وصحف شیثؑ وادریسؑ وابراہیمؑ
والواح موسیٰؑ ہمہ در نزد ایشان
بود وآثار جمیع پیغمبران مانند
عصائے موسیٰؑ وپیراہن ابراہیمؑ
ویوسفؑ وسنگ موسیٰؑ کہ دوازدہ
چشمہ از ان جاری شد وانگشتری
سلیمانؑ وبساط وسایر آثار انبیاؑ
نزد ایشان بود واکنون ہمہ
در نزد حضرت صاحب الامر علیہ
السلام است۔

وحق تعالیٰ ابر را مسخر ایشان کردہ
بود کہ بران سوار توانند شد کہ ملکوت
آسمان وزمین را بگردند۔

وہفتاد ودو اسم اعظم حق تعالیٰ را
می دانستند کہ برای ہرچہ میخواندند
البتہ مستجاب می شد ویکی ازان
اسمارا آصف بن برخیا میدانست
کہ بان اسم تخت بلقیس را از
دو ماہہ راہ بیک چشم برہم زدن

آدمؑ وشیثؑ وادریسؑ وابراہیمؑ کے
صحیفے اورالواح موسیٰؑ سب اُن کے
پاس تھین اور کل انبیا کے تبرکات
مانند عصای موسیٰؑ اور پیراہن حضرت
ابراہیمؑ ویوسفؑ اور وہ پتھر حضرت
موسیٰؑ کا جس سے بارہ چشمہ جاری ہوئے
اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور بساط
یعنے فرش اور باقی آثار انبیاؑ اُنکے
پاس تھے اور اس وقت سب حضرت
صاحب الامر علیہ السلام کے پاس ہین

اورخدائے تعالیٰ نے بادل کو ان کا تابع کیا
تھا کہ اُس پر سوار ہو کر سلطنت آسمان
وزمین کی سیر کریں

اور خدائے تعالیٰ کے بہتر اسم اعظم
کو جانتے ہین کہ جس شے کیلئے پڑہتے
ہین البتہ وہ مستجاب ہوتی ہے اور ایک
نام اُن ہین سے آصف بن برخیا وصی
حضرت سلیمانؑ جانتے تھے اور اُسی اسم
سے تخت بلقیس دو مہینہ کی راہ سے ایک

نزدیک حضرت سلیمانؑ حاضر کرد
وعلوم ایشان چندین نوع بود گاہی
صدائے ملک می شنیدند و گاہے
روح القدس کہ خلقیت بزرگتر از
جبرئیل ومیکائیل مشافہۃً بایشان القا
میکرد و گاہی بالہام حق تعالیٰ در دل
ایشان نقش میشد و گاہی صدائے ملک
بگوش ایشان میرسید مانند صدای
زنجیری کہ بر طشت فرود آید و در احادیث
بسیار وارد شدہ است کہ عمدۂ علم علمی
است کہ در ہر آن و در ہر ساعت از دریای
علم تا منتہای علم الٰہی بر ما نازل میشود
و ملائکہ و روح کہ اعظم از ملائکہ
است در شب قدر بر امام نازل
می شوند و بر آن حضرت سلام
می کنند و انچہ از امور آن سال
دران شب مقرر شدہ براو عرض
می کنند و انچہ از امور وعلوم

پلک جھپکنے مین حضرت سلیمانؑ کے نزدیک
حاضر کیا تھا۔
اور اُن کے علم چند قسم کے تھے کبھی فرشتہ
کی آواز سنتے تھے کبھی روح القدس جو
ایک بزرگ خلقت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ
سے ہے ان کے روبرو القا کرتا تھا اور
کبھی الہام خدا سے اُن کے دل مین نقش
ہوتا تھا اور کبھی صدائے فرشتہ اُن کے
کان مین آتی تھی جیسے اُس زنجیر کی آواز
ہوئے جو طشت پر گرے اور بہت حدیثون
مین وارد ہوا ہے کہ ہمارا عمدہ علم وہ
ہے کہ ہر آن اور ہر وقت دریائے علم
بے انتہائے علم الٰہی سے ہم پر نازل ہوتا
ہے اور کل فرشتہ اور روح القدس جو
سب فرشتون سے بڑا ہے شب قدر مین
امام زمانہ کے پاس نازل ہوتے ہین اور
آپ پر سلام کرتے اور سال بھر کے جو
جو کام اُس رات مین مقرر ہوئے ہین
آپ پر ظاہر کرتے ہین اور تمام امور و

گذشته و آینده همه نزد ایشان
است و هر علمیکه از آسمان بزیر
آمده نزد ایشان است و وارث علوم
جمیع پیغمبران اند و ایشان متوسم
اند که بهر کس نظر می کنند از جبین او
ایمان و کفر و نفاق را میدانند و
در هر درختی و برگی و ریگی و سنگی
که امام نظر می کند از ان علمی براو
ظاهر می شود و تمام قرآن و علم
ظاهر و باطن آن با هفتاد بطن
مخصوص امام است و جامها
و حربها و زرهها و مرکبها و انگشترها
و جمیع اسباب ظاهره و باطنه
حضرت رسول بحضرت امیر رسید
و نزد سایر ائمه مضبوط است
و صندوقی از پوست نزد
ایشان است که علم پیغمبران
و اوصیاء و علماء گذشته همه
دران مضبوط است و آن را

علوم گذشتہ و آیندہ ان کے پاس ہین
اور جتنے علم آسمان سے اُترے ہین سب
اُن کے پاس ہین اور کل پیغمبرون کے
علوم کے وارث یہ ہین اور یہی متوسمین
ہین کہ جس کی طرف نظر فرماتے ہین اُس
کی پیشانی سے ایمان اور کفر اور نفاق
کو جان لیتے ہین اور جس درخت اور پتے
اور ریت اور پتھر کو امام دیکھتا ہے
اُس سے ایک علم اُس پر ظاہر ہوتا ہی اور
تمام قرآن اور اُس کے ظاہر و باطن کا
علم ستر باطنی معنی کے ساتھ امام کیلیے
خاص ہے اور سب کپڑے اور ہتھیار اور
زرہین اور سواریان اور انگوٹھیان
اور تمام اسباب ظاہر و باطن حضرت
رسول کے جناب امیر کو ملے اور کل امامون
کے پاس محفوظ ہین اور اُن کے پاس
ایک صندوق چمڑے کا ہے جس مین
تمام پیغمبران و اوصیاء و علماء گذشتہ
کے کل علم مضبوط و جمع ہین اور اُس کو

جفرابیض می گویند و صندوقی دیگر نزد ایشان هست که جمیع اسلحۂ حضرت رسول دران مضبوط است وانرا جفراحمر می گویند وحضرت صاحب الامرؑ آن را خواهد کشود

ودراحادیث معتبرہ بسیار منقول است که در ہر شب جمعہ روح مقدس حضرت رسول وارواح مطہرۂ امامان گذشتہ وروح پرفتوح امام زمانؑ را رخصت می دہند کہ بآسمانہا عروج نمایند تا بعرش اعظم الٰہی میرسند و بر دور آن ہفت شوط طواف میکنند ونزد ہمہ قائمہ از قوائم عرش دو رکعت نماز میکنند پس ببدنہای شریف خود برمیگردند با سرور فراوان وعلوم بے پایان واعمال ہر یک ازین امت را از نیکان وبدان ہر صبح وشام وہر ہفتہ وماہ عرض

جفرابیض یعنے سفید کہتے ہین اور ایک دوسرا صندوق بھی ان کے پاس ہے جس مین سارے ہتھیار حضرت رسول کے بند ہین اور اُسے جفراحمر یعنے جفر سرخ کہتے ہین اور حضرت صاحب الامرؑ اُسے کھولینگے۔

اور بہت سی معتبر حدیثون مین منقول ہے کہ ہر شب جمعہ مین روح مقدس حضرت رسول اور ارواح مطہرہ ائمہ گذشتہ اور روح پرفتوح امام زمانہؑ کو اجازت دیتے ہین کہ آسمانون پر جائین یہان تک کہ عرش اعظم پر پہونچتے ہین اور اُس کے گرد سات مرتبہ طواف کرتے ہین اور ہر ایک ستون کے پاس ستونہای عرش سے دو رکعت نماز پڑھتے ہین پھر اپنے بدن شریف کی طرف بیحد سرور اور بے انتہا علم کے ساتھ پلٹ آتی ہین اور اس امت مین سے ہر ایک نیک وبد کے اعمال ہر صبح وشام اور ہر ہفتہ وماہ مین روح

می کنند بر روح حضرت رسول و
ارواح ائمۂ گذشتہ و بر امام زمانؑ
و درہا و دیوارہا و دریاہا و کوہہا
مانع علم ایشان نمی شود و آنچہ
در مشرق و مغرب عالم واقع می
شود بر آن مطلع می گردند۔ از
جانب حق تعالی و حضرت رسالت
پناہ در ہنگام وفات جمیع
علوم خود را با میر المؤمنین تسلیم
کرد

ایضاً فیہ

و ہم چنین ہر امامی در وقت وفات
خود جمیع علوم خود را با امام بعد از
خود تسلیم و تعلیم می نماید و امام
را بغیر امام دفن و کفن و نماز نمیکنند
و اگر امامی در مشرق از دنیا
برود و امام بعد ازو در مغرب
باشد البتہ دران وقت باعجاز
امامت و طی الارض نزد او

حضرت رسول اللہ اور ارواح ائمۂ گذشتہ
اور امام زمانہ علیہم الصلوات والسلام پر
عرض کرتے ہین اور دروازے اور دیوارین
اور دریا اور پہاڑ اُن کے علم کے مانع
نہین ہوتے ہین اور جو کچھ مشرق و مغرب
عالم مین واقع ہوتا ہے اُس پر خبردار
جانب حق تعالی سے ہوتے ہین اور حضرت
رسالت پناہ نے وقت وفات اپنے
تمام علمون کو حضرت امیر المؤمنین کے
سپرد فرمایا۔

اور بھی اُسی مین ہے

اور اسیطرح ہر امام وقت وفات تمام
علمون کو اپنے بعد کے امام کو سپرد اور
تعلیم فرماتا ہے اور امام کو بغیر امام کے
دوسرا دفن اور کفن نہین کرتا اور نماز
نہین پڑھتا ہے اگر کوئی امام مشرق
مین دنیا سے جائے اور اُسکے بعد کا امام
مغرب ہووے البتہ اُس وقت معجزہ
امامت اور طی الارض سے اُس کے پاس

حاضر نشود و علوم او را کسب می کند
و تجہیز او می نماید بنحویکه اکثر مردم
مطلع نمی شوند چنانکه حضرت امام رضاؑ
در بغداد حاضر شد و حضرت امام محمد
تقیؑ در خراسان حاضر شد ۔

و در احادیث متکاثره وارد شده است
که ارواح ایشان از انوار مقدسه حق
تعالی خلق شده است و بدنہا و دلہای
ایشان از طینت عرش آفریده شده
است چون حقتعالی میخواہد که امام را
خلق بکند ملکی را امر میکند که شربت
آبی از زیر عرش برمیدارد و نزد
امام می آرد که می آشامد و آن از آب
رقیق تر است و از مسکه نرم تر است
و از عسل شیرین تر است و از شیر
سفید تر است و از برف سرد تر است
پس امر می کند او را بجماع و نطفهٔ امام
از ان منعقد می شود

و بروایت دیگر بعد از چهار ماه سخن
ایشان را می شنود و می فهمد

حاضر ہوجاتا ہے اور اسکے علوم کو حاصل کرتا
ہے اور اُس کو دفن کرتا ہے اس طرح سے
کہ اکثر لوگ واقف نہین ہوتے ہین جیسا
کہ حضرت امام رضاؑ بغداد مین وقت وفات
امام موسیٰ کاظم حاضر ہوئے اور امام محمد تقیؑ
خراسان مین حاضر ہوئے ۔

اور بہت سی حدیثون مین وارد ہوا ہے کہ
ان سب کی روحین مقدس نور سے حقتعالیٰ
کے خلق ہوئی ہین اور ان کے بدن اور دل
عرش کی طینت سے پیدا کئے گئے ہین جب
خدائے تعالیٰ چاہتا ہے امام کو پیدا کرے
ایک فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ تھوڑا سا
پانی عرش کے نیچے سے لیتا ہے اور امام کے
پاس لاتا ہے وہ اُسے پی لیتا ہے اور وہ
پانی سے زیادہ پتلا ہے اور مسکہ سے زیادہ
نرم اور شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے
زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے
پھر اُس کو جماع کا حکم دیتا ہے اور امام کا نطفہ
اُسی پانی سے منعقد ہوتا ہے

اور دوسری روایت کے موافق جب چار
ماہ گذر جاتے ہین تو لوگون کی بات سنتا

پس ملکی بر بازوی او می نویسد و تمت کلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لکلماته وهو السمیع العلیم و در شکم مادر ذکر حق تعالی می کند و تلاوت سورهٔ انا انزلناه و سایر آیات را می نماید چون متولد می شود مربع نشسته از جانب پا بیرون می آید چون بزمین می آید رو بقبله می کند و دستها را بر زمین می گذارد و سر بجانب آسمان می کند و صدا بکلمهٔ شهادت بلند می کند پس ملک در میان دو دیده اش و دو کتفش همان آیه را نقش می کند پس ندائی از میان عرش باو می رسد که ثابت باش بر حق که ترا برای امر عظیمی خلق کرده ام تو برگزیدهٔ منی از خلق من و محل رازِ منی و صندوق علم منی و امین منی بر وحی من و خلیفهٔ منی در زمین من از

اور سمجھتا ہے پھر ایک فرشتہ اُس کے بازو پر یہ آیت لکھتا ہے اور تیری رب کی بات ازروئے صدق و عدل کے تمام ہوئی خدا کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے وہی سننے والا جاننے والا ہے اور ماں کے پیٹ میں ذکر خدائے تعالی کرتا ہے اور سورہ انا انزلناہ اور باقی آیتوں کو پڑھتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو چار زانو بیٹھکر پائوں کی طرف سے نیچے آتا ہے اور زمین پر پہونچتے ہی رو بقبلہ کرتا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھتا اور سر کو آسمان کی طرف اُٹھاتا ہے اور باواز بلند کلمہ شہادتین پڑھتا ہے پس ایک فرشتہ اُسکی دونوں آنکھوں اور دونوں کاندھوں کے درمیان اُسی آیت کو نقش کرتا ہے پھر ایک آواز عرش کے درمیان سے اُسے آتی ہے کہ حق پر ثابت رہ تجھے ایک بڑے کام کیلئے میں نے پیدا کیا ہے تو میری خلق میں سے میرا مقبول ہے اور میرے بھید کی جگہ ہے اور میرے علم کا صندوق ہے اور میری وحی کا امانت دار ہے اور میری زمین میں میرا

برای تو و ہر کہ دوست می دارد واجب
گردانیدہ ام رحمت خود را و بخشیدہ
ام بہشت خود را باو و بعزت و
جلال خود سوگند یاد می کنم کہ ہر کہ
با تو دشمنی کند او را در بدترین عذاب
خود بسوزانم ہر چند در دنیا روزی
او را فراخ گردانم چون ندای منادی
تمام شود آیۂ شہد اللہ را تا
آخر در جواب منادی بخواند پس
دران وقت حق تعالی علوم اولین
و آخرین را باو عطا کند و مستحق
ان شود کہ روح القدس در شب
قدر و غیران او را زیارت می
کنند۔

چون بمرتبۂ جلیل امامت فایز
گردد حق تعالی در ہر شہری مناری
و علمی از نور برای او بلند کند
کہ اعمال بندگان خدا را دران به
بیند۔

و بروایتی دران شب کہ متولد شود
نوری دران خانہ ساطع گردد کہ

ثابت ہے مین نے تیرے لئے اور تیری دوست
دارون کے لئے اپنی رحمت کو واجب کر دیا
ہے اور اپنے بہشت کو اُسے بخش دیا ہے اور
اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ جو
تجھ سے دشمنی کریگا اُس کو سب سے برے
عذاب مین جلاؤنگا اگرچہ دنیا مین اُس
کی روزی کو زیادہ کرون جب منادی کی
ندا تمام ہوتی ہے آیت اشہد اللہ
کو آخر تک جواب منادی مین امام پڑھتا
ہے پس اُس وقت خدائے تعالی علوم
اولین و آخرین اُس کو عطا فرماتا ہے
اور اُس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ روح القدس
شب قدر وغیرہ مین اُس کی ملاقات
کرتا ہے۔

جب امامت کے بزرگ مرتبہ پر فایز ہوتا
ہے تو خدائے تعالی ہر ایک شہر مین ایک
مینار اور ایک علم اُس کے لئے کھڑا کرتا
ہے نور سے تاکہ بندگان خدا کے اعمال
کو اُس مین دیکھے۔

اور بروایتی جس رات کو پیدا ہوتا ہے
ایک نور اُس گھر مین روشن ہوتا ہے کہ

پدرش و مادرش از آن مشاهده نمایند
و چون بزمین آید رو بقبله کند
و سه مرتبه عطسه کند و انگشت به
تحمید بلند کند انتهی بقدر الحاجة

امام کے باپ اور ماں اُسے دیکھتے ہیں اور
زمین پر آ کر قبلہ رخ ہوتا اور تین مرتبہ
چھینکتا اور حمد خدا کے ساتھ اُنگلی کو
بلند فرماتا ہے انتہیٰ بقدر الحاجۃ

وجوب معرفت امام وتسلیم امر او

معرفت امام اور اُن کے حکم کا ماننا واجب ہے

بحار جلد هفتم ص۱۶

قال ابو عبد الله قال رسول
الله من مات وهو لا يعرف امامه
مات ميتة جاهلية فعليكم
بالطاعة قد رايتم اصحاب
علی وانتم تأتمون بمن
لا يعذر الناس بجهالته لنا
كرائم القرآن ونحن اقوام
افترض الله طاعتنا ولنا
الانفال ولنا صفوا المال

بحار جلد ہفتم ص۱۶

امام جعفر صادقؑ نے کہا کہ حضرت رسول
اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر جائے اور
اپنے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت اور
کفر کی موت پر مرا ہے پس تم پر پیروی
لازم ہے بہ تحقیق تم نے اصحاب حضرت
علی کو دیکھ لیا ہے اور تم اُس کے پیرو
ہو جس کے جاننے سے لوگ معذور نہ ہونگے
ہمارے لئے بزرگ آیتیں قرآن کی ہیں
اور ہم وہ گروہ ہیں کہ خدا نے ہماری
پیروی فرض کی ہے ہمارے لئے ہے انفال
اور ہمارے واسطے ہے پاکیزہ مال اور بھی

ایضاً

عن الحسين بن ابی العلا قال

حسین بن ابی العلا نے کہا کہ میں نے

سألت ابا عبد الله عن قول
رسول الله من مات ليس له
امام مات ميتة جاهلية
فقال نعم لو ان الناس
تبعوا علی بن الحسين ع و
ترکوا عبد الملك بن مروان
اهتدوا فقلنا من مات لا يعرف
امامه مات ميتة جاهلية ميتة
كفر فقال لا ميتة ضلال
بيان لعله انما نفى الكفر لان
السائل توهم انه يجري عليه
احكام الكفر في الدنيا فنفى
ذالك واثبت له الضلال
عن الحق في الدنيا وعن
الجنة في الآخرة فلا يدخل
الجنة ابدا فلا ينافي الاخبار
الآتية التي اثبتوا فيها انهم
الكفر لان المراد بها انهم
في حكم الكفار في الآخرة

امام جعفر صادق سے پوچھا قول رسول خدا کو کہ
کوکہ جو کوئی مر جائے اور اسکا امام نہو ہے
تو وہ جاہلیت کی موت پر مرا ہے فرمایا ہان
اگر لوگ امام زین العابدین کے تابع ہوتے
اور عبد الملک بن مروان کو چھوڑ دیتے تو
ہدایت پاتے ہم نے کہا جو کوئی مرے اور
اپنے امام کو نہ پہچانے وہ جاہلیت کی موت
کفر کی موت مرا ہے فرمایا نہیں گمراہی کی
موت پر مرا ہے۔
بیان علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین حضرت
نے شاید اس لئے کفر کا انکار فرمایا کہ سائل
نے گمان کیا دنیا مین امام کے نہ پہچاننے
والے پر کفر کا حکم جاری ہوگا لہذا آپ نے
اسکی نفی کردی اور اس کے لئے دنیا مین
حق سے گمراہ ہونا اور جنت سے آخرت مین
دور رہنا ثابت کیا پس وہ کبھی داخل جنت
نہ ہوگا لہذا یہ حدیث آیندہ حدیثون کی
جن مین منکرین کے لئے اثبات کفر کیا ہے
منافی نہین ہے کیونکہ مراد یہ ہے کہ وہ لوگ
آخرت مین کافرون کے حکم مین ہونگے
نہ دنیا مین

ایضا عن الفضیل قال سمعت
ابا جعفر یقول من مات و
لیس له امام فموته میتة
جاهلیة ولا یعذر الناس
حتی یعرفوا امامهم و من
مات وهو عارف لامامه
لا یضره تقدم هذا الامر
او تاخره و من مات عارفا
لامامه کان کمن هو مع
القائم فی فسطاطه ایضاً
عن محمد بن اسماعیل عن
ابی الحسن الرضا قال من
مات ولیس له امام مات
میتة جاهلیة فقلت له
کل من مات ولیس له
امام مات میتة جاهلیة
قال نعم والواقف
کافر والناصب مشرك

ایضاً عن یحیی بن عبد الله
عن ابی عبد الله قال یا یحیی

اور بھی فضیل نے روایت کی ہے میں نے
امام محمد باقرؑ سے سنا فرماتے تھے جو مرجائے
درحالیکہ کوئی اُس کا امام نہ ہو تو اُس
کی موت جاہلیت کی موت ہے اور لوگ
معذور نہیں ہیں یہانتک کہ امام کو پہچانیں
اور جو مرجائے اس حالت میں کہ اپنے
امام کا شناسا ہو تو اُس کیلئے اس امر
کا آگے یا پیچھے ہونا ضرر رسان نہیں ہے
اور جو مرجائے حالانکہ اپنے امام کا عارف
ہو تو وہ ایسا ہے کہ جو حضرت قائمؑ کے
ساتھ اُن کے خیمہ میں ہوئے اور بھی
محمد بن اسماعیل نے حضرت امام رضاؑ سے
روایت کی ہے فرمایا جو مرے اور جو اُس
کا امام نہو تو جاہلیت کی موت مرا ہے
میں نے عرض کی ہر کوئی جو مرجائے اور اُس
کے لئے امام نہو تو وہ جاہلیت کی موت
مرتا ہے فرمایا ہاں اور امامت میں توقف
کرنے والا کافر ہے اور ناصبی یعنے دشمن
امام مشرک ہے

اور بھی یحیی بن عبد اللہ نے حضرت امام جعفرؑ
صادق سے روایت کی ہے فرمایا اے یحیی

من بات ليلة لا يعرف فيها
امام زمانه مات ميتة
جاهلية

ايضاً

عن حمران قال وصفت لابى
عبد الله رجلا يتوالى امير
المؤمنين ويتبرأ من عدوه
ويقول كل شيئ يقول الا
انه يقول انهم اختلفوا
فيما بينهم وهم الائمة
القادة ولست ادرى ايهم
الامام واذا اجتمعوا على
وجه واحد اخذنا بقوله
وقد عرفت ان الامر فيهم
رحمهم الله جميعاً فقال
ان مات هذا مات ميتة
جاهلية

ايضاً ابى حمزة قال ابو جعفر
لا يعذر الله يوم القيمة

جو کوئی ایک رات سوئے اس طرح کہ اپنے
امام زمانہ کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت
کی موت پر مریگا (یعنے اگر اُسی رات کو
بلا معرفت امام مر جاوے)

اور بھی حمران سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت صادقؑ سے ایک شخص کا حال
بیان کیا کہ وہ امیر المومنین کو دوست
رکھتا ہے اور اُن کے دشمنون سے بیزار
ہے اور قایل ہے ہر شے کا جس کے وہ قایل
ہین مگر یہ کہتا ہے کہ یہ لوگ یعنے اہلبیت
آپس مین مختلف ہین حالانکہ وہی امام
و پیشوا ہین اور جب ایک وجہ پر یہ سب
جمع ہو جاوینگے تو ہم اُس کی بات کو مان
لینگے اور بتحقیق مین نے پہچان لیا ہے
کہ امر امامت انھین مین ہے خدا اُن سب
پر رحم فرماوے حضرت نے فرمایا اگر یہ مرگیا
تو جاہلیت کی موت مریگا یعنے اُس پر
ہر وقت لازم ہے کہ تحقیق کرکے امام برحق
کا معتقد ہو جاوے نہ یہ کہ لوگون کی اتفاق
کا منتظر ہے اور ابی حمزہ نے کہا کہ حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ بروز قیامت خدا

احدا يقول يا رب لم اعلم
ان ولد فاطمة هم الولاة
على الناس كافة وفي شيعة
ولد فاطمة انزل الله هذه
الاية خاصة يا عبادي
الذين اسرفوا على انفسهم
لا تقنطوا من رحمة الله
الاية

کسی کو معاف نہ کریگا اس پر کہ کہے خدایا
مین نہ جانتا تھا کہ فاطمہؑ ہی کی اولاد کل
آدمیون کی والی اور حاکم ہے یعنے جاہل
امر امامت معذور نہین ہے اور اولاد فاطمہؑ
زہرا کے شیعون کے بارہ مین خاص یہ
آیت نازل ہوئی ہے اے میرے بندو
جنھون نے اپنی جانون پر زیادتی اور ظلم
کیا ہے تم رحمت خدا سے نا اُمید نہ ہو یعنے
رحمت خدا کی بشارت خاص شیعون ہی
کیلیئے ہے نہ عام خلق کے واسطے۔

ايضا عن الرضا قال قال
ابو جعفر من سره ان لا
يكون بينه وبين الله
حجاب حتى ينظر الى الله و
ينظر الله اليه فليتول
آل محمد ويتبرأ
من اعدائهم ويأتم
بالامام منهم فانه اذا
كان كذلك نظر الله اليه
ونظر الى الله

اور بھی حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے کہ
امام محمد باقرؑ نے فرمایا جو کوئی اس سے خوش
ہوے کہ اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی
پردہ نہ ہو یہانتک کہ وہ خدا کی طرف
دیکھے اور خدا اُس کی طرف نظر کرے پس
چاہیے کہ آل محمدؐ کو والی اور حاکم جانے اور
اُن کے دشمنون سے بیزار رہے اور آل محمدؐ
کے امام کا پیرو ہوے جب ایسا ہوگا۔ تو
اُسے خدا دیکھیگا اور وہ خدا کی طرف نظر
کریگا

بيان المراد بالنظر الى

بیان علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین

الله النظر الی رحمته و
کرامته او الی اولیائه
او غایة معرفته بحسب
وسع المرء وقابلیته

خدا کی طرف دیکھنے اور نظر کرنے سے مراد اُس کی رحمت اور کرامت کی طرف نظر کرنا یا اُس کے دوستون کی جانب دیکھنا یا اُس کی نہایت معرفت کا بقدر قوت اور قابلیت کے حاصل کرنا ہے۔

ایضاً عن الرضا عن آبائه
عن علی قال رسول
الله من مات ولیس له
امام من ولدی مات
میتة جاهلیة ویؤخذ
بما عمل فی الجاهلیة
والاسلام

اور بھی حضرت امام رضا نے اپنے آبار طاہرین سے اور اُنھون نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا رسول خدائے تعالیٰ نے جو کوئی مرجائے اور اُس کا کوئی امام میری میری اولاد مین سے نہ ہو تو جاہلیت کا موت مریگا اور اُس سے مواخذہ کیا جائیگا جو کچھ اُس نے جاہلیت اور اسلام کی حالت مین عمل کیا ہے

ایضاً اصول کافی طبع هند ص۲۴۷
باب التسلیم وفضل المسلمین
عن سدیر قال قلت لابی
جعفر انی ترکت موالیک
مختلفین یتبراء بعضهم
من بعض قال فقال فما
انت وذاک انما کلف الناس
ثلثة معرفة الائمة

اور بھی اصول کافی باب تسلیم اور فضیلت مین ماننے والون کے ہے۔
سدیر سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ سے عرض کی مین نے آپ کے دوستون کو ایسے اختلاف مین چھوڑا ہے کہ ایک دوسرے پر تبرا کرتے ہین آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا ہے سوا اس کے نہین ہے کہ لوگ تین امر کے مکلف ہین معرفت ائمہ ۲ اُن کے

والتسلیم لهم فیما ورد علیهم
والرد الیهم فیما اختلفوا فیه

ایضاً عن عبد الله الکاهلی
قال قال ابو عبد الله لو
ان قوما عبدوا الله وحده
لا شریك له واقاموا الصلوٰة
واتوا الزکوٰة وحجوا البیت
وصاموا شهر رمضان ثم
قالوا لشیئ صنعه الله او صنعه
رسول الله الا صنع خلاف
الذی صنع او وجدوا ذلك فی
قلوبهم لکانوا بذلك مشرکین
ثم تلا هذه الآیة فلا وربك
لا یؤمنون حتی یحکموك فیما
شجر بینهم ثم لا یجدوا
فی انفسهم حرجا مما قضیت
ویسلموا تسلیما ثم قال
ابو عبد الله علیکم بالتسلیم

حکم کا ماننا۔ اُسی چیز مین جو اُن پر وارد
ہو۔ جس چیز مین اختلاف ہو اُس مین
ائمہ کی طرف رجوع کرنا یعنے اُن کے فیصلہ
پر راضی رہنا۔
اور بھی عبد اللہ کاہلی سے مروی ہے کہ حضرت
صادق نے فرمایا اگر کوئی گروہ خدائے
واحد اور لاشریک کی عبادت کرے اور نماز
پڑھے اور زکوٰۃ دے اور حج بیت اللہ کرے
اور ماہ رمضان کا روزہ رکھے پھر کسی چیز
کو جو خدا نے بنایا ہے یا رسول اللہ نے قرار دیا
ہے کہے کیون اسکے خلاف کیا وہ لوگ اس خیال
کو اپنے دلون مین پائین تو البتہ بوجہ اسکے وہ
لوگ مشرک ہو جائینگے (یعنے بوجہ ایراد و اعتراض
کے فعل خدا و رسول پر اسلام سے خارج ہو
جائینگے) پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی (اے
پیغمبر) تیرے خدا کی قسم ہے لوگ مومن نہ
ہونگے یہان تک کہ تجھکو اپنے جھگڑون
مین حکم و منصف نہ بنائین اور جو کچھ تو
حکم و فیصلہ کر دے اُس سے کوئی تنگی اپنے
دلون مین نہ پائین اور مان لین جو حق ماننے
کا ہے حضرت نے فرمایا تم پر لازم ہے

ايضاً عن زيد الشحام عن
ابى عبد الله قال قلت
له ان عندنا رجلا يقال
له كليب فلا يجيئ شيئ
عنكم الا قال انا اسلم
فسميناه كليب تسليم
قال فترحم عليه ثم قال
اتدرون ما التسليم فسكتنا
فقال هو والله الاخبات
قول الله عز وجل الذين
امنوا وعملوا الصالحات واخبتوا
الى ربهم

ايضاً عن كامل التمار قال
قال ابو جعفر قد افلح
المؤمنون اتدرى من هم
قلت انت اعلم قال قد
افلح المؤمنون المسلمون
ان المسلمين هم النجباء فالمؤمن
غريب فطوبى للغرباء

تسلیم کرتا اور بھی زید شحام سے روایت
ہے کہ مین نے حضرت صادقؑ سے کہا ہمارے
یہان ایک آدمی ہے جسے کلیب کہتے ہین
اور کوئی شے آپ حضرات کی طرف سے نہین
آتی ہے مگر یہ کہ وہ کہتا ہے مین مانتا ہون
لہذا ہم نے اُس کا نام کلیب تسلیم رکھا ہے
پس حضرتؑ نے فرمایا خدا اُس پر رحمت
کرے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو تسلیم کیا ہی
ہم سب چپ رہے فرمایا قسم بخدا وہ اطمینان
وسکون نفس ہے خدا فرماتا ہے وہ لوگ جو
ایمان لائے اور عمل صالح بجا لائے اور اپنے
خدا کی طرف مطمئن ہوئے ہین

اور بھی کامل تمار سے روایت ہی کہ حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا بتحقیق مومنین نے
نجات پائی ہے آیا تم جانتے ہو وہ کون ہین
مین نے کہا آپ بہتر جانتے ہین فرمایا تسلیم
کرنیوالے اور ماننے والے مومنون کی نجات
پائی ہے بتحقیق ماننے والے ہی نجیب ہین اور
مومن نادر و غریب ہے پس غربا کیلئے
طوبیٰ ہے یعنے مومن کم ہین اور اُنھین کے
لئے طوبیٰ و بشارت ثواب ہے

ایضاً عن محمد بن مسلم عن
ابی جعفر فی قول اللہ تبارک
و تعالیٰ و من یقترف حسنة
نزد له فیها حسنا قال
الاقتراف التسلیم لنا و
الصدق علینا والا یکذب علینا
ایضاً عن یحیی بن ذکریا الانصاری
عن ابی عبد اللہ قال سمعته
یقول من سرہ ان یستکمل
الایمان کله فلیقبل القول
منی فی جمیع الاشیاء قول
آل محمد فیما اسروا و ما
اعلنوا و فیما بلغنی منهم و فیما
لم یبلغنی

ایضاً عن ابی بصیر قال سالت
اباعبد اللہ عن قول اللہ عزو
جل الذین یستمعون القول
فیتبعون احسنه الی آخر الآیة
قال هم المسلمون لآل محمد
الذین اذا سمعوا الحدیث لم
یزیدوا فیه ولم ینقصوا

اور بھی محمد بن مسلم سے اس قول خدائے
تعالیٰ میں امام محمد باقرؑ سے روایت ہے اور
جو کوئی نیکی کمائے ہم اُسمیں اُس کو زیادتی
دینگے فرمایا نیکی کرنا ہمارے امر کا تسلیم کرنا
اور ماننا اور ہم پر سچ کہنا اور ہم پر جھوٹ
کا نہ بولنا ہے اور بھی یحییٰ بن زکریا ئی
انصاری نے حضرت صادقؑ سے روایت
کی ہے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا
کہ جو شخص یہ پسند کرے کہ اُسکا ایمان پورا
اور کامل ہووے پس وہ میرے قول کو قبول
کرے تمام اشیاء میں یعنے قول آل محمدؐ ہر
اُس شئے میں جو کچھ اُنھوں نے ظاہر فرمایا اور
جو کچھ چھپایا اور جو کچھ مجھے اُن سے پہونچا
اور جو کچھ میرے پاس نہیں آیا ہے

اور بھی ابو بصیر سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت صادقؑ سے سوال کیا اس قول خدائے
عزوجل کا وہ لوگ کہ کلام خدا سنتے ہیں
پس اُس کے خوبتر کی پیروی کرتے ہیں
آخر آیت تک آپنے فرمایا اس سے وہ لوگ
مراد ہیں جو آل محمدؐ کیلئے تسلیم کرتے ہیں وہ
ایسے ہیں جب کوئی حدیث سنتے ہیں تو

منه جاؤا به كما سمعوه انتهى

اُسمین زیادتی اور کمی نہین کرتے ہین یعنے یہ پورے ملنے والے ہین جو ہمارے قول سے تجاوز نہین کرتے ہین۔

عالم تمام علم قرآن ظاہراً وباطناً ائمہ اند

پوری علم قرآن کے از روی ظاہر و باطن کے جاننے والے ائمہ ہین

اصول کافی باب انه لم یجمع القرآن کله الا الائمة وانهم یعلمون علمه کله

۱۳۹ طبع هند

اصول کافی باب اس کا کہ نہین جمع کیا ہی پورے قرآن کو مگر ائمہ نے اور وہی اُس کے پورے جاننے والے ہین یعنے تمام علم قرآن ائمہ ہی جانتے ہین

عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده۔

جابر سے مروی ہے کہ مین نے امام محمد باقر سے سنا کہ فرماتے تھے نہین دعوی کیا کسی نے آدمیون سے اس کا کہ اُس نے تمام قرآن کو جیسا کہ نازل ہوا ہے جمع کیا ہے مگر بڑے جھوٹے نے اور نہین جمع کیا ہے اور نہین حفظ کیا ہے اسکو جس طرح سے خدا نے نازل فرمایا ہے مگر حضرت علی بن ابیطالب اور اُن کے بعد کے ائمہ نے ۱

ایضاً عن جابر عن ابی جعفر قال ما یستطیع احد ان یدعی ان عنده جمیع القرآن کله ظاهره وباطنه غیر الاوصیاء

اور بھی جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا کوئی شخص یہ قدرت نہین رکھتا ہی کہ دعوی کرے کہ تمام قرآن یعنے اُس کا ظاہر و باطن جمع کر لیا ہی بجز اوصیا کے

ایضاً عن عبد الاعلیٰ مولیٰ
آل سام قال سمعت ابا عبد
الله یقول واللہ انی لاعلم
بکتاب اللہ من اولہ الی
آخرہ کانہ فی کفی فیہ
خبر السماء وخبر الارض
وخبر ماکان وخبر ما ھو کائن
قال اللہ عزوجل فیہ تبیان کل
شیئ

ایضاً کتاب فرض العلم باب الرد
الی الکتاب والسنۃ من اصول
الکافی ص۳۴ طبع الھند۔ عن المعلی
ابن خنیس قال قال ابو عبد
اللہ ما من امر یختلف فیہ اثنان
الا ولہ اصل فی کتاب اللہ و
لکن لا تبلغہ عقول الرجال

انتہیٰ

اور بھی عبدالاعلیٰ غلام آل سام سے مروی
ہے کہ مین نے امام جعفر صادق سے فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ قسم بخدا بتحقیق و البتہ مین
کتاب خدا کا علم رکھتا ہون اُسکے شروع سے
آخر تک گویا وہ میرے ہاتھ مین ہے اُس مین
آسمان کی خبر اور زمین کی خبر اور گذشتہ و
آیندہ کی خبر ہے خدائے عزوجل نے فرمایا ہے
اُس مین بیان ہر شے کا ہے۔

اور بھی اُسی مین ہے

کتاب فرض علم باب رجوع کرنا طرف کتاب و
حدیث کے

معلی بن خنیس راوی ہین کہ فرمایا امام جعفر
صادق علیہ السلام نے کسی امر مین دو آدمی
اختلاف نہین کرتے ہین مگر یہ کہ اُس کی
اصل کتاب خدا مین ہے ولیکن لوگون کی
عقل اُس تک نہین پہونچتی ہے (یعنی ہر
چیز قرآن مین بیان ہوئی ہے مگر اُن سب
کو پوری طور سے ائمہ ہی سمجھتے ہین اسی
لئے اُن کی طرف رجوع کا اور اُن کے امر
کی تسلیم کا حکم ہوا ہے)

اتحاد مذہب حضرت پیغمبر و ائمہ

ترجمہ عقائد الاسلام ص ۲۰۵

وہمچنین شبہ نیست کہ اعتقاد ایشان درباب اصول دین و فروع دین اعتقاد پیغمبر است زیرا کہ ہیچ کس نمی تواند انکار کند کہ اعتقاد شاہ اولیا و حضرت فاطمہ زہرا اعتقاد حضرت پیغمبر نبود وہمچنین نمی تواند انکار کند کہ امام حسن و امام حسین در اعتقاد پدر و مادر خود شان نبودند و ایضاً شکی نیست کہ علی زین العابدین کہ پسر امام حسین است در اعتقاد پدر و جد خود بود و پسر او امام محمد باقر و پسر او امام جعفر صادق و پسر او امام موسیٰ کاظم و پسر او امام علی الرضا و پسر او امام محمد تقی و پسر او امام علی النقی و پسر او امام حسن عسکری و پسر او محمد مہدی در مذہب آبا و اجداد خود بودند وہمچنین شکی نیست ما را کہ گروہ

مذہب پیغمبر و ائمہ ایک ہے

ترجمہ عقائد الاسلام ص ۲۰۵

اسیطرح کوئی شبہ نہین ہے کہ اعتقاد ائمہ اصول دین اور فروع دین مین حضرت پیغمبر کا عقیدہ ہے اس لئے کہ کوئی شخص انکار نہین کرسکتا کہ اعتقاد شاہ اولیا و حضرت فاطمہ زہرا حضرت پیغمبر کا اعتقاد نہ تھا اور اسیطرح انکار نہین کرسکتے ہین کہ امام حسن اور امام حسین اپنے والدین کے اعتقاد مین نہ تھے اور بھی کوئی شک نہین ہے کہ امام زین العابدین جو فرزند امام حسین ہین اپنے باپ اور دادا کی اعتقاد مین تھے اور اُن کے بیٹے امام محمد باقر اور ان کے فرزند امام جعفر صادق اور اُن کے پسر امام موسیٰ کاظم اور اُن کے بیٹے امام علی رضا اور اُن کے فرزند امام محمد تقی اور اُن کے پسر امام علی النقی اور اُن کے ولد امام حسن عسکری اور ان کے بیٹے امام محمد مہدی اپنے آبا و اجداد کے مذہب پر تھے کہ ہم گروہ شیعہ

شیعہ اثنا عشریہ ہستیم اصول دین
و فروع دین و مذہب خود ما نزا
از ائمہ ہدیٰ و اہلبیت مصطفےٰ و
مرتضیٰ اخذ نمودہ و دانستہ ایم
پس مذہب ما مذہب اہلبیت است
و مذہب اہلبیت مذہب شاہ اولیا
و فاطمہ زہرا است و مذہب ایشان
بلاشک مذہب پیغمبرؐ است انتہیٰ

اثنا عشریہ جو ہیں اپنے اصول دین اور
فروع دین کو اور اپنے مذہب کو اہلبیت
مصطفےٰ اور مرتضیٰ سے حاصل کیا ہے اور
جانا ہے پس ہمارا مذہب اہلبیت کا مذہب
ہے اور مذہب اہلبیت حضرت شاہ اولیا
اور فاطمہ زہرا کا مذہب ہے اور ان
بزرگواروں کا مذہب بیشک حضرت پیغمبرؐ
کا مذہب ہے انتہیٰ

عدم نبوت امیر المؤمنین

حضرت امیرؑ نبی و رسول نہیں ہیں

اصول کافی

شرکت جناب امیرؑ در علم پیغمبرؐ سہ
حدیث نقل فرمودہ اول از حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام و دوم
و سوم از حضرت امام محمد باقرؑ و مطلب
ہمہ واحد است سومی این است. طبع
ہند ص ١٦١ عن محمد بن مسلم
قال سمعت اباجعفرؑ یقول نزل
جبرئیل علی محمد برمانتین
من الجنۃ فلقیہ علیؑ فقال
ما ہاتان الرمانتان اللتان فی یدک

اصول کافی

شرکت جناب امیرؑ پیغمبرؐ کے علم میں اس بارہ
میں تین حدیث نقل فرمائی ہے اول حضرت
صادقؑ سے دوم و سوم حضرت امام محمد
باقرؑ سے اور سب کا مطلب ایک ہے۔ اور
تیسری یہ ہے
محمد بن مسلم سے روایت ہے کہا میں نے
امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبرئیل
حضرت پیغمبرؐ کے پاس دو انار بہشتی لیکر
نازل ہوئے پس جناب امیرؑ آنحضرت سے
ملے اور کہا یہ کیسے دو انار آپ کی ہاتھ میں

فقال اما هذه فالنبوة
ليس لك فيها نصيب واما
هذه فالعلم فقسمه رسول
الله بنصفين فاعطاه نصفها
واخذ رسول الله نصفها
ثم قال انت شريكي فيه
وانا شريكك فيه قال فلم
يعلم والله رسول الله ص
حرفا مما علمه الله عزوجل الا
وقد علمه عليا ثم انتهى
العلم الينا ثم وضع يده على
صدره انتهى

ايضا بحار جلد نهم باب ان
فيه خصال الانبياء واشتراكه
مع نبينا في جميع الفضائل سوى
النبوة ص ۳۵۵

عن الرضا عن آبائه ع عن علی
صلوات الله عليهم قال قال
رسول الله ص يا علي ما سالت
ربي شيئا الا سالت لك مثله
غير انه قال لا نبوة بعدك

ہین فرمایا یہ تو نبوت ہے جسمین تمھارا
حصہ نہین ہے اور لیکن یہ پس علم ہے
پھر اوس کو آپ نے دو حصہ کیا آدھا حضرت
امیرؑ کو دیا اور نصف حضرت رسولؐ نے
لیا پھر فرمایا تو اس مین میرا شریک ہے
اور مین تیرا اس مین ساجھی ہون پس
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ واللہ رسول اللہؐ نے
کوئی حرف نہین جانا تعلیم خدا سے مگر یہ
کہ اُسے حضرت امیرؑ کو تعلیم فرمایا پھر وہ
علم ہماری طرف منتہی ہوا بعد حضرتؑ نے
اپنے سینۂ مبارک پر ہاتھ رکھا یعنے وہ
علم یہان جمع ہے

اور بھی بحار جلد نہم باب اس مین کہ حضرت
امیرؑ مین انبیا کی خصلتین ہین اور آپ
کی شرکت ہمارے نبیؐ کے ساتھ تمام فضائل
مین بجز نبوت کے ہے

حضرت امام رضاؑ نے اپنے آباء طاہرین سے
انھون نے جناب امیر المومنین صلوات اللہ
علیہم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا اے علیؑ مین نے کسی چیز کا اپنے خدا
سے سوال کیا ہے مگر ویسا ہی تمھارے

انت خاتم النبیین و علیؑ
خاتم الوصیین

ایضاً فیہ ص ۳

عن موسیٰؑ عن ابائہ قال قال رسول اللہؐ ان اللہ اخرجنی و رجلا معی من ظہر الی ظہر من صلب آدم حتی خرجنا من صلب ابینا و سبقتہ بفضل ھذہ علی ھذہ و ضم بین السبابۃ والوسطی وھوا لنبوۃ فقیل لہ من ھو یا رسول اللہ قال علی بن ابی طالبؑ

ایضاً عن ابن نباتہ قال قام ابن الکوا الی علیؑ و ھو علی المنبر فقال یا امیر المومنین اخبرنی عن ذی

لئے بھی سوال کیا ہے بغیر اس کے کہ خدائے تعالےٰ نے فرمایا (اے نبیؐ) تیرے بعد نبوت نہیں ہے تو سب نبیوں کا آخر ہے اور علیؑ کل وصیوں کا آخر (یعنے اوصیا بلافصل کا آخری ہے)

اور بھی اسی میں ہے

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے آباء طاہرینؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھکو اور ایک مرد کو میرے ساتھ ایک پشت سے دوسری پشت تک صلب آدم سے ظاہر کیا یہانتک کہ ہم اپنے والد کی پشت سے نکلے اور میں اس مرد پہ ساتھ اسکی فضیلت کے اس پر سابق ہوا اور کلمہ کی انگلی کو بیچ کی انگلی سے ملایا اور وہ نبوت ہے پس کہا گیا (وہ مرد) یا رسول اللہ کون ہے فرمایا علیؑ بن ابی طالب۔

اور بھی ابن نباتہ سے مروی ہے کہا ابن کوا حضرت امیرؑ کے پاس کھڑا ہوا جبکہ آپ منبر پہ تھے بولا یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے کہ ذوالقرنین نبی تھے یا ملک تھے

القرنين انبيا كان ام ملكا
واخبرني عن قرنه امن
ذهب كان ام من فضة
فقال لم يكن نبيا ولا
ملكا ولم يكن قرناه من
ذهب ولا فضة ولكنه
كان عبدا احب الله فاحبه
الله ونصح الله فنصحه الله
وانما سمي ذا القرنين لانه
دعا قومه الى الله عزوجل
فضربوه على قرنه فغاب عنهم
حينا ثم عاد اليهم فضرب على
قرنه الاخر وفيكم مثله
بيان قوله وفيكم مثله يعني
نفسه وقد اشتهر في
الحديث انه ذو قرني هذه
الامة وفيه وجوه احدها
انه عاش قرنين قرنا مع
الرسول وقرنا بعده وهذا
الخبر لا يحتمله وثانيها انه
يشبهه في كونه عبدا

اور اُن کے سینگ بتلایئے کہ سونے کے
تھے یا چاندی کے آپ نے فرمایا نہ وہ نبی
تھے اور نہ فرشتہ تھے اور نہ اُن کے سینگ
سونے کے تھے اور نہ چاندی کے تھے ولیکن
ایک بندہ تھے کہ دوست خدا تھے اور خدا
اُن کا دوست تھا اُنھون نے خدا کی
خیرخواہی کی اور خدا نے اُن کی خیرخواہی
کی اور ذوالقرنین اس واسطے نام رکھا
گیا کہ اُنھون نے اپنی قوم کو خدا کی طرف
بلایا تو لوگون نے اُن کے قرن پر مارا
پس وہ ایک زمانہ تک اُن سے غائب رہے
پس واپس آئے تو دوسرے قرن پر بھی
مارا اور تم مین مثل ذوالقرنین ہے۔
بیان آپ نے فرمایا ہے اور تم مین مثل
ذوالقرنین یعنے آپ مثل ذوالقرنین ہین
اور حدیث مین مشہور ہے کہ آپ اس امت
کے ذوالقرنین ہین اور اس کی کئی وجہین
ہین اول یہ کہ آپ دو قرن زندہ رہے
ایک قرن حضرت رسول کے ساتھ اور ایک
قرن آپ کے بعد مگر یہ حدیث اس کی
محتمل نہین ہے۔

صالحاً مؤیداً ملہماً بالہام
اللہ تعالیٰ مطاعاً للخلق باذنہ
تعالیٰ مع کونہ غیر نبی و
علیہ تدل الاخبار الکثیرۃ
التی اوردناہا فی کتاب الامامۃ
فی باب مفرد

انتہیٰ

ایضاً باب انہ کان محدثاً ۴۵۹
عن حمران قال قال لی ابو
جعفرؑ ان علیاً کان محدثاً
قلت فتقول انہ نبی قال فحرک
یدہ ہکذی ثم قال او
کصاحب سلیمان او کصاحب
موسیٰ او کذی القرنین او
ما بلغکم انہ قال و فیکم
مثلہ

بیان لعلہ حرک یدہ الی
جہۃ الفوق نفیاً لما قالہ
او یمیناً او شمالاً لابیان

دوسرے یہ کہ آپ ذوالقرنین کے مشابہ
اُن کے بندۂ صالح اور مؤید اور ملہم
بالہام خدائے تعالیٰ اور مطاع خلق باذن
خدا ہونے مین ہین باوجودیکہ آپ نبی
نہین ہین اور اس پر بہت سی حدیثین
دلالت کرتی ہین جو ہم نے علیحدہ باب
مین کتاب امامت مین لکھی ہین

اور بھی اُسی مین ہے باب اس کا کہ آپ
محدث ہین حمران نے روایت کی ہے مجھ سے
امام محمد باقرؑ نے فرمایا بتحقیق حضرت علیؑ
محدث تھے (یعنے آپ سے فرشتہ کلام
کرتا تھا) مین نے کہا تو آپ اُن کو نبی
کہتے ہین پس آپ نے اس طرح ہاتھ کو ہلایا
اور پھر فرمایا بلکہ مثل وزیر سلیمانؑ یا مثل
رفیق موسیٰؑ یا مثل ذی القرنین کے ہین
کیا تم کو نہین معلوم ہے کہ خود آنھون
نے فرمایا ہے اور تم مین اُس کا مثل ہے
(یعنے ذوالقرنین کا مثل ہے)

بیان شاید امام نے اوپر کی طرف ہاتھ
کو ہلایا واسطے انکار کے اُس سے جو اُس
نے کہا تھا یا داہنے اور بائین ہاتھ کو

انه مخیر فی القول بکل مما
یذکر بعد والمراد بصاحب
موسیٰ اما الخضر او یوشع
فیدل علی عدم کونه نبیا
انتهی

ایضاً باب انه کان شریک
النبی فی العلم دون النبوة ص ۴۲۳
درین باب حدیث گذشته رمانتین را
به پنج طریق از بصائر نقل فرموده
است

ایضاً بحار جلد هفتم باب انهم محدثون
مفهمون ص ۲۹۱
حدیث مشیت صاحب سلیمان و صاحب
موسیٰ و ذی القرنین و انکار نبوت
و رسالت حضرت امیر را به دو طریق
از بصایر روایت فرموده است و در
صفحهٔ ما قبل بعد نقل حدیثی در همین
معنی می فرماید
بیان المراد بصاحب موسیٰ اما
یوشع کما صرح به فی بعض
الاخبار او الخضر کما صرح به

حرکت دی اس لئے کہ وہ مختار ہے کہنے
میں اُن سب چیزوں کے جو بعد میں ذکر
ہونگی اور رفیق موسیٰ سے مراد یا تو خضر
ہیں یا یوشع پس آپ کے نبی نہ ہونے
پر دلیل ہے
انتہی

اور بھی باب اس کا کہ آپ شریک پیغمبر
علم میں ہیں نہ نبوت میں ص ۴۲۳
اس باب میں حدیث گذشتہ دو اناروں
کی پانچ طریق سے بصائر الدرجات نقل
فرمائی ہے

اور بھی بحار جلد ہفتم باب اس کا کہ ائمہ
محدثین اور مفہمین ہیں ص ۲۹۱
حدیث مشیت صاحب سلیمان اور رفیق
موسیٰ و ذو القرنین اور انکار نبوت و
رسالت حضرت امیر کو دو طریق سے
بصایر سے روایت فرمائی ہے اور صفحہ ماقبل
میں بعد نقل کرنے ایک حدیث کے اسی
بارہ میں فرماتے ہیں
بیان مراد رفیق موسیٰ سے یا تو یوشع ہیں
جیسا کہ بعض حدیثوں میں اسکی تصریح
ہوئی ہے یا خضر ہیں چنانچہ بعض اخبار

فی بعضها فیدل علی عدم نبوة
واحد منهما و یمکن ان یکون
المراد عدم نبوته فی تلک
الحال فلا ینافی نبوته بعد
فی الاول و قبل فی الثانی
انتهیٰ

ایضاً مراۃ العقول شرح اصول
کافی ص ۱۹۵

عبارت بالا را در شرح حدیث مثلیت
تحریر فرموده اند

ایضاً تفسیر قمی ص ۴۰۲ سورۂ کہف

حدیث انکار نبوت ذی القرنین و
مثلیت خود با او از حضرت امیر المومنین
منقول است

ایضاً غایۃ المرام باب ۲۱ ص ۱۲۶

الباب الحادی والعشرون
فی قول النبی لعلی انت منی
بمنزلة هارون من موسیٰ
الا انه لانبی بعدی من طریق

میں اُس کی تصریح ہے پس اُن میں سے
ایک کی عدم نبوت کی دلیل ہوگی اور
ممکن ہے کہ اُن کی عدم نبوت سے اُس
حالت میں مراد ہو پس خلاف نبوت بعد
نہیں ہے اول یعنے یوشع کے بارہ میں
اور مخالف نبوت قبل نہیں ہے دوسرے
کے بارہ میں انتہیٰ

اور بھی مراۃ العقول شرح اصول کافی
ص ۱۹۵

علامہ مجلسیؒ نے عبارت بالا کو بیان حدیث
مثلیت میں تحریر فرمایا ہے

اور بھی تفسیر قمی علیہ الرحمۃ سورۂ کہف میں
ہے ص ۴۰۲

حضرت امیرؑ سے حدیث انکار نبوت ذوالقرنین
اور اپنی مثلیت اُن سے منقول ہے۔

اور بھی غایۃ المرام باب ۲۱ ص ۱۲۶ میں ہے
اکیسواں باب اس قول نبیؐ میں ہے جو
حضرت علیؑ سے فرمایا ہے کہ یا علیؑ تم میرے
نزدیک مثل ہارونؑ ہو جیسے وہ موسیٰؑ
کے نزدیک تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی
نبی نہیں ہے بطریق شیعہ اور اُس میں

الخامسة وفيه سبعون حديثا
ايضاً ارشاد مفيد رح
بعد نقل حديث می فرماید
فتضمن هذا القول من
الرسول نصه عليه بالامامة
وابانته من الكافة بالخلافة
ودل به على فضل لم يشركه
فيه احد سواه واوجب له
به جميع منازل هارون
من موسى الا ما خصه
العرف من الاخوة واستثناه
هو من النبوة الا ترى
انه جعل له كافة منازل
هارون من موسى الا
المستثنى منها لفظا و
عقلا

ايضاً شرح باب حادی عشر
الثالث ورد متواترا انه ع

ستر حدیثین ہین
اور بھی ارشاد شیخ مفید علیہ الرحمہ مین ہے
بعد نقل کرنے حدیث منزلت کے فرماتے
ہین یہ قول رسول آپ کے منصوص
فرمانے پر حضرت امیر کو امامت کے لئے
اور اُن کے ظاہر کر دینے پر تمام خلق
مین سے خلافت کے ساتھ شامل ہے اور
بوجہ اسکے اُن کی ایسی فضیلت پر دلیل
ہے جس مین کوئی اُن کا شریک نہین ہے
اور پیغمبرؐ نے اس قول سے آپ کے لئے
تمام مراتب ہارون جو حضرت موسیٰ سے حاصل
تھے واجب کر دیا بجز اُس کے جو عرف نے
مخصوص کر دیا ہے یعنے اخوت و برادری
اور جو آنحضرتؐ نے استثنا فرما دیا ہے
کہ وہ نبوت ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ
آنحضرت نے آپ کے لئے تمام مدارج ہارون
کو قرار دیا جو موسیٰ سے اُن کو ملے تھے
بجز مستثنیٰ منہ لفظی و عقلی کے یعنی حقیقی
برادری اور نبوت)

اور بھی شرح باب حادی عشر مین ہے
فاضل مقداد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین سوم

قال لعلی انت منی بمنزلة
هارون من موسی الا انه
لا نبی بعدی اثبت له جمیع
مراتب هارون من موسی
واستثنی النبوة

انتهی

ایضاً حق الیقین ص ۵۲
فصل دوم در حدیث منزلت است
و آن از طریق بسیار از خاصه و عامه
متواتر است و مابه الاشتراک همه
آنست که حضرت رسولؐ در مواطن
بسیار بحضرت امیرؑ فرمود که انت
منی بمنزلة هارون من موسی
و در اکثر روایات این تتمه را دارد الا
انه لا نبی بعدی یعنے تو از من بمنزله
هارونی از موسی مگر آنکه پیغمبری نیست بعد
از من
انتهی
و در وجه دلالت میفرماید ظاهر آنکه منزلت
عموم است بحسب عرف خصوصاً هرگاه
بعضی از منازل ان استثنا کند که این

بطور تواتر وارد ہوا ہے. تحقیق آنحضرت
نے جناب امیرؑ سے فرمایا تو میرے نزدیک
بمنزلۂ ہارون ہے جیسے وہ موسیٰؑ کی نزدیک
تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے
آنحضرت نے جناب امیرؑ کیلئے تمام مراتب
ہارون جو موسیٰؑ سے ملے تھے ثابت فرمائے
اور نبوت و پیغمبری کو الگ کر دیا انتہیٰ
اور بھی حق الیقین میں ہے ص ۵۲
فصل دوم حدیث منزلت میں ہے اور
وہ بہت سے طریق سے شیعہ و سنی میں متواتر
ہے اور مشترک سب کا یہ ہے کہ حضرت رسولؐ
نے بہت جگہ پر فرمایا ہے کہ تم میرے نزدیک
بمنزلت ہارون ہو نزد موسیٰؑ اور اکثر
روایتوں میں یہ آخر بھی ہے مگر یہ کہ میرے
بعد کوئی نبی نہیں ہے دیعنے تو مجھ سے
بمنزلت ہارون ہے موسیٰ سے مگر یہ کہ
میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے)
اور اس حدیث کی وجہ دلالت میں فرماتے
ہیں ظاہر یہ ہے کہ منزلت عام ہے موافق
عرف کے خصوصاً جبکہ بعض مرتبوں کا
استثنا کر دیں تو یہ صورت باقی افراد

صورت صریح می شود در عموم بقیۂ افراد
مستثنیٰ منہ مثل آنکہ کسی گوید کہ فلان
مرد بمنزلۂ من است مگر آنکہ بخیل است
ہمہ کس چنین می فہمد کہ در غیر بخل در کمال
دیگر و صفات دیگر مثل اوست پس
این کلام دلالت کرد بر اینکہ جمیع نسبتہا
کہ میان موسیٰ و ہارون بود باید کہ
دران حضرت باشد بغیر پیغمبری و این
معلوم است کہ از جملۂ نسبتہا خلافت
برامت بود چنانکہ گفت اخلفنی فی
قومی پس چون موسیٰ غائب می شد
ہارون خلیفہ او بود پس باید کہ این
حالت نیز از برائے حضرت امیرؑ ثابت
باشد و این غیر معنیٔ پیغمبری است کہ
استثنا شدہ است

انتہیٰ

ایضاً حدیقۃ الشیعہ ص ۵
حدیث دیگر قول رسول خدا است کہ خطاب
بامیر المومنینؑ نمودہ فرمود انت
منی بمنزلۃ ہارون من

مستثنیٰ منہ کے عام ہونے مین صریح ہوجاتی
ہے مثلاً کوئی کہے کہ فلان شخص بمنزلہ
میرے ہے مگر یہ کہ بخیل ہے ہر کوئی سمجھ لیگا
کہ سوائے بخل کے اور کمال و صفات مین
اُس کا مثل ہے پس اس کلام نے دلالت
اس پر کی کہ تمام نسبتین جو درمیان
حضرت موسیٰ و ہارون تھین بغیر پیغمبری
کے چاہیے کہ حضرت امیرؑ مین ہوئین اور
یہ معلوم ہے کہ جملہ نسبتون مین سے امت
پر خلیفہ ہونا تھا چنانچہ حضرت موسیٰ نے
فرمایا تو میرا خلیفہ میری قوم بیچ امت
مین ہو پس جب حضرت موسیٰ غائب ہوتے
تھے تو حضرت ہارونؑ اُن کے خلیفہ ہوتے
تھے تو چاہیے کہ یہ حالت حضرت امیرؑ کے
لئے بھی ثابت ہوے اور یہ مطلب سنے
پیغمبری کے سوا ہے جس کا استثنا ہوا
ہے

انتہیٰ

اور حدیقۃ الشیعہ ہی مین ہے ص ۵
دوسری حدیث قول رسول خدا ہی جسے
حضرت علیؑ سے خطاب کرکے فرمایا ہے۔
انت منی بمنزلۃ ہارون من

موسی الا انه لانبی بعدی یعنے
یا علی تو از برای من چنانی که هارون
از برای موسیٰ بود بچیزی که هست این است
که بعد از من پیغمبری نخواهد بود و این
حدیث در تصانیف موافقین و مخالفین
بتکرار مذکور شده بتقریبات مختلفه
و این روایت از روایات مشهورهٔ
بین الطرفین است و بعد بیان مطالب
حدیث می فرماید

حاصل کلام آنکه حضرت رسول در این
حدیث از برای امیر المومنین اثبات
فرموده جمیع منازل و مراتب هارون را
بدلیل استثنا و این صریح است در امامت
و خلافت آنحضرت بگواهی دوست و دشمن
انتهی

پس معلوم شد که علماء اعلام شیعه حدیث
منزلت را دلیل امامت و خلافت حضرت
امیر می دانند نه برهان نبوت و رسالت
بلکه این حدیث را نافی نبوت آنحضرت
فهمیده اند پس از این حدیث استدلال
بر نبوت و رسالت آن بزرگوار نمودن

موسی الا انه لانبی بعدی یعنے
اے علی تو میرے لئے ایسا ہے جیسے حضرت
موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے مگر جو کچھ
ہے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہی
اور یہ حدیث مختلف تقریبوں سے موافق
و مخالف کی تصنیفوں مین مکرر ذکر ہوئی
ہے اور یہ شیعہ وسنی کی مشہور روایتوں
مین سے ہے اور بعد بیان مطالب حدیث
فرماتے ہین ۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت رسول نے اس
حدیث مین جناب امیر کیلئے جمیع منازل
و مراتب ہارون کو بدلیل استثنا ثابت
فرمایا ہے اور یہ حدیث آپکی امامت و
خلافت مین دوست و دشمن کی گواہی سے
صریح ہے انتہی

پس معلوم ہوا کہ علماء اعلام شیعہ حدیث
منزلت کو دلیل امامت وخلافت حضرت
امیر جانتے ہین نہ برہان نبوت ورسالت
آنجناب بلکہ اس حدیث کو آپ کی نبوت
کی نفی کرنے والی سمجھتے ہین پس اس
حدیث سے اس بزرگوار کی نبوت و رسالت

مخالفت با علماء شیعہ است

ایضاً حق الیقین ص ۵۳

وسید رضی رہ در نہج البلاغہ کہ مقبول الطرفین است روایت کردہ است از حضرت امیر المؤمنین ؑ کہ حضرت رسول باو گفت تو میشنوی آنچہ من می شنوم وتو می بینی آنچہ من می بینم مگر آنکہ تو پیغمبر نیستی بلکہ وزیر منی وامور تو بخیر راجح است انتہیٰ

واین ترجمہ عبارت خطبہ قاصعہ است کہ در مطبوعہ مصر در ص ۴۳ مسطور است

ایضاً حیات القلوب جلد دوم باب ولادت بسند معتبر

از حضرت صادق ؑ روایت کردہ است کہ فاطمہ مادر امیر المؤمنین ؑ نزد ابوطالب آمد واورا بشارت داد بولادت حضرت رسول او غرایب بسیار نقل کرد ابوطالب گفت سی سال صبر کن کہ فرزندے برای تو ہم خواہد رسید کہ مثل این فرزند باشد در جمیع کمالات بغیر از پیغمبری

پر استدلال کرنا علمائے شیعہ کی مخالفت کرنی ہے

اور بھی حق الیقین میں ہی ص ۵۳

اور سید رضی رہ نے نہج البلاغہ میں جو مقبول الطرفین ہے حضرت امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے اُن سے فرمایا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں اور تو دیکھتا ہے جو میں دیکھتا ہوں مگر یہ کہ تو پیغمبر نہیں ہے بلکہ میرا وزیر ہے اور تیرے امور راجح بخیر ہیں

اور یہ عبارت خطبہ قاصعہ کا ترجمہ ہے جو مطبوعہ مصر کے ص ۴۳ میں مسطور ہے

اور بھی حیات القلوب جلد دوم باب ولادت حضرت پیغمبر میں ہے۔

حضرت صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ فاطمہ مادر امیر المؤمنین ؑ حضرت ابوطالب کے پاس آئیں اور اُن کو ولادت حضرت رسول کی بشارت دی اور بہت سے معجزات ذکر کیے ابوطالب نے فرمایا تیس سال ٹھہرو کہ ایک فرزند تم سے ایسا پیدا ہوگا جو ہر کمال میں بغیر پیغمبری کے مثل اس

ایضاً در جلاء العیون در حالات ولادت حضرت امیرؑ ہمین را از کلینیؒ نقل نمودہ است۔

ایضاً در حالات حضرت رسولؐ فصل دوم آنحضرتؐ فرمود پیوستہ حق تعالیٰ مارا از اصلاب پاکیزہ منتقل میگردانید در رحمہای پاک و مطہر تا رسیدیم بسوی عبد المطلب پس آن نور را بدو نیم کرد و مرا در صلب عبد اللہ گذاشت و علی را در صلب ابو طالب گذاشت و بمن پیغمبری و برکت داد و بعلی فصاحت و شجاعت داد پس مرا برائے رسالت و پیغمبری ستود و علی را برای وصایت و امامت و حکم حق در میان مردم

انتہیٰ

ایضاً بروایت حضرت صادقؑ منقول است کہ حق تعالیٰ وحی نمود بملائکہ این نوری است از نورہای من کہ اصلش پیغمبری است و فرعش امامت است اما پیغمبری از محمدؐ است بندہ و رسول من و امامت از علی است حجت

فرزند کا ہوگا

اور بھی جلاء العیون حالات ولادت حضرت امیرؑ میں اسی کو کلینیؒ سے نقل فرمایا ہے

اور بھی حالات حضرت رسولؐ فصل دوم آنحضرتؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ ہمکو ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک شکموں کی طرف نقل فرماتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب تک پہونچے پس خدا نے اُس نور کو دو حصہ فرمایا اور مجھے پشت عبد اللہ میں رکھا اور حضرت علیؑ کو صلب ابو طالب میں قرار دیا اور مجھے پیغمبری اور برکت دی اور علیؑ کو فصاحت و شجاعت دی پھر مجھکو رسالت اور پیغمبری کیلئے پسند کیا اور علیؑ کو وصایت اور امامت اور لوگوں میں حکم حق کرنے کے واسطے

اور بھی بروایت حضرت صادقؑ منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو وحی فرمائی کہ یہ میرے نوروں میں ایک نور ہے جس کی جڑ پیغمبری ہے اور شاخ امامت ہے لیکن پیغمبری میرے بندہ اور رسول محمدؐ کی ہے اور امامت میرے حجت اور خلیفہ علیؑ کی

وتطبیقه من انتہی الملخصه

ایضاً بحار جلد ہفتم ص ۲۶۶

عن البصائر والکافی قال امیر المؤمنین
انا الامام لمن بعدی والمؤدی
عمن کان قبلی ولا یتقدمنی احد
الا احمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وانی وایاہ لعلی سبیل واحد
الا انہ ہو المدعو باسمہ

علامہ مجلسیؒ در شرح این می فرماید
قولہ لعلی سبیل واحد ای
انا شریکہ فی جمیع الکمالات
ولا فرق بینی وبینہ الا
انہ مسمی باسم غیر اسمی
ویحتمل ان یکون المراد بالاسم
وصف النبوۃ والمعنی انہ
دعاہ اللہ فی القرآن باسمہ
ولم یدعنی والاول اظہر
و در مرآۃ العقول در شرح ہمین فقرہ می
فرماید ص ۱۵۲

وانی وایاہ لعلی سبیل واحد

سے انتہی ملخصہ

اور بھی بحار جلد ہفتم مین ہے ص ۲۶۶

بصائر اور کافی سے منقول ہے امیر المومنین
نے فرمایا مین اپنے بعد والون کا امام ہون اور
اپنے پہلے والون کی طرف سے ادا کرنے والا ہون
اور بجز حضرت احمد صلے اللہ علیہ وآلہ کے کوئی
مجھ پر مقدم نہین ہے اور مین اور وہ البتہ
ایک ہی راہ پر ہین مگر یہ کہ وہ اپنے نام سے بلائے
گئے ہین

علامہ مجلسیؒ اس عبارت کی شرح مین فرماتے ہین
اس قول سے کہ مین اور وہ ایک راہ پر ہین مراد
حضرت امیرؑ یہ ہے کہ مین اور حضرت پیغمبر تمام
کمالات مین شریک ہین اور مجھ مین اور ان
مین کوئی فرق نہین ہے بجز اسکے کہ انکا نام میرے
نام کے سوا ہے اور احتمال ہے کہ نام سے مراد
وصف نبوت ہوئے یا یہ معنی ہو کہ قرآن مین خدا نے
ان کے نام سے بلایا ہے اور مجھکو قرآن مین نام
سے یاد نہین فرمایا ہے اور احتمال اول اظہر ہے
اور مرآۃ العقول مین اسی فقرہ کی شرح مین
فرماتے ہین ص ۱۵۲

(یعنے مین اور وہ ایک ہی راہ پر ہین)

ای متساویان فی جمیع وجوه
الفضل الا انه هوالمدعو باسمه
ای النبی والرسول فانی لست
بنبی ولا رسول وانما فضله
علی ذالك او انه تعالی سماه
فی القرآن وناداه باسمه و
لم یسمنی او المقصود بیان غایة
الاتحاد بینهما علی سیاق
قوله تعالی وانفسنا وانفسکم
ای لیس بینی وبینه فرق
الا انه مدعو باسمه وانا
مدعو باسمی فلا فرق فی
المسمی بل فی الاسم وهذا
وجه حسن

انتہی

یعنے ہم دونوں تمام وجوہ فضیلت میں مساوی
و برابر ہیں مگر یہ کہ وہ اپنے نام سے پکارے گئے
ہیں یعنے نبی اور رسول کہے گئے ہیں اور بتحقیق
کہ میں نبی اور رسول نہیں ہوں اور جز این نیست
کہ انکی فضیلت مجھپر بوجہ اسی کے ہے یا یہ کہ حق
تعالی نے انکا نام قرآن میں لیا ہے اور اُنکو
اُنکے نام سے پکارا ہے اور میرا نام نہیں لیا ہے یا
مقصود دونوں کے نہایت اتحاد کا بیان کرنا
بروش قول خدا تعالی وانفسنا وانفسکم
ہے یعنی مجھ میں اور اُن میں کوئی فرق نہیں ہے
بجز اسکے کہ وہ بنام خود یعنے پیغمبر مدعو ہوئے ہیں
اور میں بنام خود یعنے امام مدعو ہوں پس کوئی
فرق مسمی میں نہیں ہے بلکہ نام میں فرق ہو اور
یہ اچھی وجہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت امیرؑ کو
نبی اور رسول نہیں کہہ سکتے ہیں آپ خود اس سے
منکر ہیں اور اس نام سے اپنے لئے برات و انکار کا
اظہار فرما رہے ہیں

عدم نبوت ائمہ علیہم السلام

ائمہ علیہم السلام نبی اور رسول نہیں ہیں

مراۃ العقول شرح اصول کافی ص ۱۹۴
باب فی ان الائمۃ بمن یشبہون

مراۃ العقول شرح اصول کافی ص ۱۹۴
باب یہ ہے کہ ائمہ گذشتہ لوگوں میں کس سے

ممن مضى وكراهية القول فيهم
بالنبوة آقول المراد بالكراهية
هنا الحرمة بل هو موجب الكفر
قطعاً

حديث اول عن حمران بن اعين قال
قلت لابی جعفرؑ ما موضع العلماء
قال مثل ذی القرنين وصاحب
سليمان وصاحب موسی (حسن
موضع العلماء) ای علماء اهل
البيتؑ والتشبيه فی عدم
كونهم انبياء مع وفور علمهم
ووجوب طاعتهم وان كان فی المشبه اقوی

حديث ثانی عن الحسين بن ابی العلا
قال قال ابو عبد اللهؑ انما الوقوف
علينا فی الحلال والحرام فاما
النبوة فلا (حسن انما الوقوف
علينا) ای انما يجب عليكم ان
تقوموا عندنا وتعكفوا علی ابوابنا
والكون معنا لاستعلام الحلال
والحرام لا ان تقولوا بنبوتنا
اوانما لكم ان تقفوا الناوتقصدوا

مشابہ ہین اور انکو نبی کہنا مکروہ ہی علامہ مجلسیؒ
فرماتے ہین کراہت سے مراد اس جگہ حرام ہونا
ہے بلکہ وہ یعنے قول بنبوت ائمہ یقیناً باعث
کفر ہے

پہلی حدیث حمران بن اعین سے کہا ہین نے امام
محمد باقرؑ سے عرض کی مرتبہ علما کیا ہے فرمایا مثل
ذوالقرنین اور وزیر سلیمان اور رفیق موسیٰ
(یہ حدیث حسن ہے۔ مرتبہ علماء) یعنے علماء اہلبیت
اور تشبیہ ان بزرگوارون کے انبیا نہ
ہونے مین ہی باوجودیکہ انکا علم زیادہ اور ان
کی طاعت واجب ہے اگرچہ وجہ تشبیہ مشبہ مین
قوی تر ہے

دوسری حدیث حسین بن ابی العلا سے مروی ہے
کہا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جز این نیست کہ
ہمارے پاس حلال وحرام مین ٹھہرنا ہے ولیکن
نبوت پس نہین ہی (فرماتے ہین یہ حدیث حسن
ہے اور ہمارے پاس ٹھہرنیکے یہ معنے ہین کہ تم پر
واجب ہے کہ ہمارے پاس قیام کرو اور ہمارے دروازہ
پر ٹھہرے رہو اور ہمارے ساتھ حلال وحرام
پر مطلع اور آگاہ ہونیکے واسطے رہو نہ یہ کہ
ہماری نبوت کے قایل ہوجاؤ یا یہ مطلب ہے کہ

على الحكم باثبات علم الحلال والحرام لنا وانا نواب الرسول فی بيان ذالك لكم ولا تجاوزوا بنا الى اثبات النبوة

حديث سوم عن ايوب بن الحر قال سمعت اباعبد الله ع يقول ان الله عز ذكره ختم بنبيكم النبيين فلا نبی بعده ابدا و ختم بكتابكم الكتب فلا كتاب بعده ابدا ا انتهی بقدر الحاجة

(صحيح)

حديث چهارم عن الحرث بن المغيره قال قال ابو جعفر ع ان عليا ع كان محدثا قلت فتقول نبی قال فحرك بيده هكذا ثم قال او كصاحب سليمان او كصاحب موسى او كذی القرنين اوما بلغكم انه قال وفيكم مثله

جز این نیست کہ تمہارے لیئے ہے ہمارے پاس توقف کرنا اور ہمارے واسطے علم حلال وحرام کے اثبات پر بس کرنا اور بتحقیق ہم اُس کے بیان کرنے مین نائبان رسول ہین اور ہمارے لیئے نبوت ثابت کرنے تک تجاوز نہ کرو (یعنے اثبات نبوت ائمہ حد سے تجاوز کر جانا ہے اور وہ غلو ہے)

تیسری حدیث ایوب بن حر نے کہا مین نے امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا بہ تحقیق اللہ تعالی نے تمہارے نبی پر نبیون کو تمام کیا ہے پس اُن کے بعد کوئی نبی ہرگز نہین ہے اور تمہاری کتاب پر کتابون کو پوری کر دیا پس کوئی کتاب بعد قرآن ہرگز نہین ہے (انتہی بقدر الحاجۃ)

مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین یہ حدیث صحیح ہے

چوتھی حدیث حرث بن مغیرہ راوی ہے امام محمد باقر سے فرمایا بتحقیق حضرت علی محدث تھے مین نے عرض کی تو آپ اُن کو نبی کہتے ہین پس آپ نے اسطرح ہاتھ کو ہلایا پھر فرمایا بلکہ مثل وزیر سلیمان یا مانند رفیق موسی یا ذی القرنین ایسے ہین کیا یہ تم کو نہین پہونچا ہے کہ انھون نے فرمایا ہے اور تم مین مثل ذی القرنین ہے۔

(موثق فحرك بيده هكذا) الباء لتقوية التعدية والراوى حرك يده الى فوق حكاية لقوله ع فقال هكذا اى اشار عليه السلام بيده هكذا مبالغة لنفى النبوة ثم قال او كصاحب سليمان وكلمة او بمعنى بل كما قيل فى قوله تعالى مأة الف او يزيدون او المعنى لا تقل انه نبى بل قل محدث انتهى بقدر الحاجة)

حديث پنجم عن بريد بن معاويه عن ابى جعفرؑ او ابى عبد اللهؑ قال قلت له ما منزلتكم ومن يشبهون ممن مضى قال صاحب موسى وذو القرنين كانا عالمين ولم يكونا نبيين

(حسن صاحب موسى) اى نشبه صاحب موسى كانا عالمين استيناف لبيان وجه الشبه اى التشبيه فى انهما كانا عالمين

مجلسیؒ فرماتے ہین یہ حدیث موثق ہے اور اس طرح ہاتھ ہلایا کہکر بیان مین فرماتے ہین بیدہ کا باء واسطے تقویت متعدی کے ہے اور راوی نے اپنا ہاتھ نقل امام بیان کرنے کے واسطے اوپر کو ہلایا اور کہا اس طرح یعنے امامؑ نے اسطرح اشارہ کیا انکار نبوت کے مبالغہ اور تاکید کیلیئے پھر فرمایا مثل وزیر سلیمانؑ اور لفظ او معنے مین بل کے ہے جیسا کہ قول خدا تعالیٰ مائۃ الف او یزیدون مین کہا گیا ہے یا یہ مطلب ہے کہ حضرت امیرؑ کو نبی نہ کہو بلکہ محدث کہو انتہی بقدر الحاجہ

پانچوین حدیث برید بن معاویہ نے حضرت امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ مین نے کہا آپ لوگون کا کیا مرتبہ ہے اور گذشتہ لوگون مین کس سے مشابہ ہو فرمایا رفیق موسیٰ اور ذی القرنین سے کہ وہ دونون عالم تھے اور نبی نہ تھے

مجلسیؒ فرماتے ہین یہ حدیث حسن ہے اور رفیق موسیٰ کی بابت فرماتے ہین یعنے ہم ائمہؑ مشابہ رفیق موسیٰؑ ہین اور مشابہ ذی القرنین ہین وہ دونون عالم تھے پھر سے وجہ تشبیہ کا بیان

بالعلوم الدينية وكاملين فى
صنوف العلوم ولم يكونا نبيين
فلا يناف كونهم افضل منهما
ومن سائر الانبياء ولا
يلزم فى كل تشبيه كون
المشبه به افضل من المشبه
بل يكفى كونه اشهر واعرف عند
المخاطب انتهى

حديث ششم عن سدير قال قلت
لابى عبد الله ع وعندنا قوم
يزعمون انكم رسل يقرؤن
علينا بذالك قرانا يا ايها
الرسل كلوا من الطيبات
واعملوا صالحا انى بما تعملون
عليم فقال يا سدير سمعى
وبصرى وشعرى وبشرى
ولحمى ودمى من هؤلاء
برئ وبرئ الله منهم و
رسوله ما هؤلاء على
دينى ولا على دين آبائى والله
لا يجمعنى الله واياهم يوم

ہے یعنے یہ مشابہت ہے کہ وہ دونوں علوم
دین کے عالم تھے اور علوم کی قسموں مین کامل
تھے اور دونوں نبی نہ تھے پس ان حضرات
کا ان دونوں اور کل انبیا سے افضل ہونا
مخالف مشابہت نہین ہے اور ہر تشبیہ مین
مشبہ بہ کا مشبہ سے افضل ہونا لازم نہین ہے
بلکہ مخاطب کے نزدیک اسکا مشہورتر و معروف
تر ہونا کافی ہے

چھٹی حدیث سدیر سے روایت ہے کہ مین نے
امام جعفر صادق سے عرض کی ہمارے پاس
ایک قوم یعنے گروہ ہین جو گمان کرتے ہین
کہ تم لوگ رسول ہو اور اس پر ہمارے لئے
وہ قران کی ایت پڑھتے ہین اے رسولو تم
پاکیزہ چیزین کھاؤ اور عمل صالح بجا لاؤ تم جو
کچھ کرتے ہو مین اسے جانتا ہون آپنے فرمایا
اے سدیر میرا کان میری آنکھ اور میرے بال
اور میرا چمڑا اور میرا گوشت اور میرا خون ان
لوگون سے بیزار ہے اور خدا اور رسول ان سے
بیزار ہین اور نہ میرے باپ دادا کے دین پر
ہین قسم بخدا مجھکو اور انکو بروز قیامت
خدا جمع نکریگا مگر کہ ان پر غضبناک ہوگا

... لوگ ... [illegible]

القيامة الا وهو ساخط عليهم
قال قلت فما انتم قال نحن
خزان علم الله ونحن تراجمة
امر الله نحن قوم معصومون
امر الله تبارك وتعالى بطاعتنا
ونهى عن معصيتنا ونحن الحجة
البالغة على من دون السماء
وفوق الارض (حسن)
حدیث ہفتم عن محمد بن مسلم
قال سمعت ابا عبد الله يقول
الائمة بمنزلة رسول الله
الا انهم ليسوا بانبياء و
لا يحل لهم من النساء ما
يحل للنبي ما خلا ذالك فهم
بمنزلة رسول الله
(ضعيف)
يدل على انه لا يحل للائمة ما
يختص حلها بالرسول من
الزايد على الاربع والموهوبة
واشبههما واشتراك سائر
الخصائص بينه وبينهم صلوات

میں نے کہا پس آپ لوگ کیا ہیں فرمایا ہم
علم خدا کے خزانہ دار ہیں ہم حکم خدا کے بیان
کرنے والے ہیں ہم گروہ معصوم ہیں خدائے
تبارک وتعالیٰ نے ہماری پیروی کا حکم دیا
ہے اور ہماری نافرمانی سے منع کیا ہے ہم خدا
کی حجت بالغہ ہیں اُن سب پر جو زیر آسمان
اور بالائے زمین ہیں۔
مجلسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے
ساتویں حدیث محمد بن مسلم سے مروی ہے
کہا میں نے سنا امام جعفر صادقؑ سے کہ ائمہ
بمنزلہ رسول اللہ ہیں مگر یہ کہ انبیا نہیں ہیں
اور اُن کے واسطے اُتنی عورتیں حلال نہیں ہیں
جتنی نبیؐ کیلئے حلال ہیں (یعنے ایک وقت
میں نو بی بیوں کا ہونا) ہو لیکن اس کے سوا
پس وہ مثل پیغمبر ہیں
مجلسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے
اس پر دلالت کرتی ہے کہ ائمہ کیلئے حلال
نہیں ہے جو خاص طور پر آنحضرتؐ کیواسطے
حلال ہے یعنے چار عورتوں سے زیادہ اور وہ
عورت جو اپنے تئیں حضرت کو بخش دے اور
ان دونوں کے مثل جو کچھ اور ہو اور باقی

الله علیهم لا ان یحمل ذکر
النساء علی المثال

انتهی ملخصاً

خصائص ائمہ اور نبی مین مشترک ہین صلوات
اللہ علیہم مگر یہ کہ ذکر النساء مثال پر محمول ہو
دیجئے یہ بطور مثال ہے اور ایسا ہی کل خصائص
کا حال ہے کہ مخصوص آنحضرت ہین)

انتہیٰ ملخصاً

قائل الوہیت و نبوت ائمہ غالی و کافر و ملعون است

قائل خدائی و نبوت و رسالت ائمہ غالی اور کافر اور ملعون ہے

بحار جلد ہفتم باب نفی الغلو فی
النبی والائمۃ ؑ ص ۲۱۶

عن الرضا ؑ قال علی ؑ یهلک
فی اثنان ولا ذنب لی محب مفرط
ومبغض مفرط انا لنبرأ
الی الله عز وجل ممن یغلو فینا
فیرفعنا فوق حدنا کبرأة
عیسی بن مریم من النصاری
ص ۲۱۴

ودر آخر حدیث می فرماید فمن ادعی
للانبیاء ربوبیۃ او ادعی
للائمۃ ؑ ربوبیۃ او نبوۃ

بحار جلد ہفتم باب منع غلو نبی اور ائمہ ؑ کے بارہ
مین ص ۲۱۶

امام رضا ؑ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؑ نے
فرمایا میرے بارہ مین دو قسم کے آدمی ہلاک ہونگے
اور میرا کوئی گناہ نہین ہے (۱) حد سے بڑھانے
والا دوست (۲) حد سے گھٹانے والا دشمن
اور ہم خود خدا کیلئے اُس سے بیزار ہین جو ہمارے
بارہ مین غلو کرے اور ہمکو ہماری حد سے بڑھاوے
جیسے حضرت عیسیٰ نصاریٰ سے بیزار ہین
اور آخر حدیث مین فرماتے ہین پس جو کوئی
انبیاء کیلئے خدائی کا دعویٰ کرے یا ائمہ ؑ کیلئے
خدائی یا پیغمبری کا مدعی ہو یا بغیر ائمہ ؑ کیلئے

او لغیر الائمة امامة فنحن براء
منه فی الدنیا والآخرة انتهی

ایضاً ح ۲۵۱

عن ابی العباس البقباق قال
تذاکر بن ابی یعفور و معلی
بن خنیس فقال ابن ابی یعفور
الاوصیاء علماء ابرار اتقیاء
وقال ابن خنیس الاوصیاء
انبیاء قال فدخلا علی ابی
عبداللہ ع قال فلما استقرا
مجلسهما قال فبدأهما ابو عبد
اللہ فقال یا عبداللہ ابرء ممن
قال انا الانبیاء

ایضاً ح ۲۵۲

عن ابی عبداللہ ع قال من
قال بانا انبیاء فعلیہ لعنة
اللہ ومن شك فی ذالك
فعلیه لعنة اللہ

ایضاً عن ابی بصیر قال قال
ابو عبداللہ ع یا محمد ابرء ممن
یزعم انا ارباب قلت بریٔ

امامت کا قایل ہو تو ہم اس سے بیزار ہین
دنیا اور آخرت مین۔

اور بھی ہے ح ۲۵۱

ابو العباس بقباق سے روایت ہے کہا ابن
ابی یعفور اور معلے بن خنیس نے بات کی تو
ابن ابی یعفور نے کہا کہ اوصیاء پیغمبر علماء
ابرار اور اتقیا ہین اور ابن خنیس نے کہا
اوصیا انبیا ہین پھر دونون حضرت امام
جعفر صادق ع کے پاس آئے اور جب دونون
اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضرت نے ان
دونون سے فرمانا شروع کیا اے عبداللہ مین
اُس سے بیزار ہون جو ہم کو انبیا کہے اور رسول
مانے

اور بھی ہے ح ۲۵۲

حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے جو
شخص یہ کہے کہ ہم انبیا ہین اُس پر خدا کی
لعنت ہے اور جو اسمین شک کرے اُس پر
بھی خدا کی لعنت ہے۔

اور بھی ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر
صادق ع نے فرمایا اے محمد مین بیزار ہون
اُس شخص سے جو یہ گمان کرے کہ ہم خدا ہین۔

الله منه فقال ابرئ ممن
يزعم انا انبياء قلت برئ
الله منه

ايضاً ص ۲۴۶

عن الحسين بن خالد الصير
فی قال قال ابو الحسنؑ من
قال بالتناسخ فهو كافر ثم قال
لعن الله الغلاة الا كانوا مجوسا
الا كانو نصارى الا كانوا
قدرية الا كانوا مرجئة الا
كانوا حرورية ثم قالؑ لا تقا
عدوهم ولا تصادقوهم وابرأوا
منهم برئ الله منهم

بیان قوله الا كانوا مجوسا ای
هم شر من هؤلاء

ايضاً عن ابی الهاشم الجعفری
قال سالت ابا الحسن الرضاؑ
عن الغلاة والمفوضة فقال
الغلاة كفار والمفوضة
مشركون من جالسهم او

مین نے کہا خدا اُس سے بیزار ہے پھر فرمایا
مین بیزار ہون اُس سے جو گمان کرے کہ ہم
انبیا ہین مین نے کہا خدا اُس سے بیزار ہوے

اور بھی ہے ص ۲۴۶

حسین بن خالد صیرفی سے روایت ہے کہ امام
رضاؑ نے فرمایا جو کوئی تناسخ یعنے اوتار اور
آواگون کا قایل ہوے وہ کافر ہے پھر فرمایا
خدا غالیون پر لعنت کرے وہ مجوسی سے بدتر
ہین وہ نصاریٰ سے بدتر ہین وہ قدریہ سے
بدتر ہین وہ مرجیہ سے بدتر ہین وہ خارجیون
سے بدتر ہین پھر فرمایا اُن کے ساتھ نہ بیٹھو
اُن سے دوستی نہ کرو اور اُن سے بیزار رہو
خدا اُن سے بیزار ہوے

بیان حضرت کے قول الا کانوا مجوسا کا
مطلب یہ ہے کہ یہ غالی اور اوتاری مجوسی وغیرہ
سے بدتر ہین

اور بھی ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ
مین نے امام رضاؑ سے غالیون اور مفوضہ کے
بارہ مین سوال کیا تو فرمایا کہ غالی کافر ہین
اور مفوضہ مشرک ہین جو کوئی اُن کے ساتھ
بیٹھے یا اُن سے ملاپ رکھے یا اُنکے ساتھ کھائے

خاتم

خالطهم او واکلهم او شاربهم
او واصلهم او زوجهم او
تزوج الیهم او امنهم او
ائتمنهم علی امانة او صدق
حدیثهم او اعانهم بشطر کلمة خرج من
ولایة اللّٰه عز وجل و ولایتنا اهل البیتؑ

ایضاً ف ۲۴۵

عن ابن نباتة قال قال امیر
المؤمنینؑ اللهم انی بری من
الغلاة کبراءة عیسی بن مریم
من النصاری اللهم اخذلهم ابدا
ولا تنصر منهم احدا

مخفی نماند کہ در تمام باب از ف ۲۴۴ تا ف ۲۶۵
احادیث ہمین معنی را دارد ومن شاء
الاطلاع فلیرجع الی البحار ف ۲۶۶

ایضاً از اعتقادات صدوقؒ نقل میفرمایند
اعتقادنا فی الغلاة والمفوضة
انهم کفار باللّٰه جل جلاله و
انهم شر من الیهود والنصاری
والمجوس والقدریة والحروریة
ومن جمیع اهل البدع والاهواء

یا پیے یا میل جول رکھے یا اُن کو عورت دے
یا اُن سے عورت لے یا اُن کا امین بنے یا
اُن کو امانتدار قرار دے یا اُن کی حدیث کی
تصدیق کرے یا اُنکی مدد آدھے لفظ یا اُس سے
کم سے کرے تو خدا کی ولایت اور ہم اہلبیتؑ
کی ولایت سے نکل گیا۔

اور بھی ہے ف ۲۴۵

ابن نباتہ سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المؤمنینؑ
نے خدایا مین بیزار ہون غالیون سے جیسے حضرت
عیسیٰ ابن مریم نصاریٰ سے بیزار ہین۔ خدایا
تو غالیون کو ہمیشہ ذلیل و خوار کر اور اُن مین
سے کسی کی مدد نہ فرما۔

مخفی نہ رہے کہ تمام باب مین ف ۲۴۴ سے تا ف ۲۶۵
اسی مطلب و مضمون کی حدیثین ہین جب اطلاع
منظور ہو بجانب بحار رجوع کرے

اور بھی اعتقادات صدوقؒ سے نقل فرماتے
ہین۔ ف ۲۶۶ ہمارا اعتقاد غالیون اور مفوضہ کے
بارہ مین یہ ہے کہ خدائے جل جلالہ کے ساتھ
بڑے کفر کرنے والے ہین اور وہ یہودی اور
نصاریٰ اور مجوسی اور قدری اور خارجی
اور کل اہل بدعت اور گمراہ کرنیوالی خواہش

المضلة وانه ما صغر الله جل
جلاله تصغيرهم شيئ

وبعد نقل تمام عبارت صدوق
می فرماید
قال الشيخ المفيد قدس الله
روحه فی شرح هذا الكلام الغلو
فی اللغة هو تجاوز الحد والخروج
عن القصد قال الله تعالى قل
يا اهل الكتاب لا تغلوا فی دينكم
ولا تقولوا على الله الا الحق
الآية فنهى عن تجاوز الحد فی الغلوة
للمسيح وحذر من الخروج عن
القصد فی القول وجعل ما ادعته
النصارى غلوا لتعدية الحد على
ما بيناه والغلاة من المتظاهرين
بالاسلام هم الذين نسبوا امير
المؤمنين والائمة من ذريته
عليهم السلام الى الالهية و
النبوة ووصفوهم من الفضل
فی الدين والدنيا الى ما تجاوز

والون سے بہتر ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ان کے ایسا خدائے جل جلالہ نے کسی شے کو ذلیل
وحقیر نہیں کیا ہے۔
اور تمام عبارت شیخ صدوق رہ کی نقل کے بعد
فرماتے ہیں
شیخ مفید قدس اللہ روحہ اس کلام کی شرح
میں فرماتے ہیں کہ غلو کے معنے لغت میں حد سے
تجاوز کرنے اور اعتدال سے نکل جانے کے ہیں
خدا تعالی فرماتا ہے اے اہل کتاب تم اپنے دین
میں غلو نہ کرو اور خدا پہ بجز حق کے نہ کہو تا آخر
آیت پس خدا نے حد سے تجاوز کرنے کو مسیح کے
غالیون میں نہی کی اور حد اعتدال سے نکل جانے
سے قول میں ڈرایا اور نصاریٰ کے قول کو غلو
تعدیہ قرار دیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے
اور دعوائی اسلام کرنیوالے غالی وہ لوگ
ہیں جنہوں نے حضرت امیر المؤمنین اور اُن
کی ذریت کے ائمہ کو خدا اور نبی کہا ہے اور
اُن حضرات کیلئے دین و دنیا میں ایسی فضیلت
بیان کیا ہے جس میں حد سے تجاوز کر گئے۔
اور اعتدال سے نکل گئے ہیں اور یہ لوگ بڑے
گمراہ اور بڑے کافر ہیں کہ امیر المؤمنین نے

فيه الحد وخرجوا عن القصد و
هم ضلال كفار حكم فيهم امير المؤمنين
بالقتل والتحريق بالنار وقضت
الائمة بالاكفار والخروج عن
الاسلام والمفوضة صنف من
الغلاة انتهى

علامہ مجلسیؒ بعد نقل تمام عبارت شیخ مفیدؒ میفرماتے
فذلكة اعلم ان الغلو في النبي و
الائمة عليهم الصلوات والسلام
انما يكون بالقول بالوهيتهم او
بكونهم شركاء لله تعالى في
العبودية والخلق والرزق او
ان الله تعالى حل فيهم او اتحد
بهم او انهم يعلمون الغيب بغير
وحي او الهام من الله تعالى او بالقول
في الائمة عليهم السلام انهم كانوا انبياء
او القول بتناسخ ارواح بعضهم الى
بعض او القول بان معرفتهم تغني عن جميع
الطاعات ولا تكليف معها بترك المعاصي
والقول بكل منها الحاد وكفر وخروج عن
الدين كما دلت عليه الادلة العقلية و

ان کے قتل کرنے اور آگ مین جلا دینے کا حکم
دیا ہے اور ائمہ نے ان کے کفر اور اسلام سے
نکل جانے کا فتویٰ دیا ہے اور مفوضہ بھی
غالیون کا ایک گروہ ہے۔ انتہی۔
اور علامہ مجلسیؒ جناب شیخؒ کی تمام عبارت نقل
کرکے فرماتے ہین۔
فذلکہ جان تو کہ غلو نبی اور ائمہ علیہم الصلوات
والسلام کے بارہ مین یہ ہے کہ انکی خدائی کا
قائل ہو یا یہ کہے کہ وہ حضرات عبادت اور پیدا
کرنے اور روزی دینے مین خدا کے شریک
ہین یا یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ نے انمین حلول
کیا ہے یا انکے ساتھ متحد ہو گیا ہے یا یہ کہے کہ بغیر وحی و
الہام خدا کے علم غیب جانتے ہین یا اسکا قائل ہو کہ ائمہ
انبیا رہین یا یہ کہے کہ ایک امام کی روح دوسرے
مین آئی یعنے اوتار لیا ہے یا یہ کہے کہ اُن کی
معرفت عبادت خدا سے مستغنی کر دیتی ہے۔
اور کوئی ضرورت اُن کی معرفت کیساتھ ترک
گناہ کی نہین ہے اور ان مین سے ہر ایک کا
قائل ہونا الحاد اور کفر اور دین سے نکل جانا
ہے جیسا کہ اس پر عقلی دلیلون اور آیتون
اور گذشتہ حدیثون وغیرہ نے دلالت کی ہے

الایات والاخبار السالفة وغیرها
وقد عرفت ان الائمة علیهم السلام
تبرؤا منهم وحکموا بکفرهم وامروا
بقتلهم وان قرع سمعك شیئ من
الاخبار الموهمة لشیئ من ذالك فهی
اما مأولة او هی من مفتریات الغلاة

انتهی

ایضا حدیقهٔ سلطانیه جلد امامت ص ۱۹۶

علامه سید العلماء مولانا سید حسین اعلی الله
مقامه بعد ترجمهٔ عبارت مذکوره میفرماید
اقول تفصیل این مرام بل تحقیق این مقام
آنست که غلو منهی عنه منحصر نیست درانچه
ذکر فرموده است بلکه اثبات سایر صفات
مختصه حضرت باری جلت عظمته از قدم و
ازلیت و تجرد و نفی مکانیت و زمانیت
واثبات نبوت و رسالت و هرچه مخالف
ضرورت دین و قواطع براهین است برای
حضرات معصومین غلو و کفر است واثبات
مدارج رفیعه و مراتب منیعه که باین حدود نرسد
و بادله قطعیه واحادیث متواتره برای حضرات

اور تو نے جان لیا ہے کہ بہ تحقیق ائمہ علیہم السلام
نے اُن پر تبرا کیا ہے اور اُن کے کفر پر حکم
فرمایا ہے اور اُن کے قتل کا امر کیا ہے اگر کوئی
شے حدیثوں مین سے تیرے کان پڑے جو ان
مین سے کسی چیز کی وہم مین ڈالنے والی ہوے
تو وہ یا ماول ہے یعنے اُس کی تاویل کر کے صحیح
معنے پر لائی جائیگی یا وہ غالیوں کی افترا کی
ہوئی ہے انتہی

اور بھی حدیقہ سلطانیہ جلد امامت ص ۱۹۶

علامہ سید العلماء مولانا سید حسین اعلی اللہ مقامہ
عبارت مذکورہ کے ترجمہ کے بعد فرماتے ہین
مین کہتا ہون اس مطلب کی تفصیل بلکہ اس
مقام کی تحقیق یہ ہے کہ غلو ممنوع اسی مین منحصر
نہین ہے جس کا ذکر فرمایا ہے بلکہ کل خاص
صفتون کا خداے تعالی کی جیسے قدیم ہونا
ازلی ہونا مجرد ہونا اور مکانی و زمانی کا نہ ہونا
اور نبوت و رسالت اور کل ضروریات دین
اور یقینی دلیلون کی مخالف چیزونکا حضرات
معصومین کیلئے ثابت کرنا غلو اور کفر ہے اور
بلند درجون اور بڑے مرتبون کا اثبات جو
اس حد تجاوز پر نہ پہونچے اور قطعی دلیلون اور

از قبیل معجزات و خوارق عادات ثابت
باشد عین ایمان و واجب الاذعان است
وانچه از احادیث فضایل موضوع و مخالف
اصول قطعیه منقول و مشروع باشد
انکار آن واجب و لازم است

انتهی بقدر الحاجة

ایضاً ص ۲۵۶

بعد نقل از رسالهٔ اعتقادات صدوق رح
و ترجمهٔ عبارت شرح آن از شیخ مفید که
مذکور شد می فرماید
گویا تشدد شیخ صدوق علیه الرحمه در تکفیر
اینها و بدتر شمردن شان زیاده تر از یهود و
نصاری بسبب آنست که از دشمن خانگی
فرید حذر لازم است لان شرهم اشد
مثل شر منافقان که از شر کافران ظاهر الکفر
سخت تر است انتهی

ایضاً ص ۲۶۶

در رد سید کاظم رشتی شیخی می فرماید
فاضل رشتی و اتباعش معنی حدیث نزلونا
عن الربوبية و قولوا فينا ما

متواتر حدیثوں سے ان حضرات کیلئے ثابت
ہو جیسے معجزات اور خلاف عادات تو وہ عین
ایمان اور واجب الاذعان ہے اور جو کچھ
احادیث اور فضائل میں سے بنایا ہوا ہو اور
برخلاف قواعد یقینیہ منقول و مشروع کے
ہو اسکا انکار کرنا لازم اور واجب ہے

انتہی بقدر الحاجۃ

اور بھی اُسی میں ہے ص ۲۵۶

بعد نقل کرنے کے رسالہ شیخ صدوق رح سے اور
اُس کی شرح کی عبارت کے ترجمہ کے شیخ مفید رح
سے جو مذکور ہوئی فرماتے ہیں
گویا تشدد شیخ صدوق رح کا انکی تکفیر میں اور
اُن کو یہود و نصاریٰ سے بدتر شمار کرنا اس
سبب سے ہے کہ گھر کے دشمن سے زیادہ پرہیز
کرنا لازم ہے کیونکہ ان کی شرارت بہت بڑھی
ہوئی ہے جیسے منافقوں کی شرارت ظاہر الکفر
کافروں کی شرارت سے سخت تر ہے انتہی

اور بھی اُسی میں ہے ص ۲۶۶

سید کاظم رشتی شیخی کی رد میں فرماتے ہیں
فاضل رشتی اور اس کے پیرووں نے معنے
حدیث نزلونا کو خدائی کے درجہ سے گھٹاؤ اور

شائستم نفهمیده اند چه مراد آن است که
از فضائل صحیحه هرچه را خواهند بتوانند
گفت نه فضایل غیر متاصله را آیا نمی
بینی که نمی توان گفت که آنحضرت (امیر
المومنین) پیغمبر بود حالانکه نبوت مرتبهٔ
نازله است از مرتبهٔ ربوبیت انتهی
ازین احادیث وعبایر علماء اعلام روشن
ومبرهن است که اعتقاد نبوت ائمه از
معتقدات شیعه اصولیه نیست بلکه معتقد
ازا صریحاً غالی وکافر میدانند زیرا که حضرت
محمد بن عبداللہ خاتم انبیاء مطلق است
بلی از عقاید شیخیه هست که نبوت بر حضرت
ختمی مرتبت تمام نشده است چنانچه در
رسالہ اثبات النبوة والرسالہ فی النبی
والسلالہ هست ح۲ فرقہ شیخیه که یکی از
فرق شیعهٔ اثنا عشریہ است آیت قایل بنبوت
شیخ احمد احسائی است کما هو المنقول
عنهم انتهی
وایضاً از عقاید بعض صوفیه است که نبوت
غیر تشریعی الی یوم القیمة جاری خواهد
بود چنانچه مولوی محمد عبد القادر صاحب

جو کچھ ہمارے بارہ مین چاہو کہو) کو نہین
سمجھا ہے کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ صحیح
فضائل کو جو بھی ہو کہہ سکتے ہین نہ غیر اصلی
فضائل کو کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ نہین کہہ
سکتے ہین کہ حضرت امیرؑ پیغمبر تھے حالانکہ نبوت
خدائی سے گھٹا ہوا مرتبہ ہے انتہی
ان حدیثون اور علمار اعلام کی عبارتون سے
روشن اور مبرہن ہے کہ اعتقاد نبوت ائمہ
شیعۂ اصولی کے اعتقادات سے نہین ہے بلکہ
اُس کے معتقد کو صریح غالی اور کافر جانتے ہین
کیونکہ حضرت محمدؐ بن عبد اللہ ہر قسم کے انبیا کی
آخر مین ہان شیخیون کے عقیدہ مین ہے
کہ نبوت حضرت ختمی مرتبت پر تمام نہین ہوئی
ہے چنانچہ رسالۂ اثبات النبوہ والرسالہ فی
النبی والسلالہ مین ہے ح۲ فرقہ شیخیہ کہ ایک
فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے فرقون مین سے ہے
نبوت شیخ احمد احسائی کا قائل ہے جیسا کہ اون
سے منقول ہے انتہی
اور بھی بعض صوفیہ کے عقاید سے ہے کہ نبوت
غیر تشریعی تا روز قیامت جاری رہیگی جیسا
کہ مولوی محمد عبد القادر صاحب نے ایک سوال

جواب سوالی از فتوحات مکیہ نقل نمودہ و میر لطف علی صاحب ساکن حویلی قدیم بازوی مسجد یکخانہ حیدرآباد در مطبع صحیفہ پریس سلطان پورہ طبع نمودہ است من

شاء الاطلاع فلیرجع الیہما

و مخالفت این قول با اسلام پیشتر گذشت و بعد ہم می آید و جناب نواب میر حسین علیخان صاحب خود کفر شیخیہ را از شہید ثالث بلکہ از جمیع علماء فرقۂ اثنا عشریہ نقل نمودہ در رسالۂ تحقیق جدید مطبوعۂ مطبع حسنی پریس واقع حویلی قدیم حیدرآباد دکن ہے باوجودیکہ در رسالۂ اثبات النبوۃ مذکورہ انہارا از فرق اسلام و شیعہ شمردہ بود وحالانکہ از غلاۃ اند کما عرفت و ستعرف

کے جواب مین فتوحات مکیہ سے نقل کیاہے اور جناب میر لطف علیصاحب ساکن حویلی قدیم بازوی مسجد یکخانہ حیدرآباد نے مطبع صحیفہ پریس سلطان پورہ مین چھپوایا ہے۔ جو کوئی اطلاع چاہتا ہو وہ ان دونون کیطرف رجوع کرے

اور اس قول کا مخالف اسلام ہونا پیشتر گذر چکا ہے اور بعد بھی آیگا اور جناب نواب میر حسین علیخانصاحب نے خود شیخیون کے تکفر کو شہید ثالث بلکہ جمیع علماء فرقہ شیعہ اثنا عشریہ سے نقل کیاہے رسالہ تحقیق جدید مطبوعہ مطبع حسنی پریس واقع حویلی قدیم حیدرآباد دکن ہے مین باوجودیکہ رسالہ اثبات النبوۃ مذکورہ مین اُن کو اسلام اور شیعہ کے فرقون مین سے گنا تھا حالانکہ غالیون مین سے ہین جیساکہ تونے جان لیا ہے اور جانیگا

بیان مساوات درمیان پیغمبر و ائمہ علیہم السلام

حضرت پیغمبر اور ائمہ علیہم السلام مین برابری کا بیان

عمدۂ دلیل در این مطلب آیہ مباہلہ است

اس مطلب مین عمدہ دلیل آیہ مباہلہ ہے کیونکہ

کہ دران حق تعالی حضرت امیر المومنینؑ
را نفس نبیؐ خوانده است علامۂ مجلسی علیہ
الرحمہ میفرماید

بحار جلد نہم باب آیۂ مباہلہ ص۵

وایضا لما ثبت انه المقصود بنفس
الرسول فی هذه الایة ولیس
المراد النفسیة الحقیقیة لامتناع
اتحاد الاثنین واقرب المجازات
الی الحقیقة اشتراکهما فی الصفات
والکمالات وخرج النبوة بالدلیل
فبقی غیرها ومن جملتها وجوب
الطاعة والریاسة العامة
والفضل علی من سواه و
سائر الصفات

انتہی

ایضاً حیات القلوب جلد دوم باب چہل و
ہفتم در بیان آیۂ مباہلہ ہمین تقریر را
از بعضی از علماء متکلمین شیعہ بواسطۂ فخر
رازی نقل فرمودہ است

ایضاً حق الیقین ص۳ مثل حیات القلوب نقل فرمودہ است

حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ کو اس مین نفس و
جان نبیؐ فرمایا ہے علامۂ مجلسیؒ فرماتے ہین

بحار جلد نہم باب آیۂ مباہلہ ص۵

جب یہ ثابت ہو چکا کہ مراد نفس رسولؐ سے
اس آیت مین جناب امیر ہی ہین اور حقیقی
نفس ہونا مراد نہین ہے کیونکہ دو آدمی کا
ایک ہو جانا محال ہے اور کل مجازون مین
حقیقت سے قریب تر دونون بزرگوارون
کا صفات اور کمالات مین شریک ہونا ہے
اور نبوت بوجہ دلیل نکل گئی ہے پس غیر نبوت
اور صفات وکمالات باقی ہین (یعنے نبوت
مین حضرت امیر شریک اور مساوی پیغمبر نہین
ہین اور دیگر صفات مین ہین) اور انھین
صفات وکمالات مین سے پیروی کا واجب ہونا
اور عام ریاست اور غیر پر فضیلت ہے اور باقی
صفات انتہی

اور بھی حیات القلوب جلد دوم باب سینتالیسوان
بیان آیہ مباہلہ مین یہی تقریر کو بعض علماء
شیعہ سے بواسطۂ فخر رازی نقل فرمایا ہے
اور بھی حق الیقین مین ص۳ پر مثل
حیات القلوب نقل کیا ہے

ایضاً حدیقۃ الشیعہ ص ۲۲

ازین آیہ وافی ہدایہ بدو روش استدلال
بر امامت و استحقاق خلافت آنحضرت
نمودہ اند یکی آنکہ حق تعالی بہ پیغمبر خود امر
فرمودہ کہ در مباہلہ فرزندان و زنان و نفس
خود را طلب نمائید و معلوم است کہ مراد
حق تعالی از نفس خود نفس پیغمبر نبود
چراکہ فرمودہ کہ بخوانید نفسہای خود را و
ما بخوانیم نفسہای خود را و بہ یقین کہ
خوانندہ غیر از خواندہ شدہ است پس مراد
کسی است کہ مساوی پیغمبر باشد در جمیع
صفات و بغیر از نبوت مثل او تواند
بود.

و بعد چند سطر میفرماید

و در جمیع حالات و کمالات و علم و عمل و احکام
شریعت و قوانین ملت و آنچہ خاتم پیغمبران
بان از دیگران ممتاز شدہ تمامی میانہ
رسول خدا و میانہ امیر المومنین مشترک
بود و جدائی منظور نیست سوائے
نبوت

انتہی

اور بھی حدیقۃ الشیعہ مین ہے ص ۲۲

اس آیۃ وافی ہدایہ سے دو طرح پر امامت
اور استحقاق خلافت حضرت امیر پر استدلال
کیا گیا ہے ایک یہ کہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر
کو حکم فرمایا کہ مباہلہ مین اپنے بچون کو اور
عورتون اور اپنی جانون کو بلاؤ اور معلوم ہے
کہ مراد خدائے تعالی اپنی جان سے جان نبی
نہ تھی کیونکہ فرمایا ہے تم اپنی جانونکو بلاؤ
اور ہم اپنی جانون کو بلائین اور یہ یقینی
ہے کہ بلانے والا سوائے بلائے گئے کے ہے
پس مراد وہ شخص ہے جو حضرت پیغمبر کے برابر
ہو تمام صفات مین اور بغیر پیغمبری کے
ان کا مثل ہو سکے.

اور بعد چند سطر کے فرماتے ہین

اور کل حالتون اور کمالون اور علم عمل اور
شریعت کے حکمون اور دین کے قانونون اور
ان سب چیزون مین جن سے حضرت خاتم
پیغمبران دوسرون سے ممتاز ہوئے ہین
وہ سب کچھ درمیان رسول اور درمیان
امیر المومنین مشترک ہے اور سوائے نبوت
کے جدائی منظور نہین ہے

ایضاً الاعتقادیة المنظومہ ص ۷۴

بل للتساوی فی صفات النفس ٭
والاقتراب من محل القدس ٭
الا الذی اخرجه الدلیل ٭ عن
ان احمد هو الرسول ٭ ولا
نبی بالیقین بعده ٭ نعم یکون
من یلیه عهده ٭ فبان انه
هو الخلیفة ٭ لکونه ذا رتبة
منیفة ٭ ومن رسول الله مثل
النفس ٭ منزها عن الخطا والرجس ٭

این علالہ رایہ ورسالہ نافعہ مزین
بتقاریظ علمار اعلام آفاق وحجج اسلامیہ
عراق کثر الله امثالهم است کہ بعد از
ملاحظہ ومطالعہ ومعاینہ ومشاہدہ پسندیدہ
اند وبغایت قصوی مدح وثنای آن و
مصنف علام اجلہ الله دار السلام نمودہ
وہمہ آن با اصل رسالہ طبع شدہ است
اسامی حضرات مجتہدین ادام الله ظلالهم
علی العالمین این است

(۱) جناب آقا شیخ محمد سعید بن شیخ محمود
سعید نجفی (۲) جناب آقا میرزا محمد تقی

اور بھی اعتقادیہ منظومہ مین ص ۷۴ ہے

بلکہ برابر ہونا صفات نفس مین اور قریب ہونا
محل قدس سے مراد ہے مگر جس شے کو دلیل نے
نکالدیا ہے یعنے احمد مجتبی رسول ہین اور
یقیناً کوئی نبی اُن کے بعد نہین ہے ہان ان
کا ولیعہد اور نائب ہوگا پس ظاہر ہوگیا
کہ وہی یعنے حضرت امیر ہی خلیفہ رسول ہین
کیونکہ بڑے مرتبہ والے ہین اور حضرت رسول
سے مثل نفس ہین اور یہ حال ہے کہ خطا اور
پلیدی سے پاک ہین

اور یہ علالہ رائعہ اور رسالہ نافعہ مزین
بتقاریظ علمار اعلام آفاق اور حجج اسلامیہ
عراق کثر الله امثالهم ہے کہ بعد مطالعہ و
ملاحظہ ومعاینہ ومشاہدہ پسند فرما کر بیحد
بنہایت اُس کی اور مصنف علام اجلہ الله
دار السلام کی مدح وثنا کی ہے اور اصل رسالہ
کے ساتھ سب تقریظین چھپی ہین جو چاہے
دیکھ لے اسامی حضرات مجتہدین ادام الله
ظلالهم علی العالمین یہ ہین

(۱) جناب آقا شیخ محمد سعید بن شیخ محمود
سعید (۲) (۲) جناب آقا میرزا محمد تقی

شیرازی (۳) جناب آقا شیخ عباس آل کاشف
الغطا (۴) جناب آقا شیخ محمد حسن (۵) جناب
آقا سید محمد کاظم یزدی (۶) جناب آقا شیخ
علی نجفی (۷) جناب آقا حاجی میرزا محمد حسین
میرزا خلیل (۸) جناب آقا شیخ محمد طہ نجفی
(۹) جناب آقا سید مہدی کاظمی (۱۰) جناب
آقا سید محمد ہاشم قزوینی (۱۱) جناب آقا سید
اسماعیل صدر (۱۲) جناب آقا شیخ محمد حسین
بن آقا شیخ زین العابدین مازندرانی۔

ایضاً حدیقۂ سلطانیہ ص ۵۱۳

اقول مراد از مساوات مساوات در جمیع
فضایل است الا ما اخرجہ الدلیل
چہ ہرگاہ حمل بر اتحاد حقیقی میان دو شخص
ممکن نیست حمل بر اقرب مجازات در حقیقت
متعین باشد و چون بادلۂ خارجیہ اختصاص
خاتم النبیین بنبوت و حلت ازواج
تسعہ و وجوب تہجد و نظایر انہا ثابت
شدہ بالاجماع مستثنی و باقی داخل در مفاد
آیہ خواہد بود کما لا یخفی

انتہی

ایضاً صفحہ ۱۷۶

شیرازی (۳) جناب آقا شیخ عباس آل کاشف
غطا (۴) جناب آقا شیخ محمد حسن (۵) جناب
آقا سید محمد کاظم یزدی (۶) جناب آقا
شیخ علی نجفی (۷) جناب آقا حاجی میرزا محمد حسین
میرزا خلیل (۸) جناب آقا شیخ محمد طہ نجفی
(۹) جناب آقا سید مہدی کاظمینی (۱۰) جناب
آقا سید محمد ہاشم قزوینی (۱۱) جناب آقا سید
اسماعیل صدر (۱۲) جناب آقا شیخ محمد حسین
بن آقا شیخ زین العابدین مازندرانی۔

اور بھی حدیقہ سلطانیہ میں ہے ص ۵۱۳

میں کہتا ہوں کہ مساوات سے مراد تمام فضائل
میں برابر ہونا ہے مگر اُس میں جسے دلیل نے
خارج کر دیا ہے کیونکہ جب دو شخص میں اتحاد
حقیقی ممکن نہیں ہے تو حقیقت سے نزدیکتر
جو مجاز ہوے وہ معین ہوگا اور چونکہ اور دلیلوں
سے خصوصیت خاتم النبیین نبوت اور نو بی بیوں
کی حلت اور وجوب تہجد وغیرہ کے ساتھ ثابت
ہو چکی ہے تو یہ چیزیں اجماعاً مستثنی اور علیحدہ ہیں
اور باقی صفات مفاد و مضمون آیت میں داخل
رہینگی چنانچہ پوشیدہ نہیں ہے انتہی

اور بھی ہے ص ۱۷۶

و ہم چنین نمیتوان گفت کہ آنحضرت از
پیغمبر ما افضل بود زیراکہ پیغمبر ما سید
البشر است و آن حضرت جانشین و تابع
او والمتبوع بما ہو متبوع افضل
من التابع و ہم چنین نمیتوان گفت
کہ ہر فضیلتی کہ از دل خود تراشند یا
بروایت غالی مسند باو سازند اعتقاد
بان لازم است چہ حملۂ فضایل اہل
فضایل اند و بطانہ و خاصگان اصحاب
او نہ ہر غالی و باغی پناہ بخدا از تغیر و
تقصیر جاہلان و تحریف غالیان این
کمپایگان مصداق نصف ملا خطرہ ایمان
باعث ضلال جم غفیر از مؤمنان گردیدہ
اند و ضررہم اشد شئی۔ چہ
اینہا دشمنان خانگی ہستند کہ عوام
موالیان اہلبیت اطہار را بادعائے
موالات ظاہری حضرات بسوئے خود می
کشند بعد ازان ہر غث و سمین کہ در بار
دارند با نہا القامی کنند و انہا بے
بحقیقت حال نبردہ تماہی بشان
در جہالت و ضلالت میافتند فضائل

اور اسیطرح نہین کہہ سکتے کہ جناب امیر ہمارے
پیغمبر سے افضل تھے کیونکہ ہمارے پیغمبر تمام
آدمیون کے سردار ہین اور حضرت امیر اُن
کے جانشین اور تابع ہین اور متبوع بوجہ
متبوع ہونیکے اپنے تابع سے افضل ہے۔ اور
اسیطرح نہین کہہ سکتے ہین کہ جو فضیلت اپنےدل
سے گڑھ لین یا غالی کی روایت سے سند لاوین
اُسپر اعتقاد کرنا لازم ہے کیونکہ راویان فضائل
فضیلت والے اور دوست اور اُن کے خاص
اصحاب ہین نہ ہر غالی اور مفسد خدا کی پناہ بدلنے
اور قصور کرنے سے جاہلون کے اور تحریف سے
غالیونکی ہوئے یہ تھوڑی پونجی والے بمصداق
نیم ملا خطرۂ ایمان باعث گمراہی ایک بڑے گروہ
کے مؤمنین ہین سے ہوگئے ہین اور انکا ضرر سخت تر
ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن خانگی ہین کہ اہل بیت
اطہار کے جاہل دوستون کو اُن حضرات کی
ظاہری محبت و مودت کے دعوے سے اپنی طرف
کھینچتے ہین بعد اُس کے جو کھوٹا اور کھرا کہ
اپنے پاس رکھتے ہین اُنھین تعلیم کرتے ہین اور
وہ حقیقت حال کا پتہ نہ پاکر اُن کی پیروی سے
جہالت اور ضلالت مین پڑ جاتے ہین بر حق اور

حقہ حقیقیہ چہ کم است کہ فضائل از خود
میتراشند یا روایت این وآن از
فاسد اعتقادان اعتماد نمودہ ازایشان
می سازند وایمان خود ودیگر مستمعان
را برباد فنا میدہند چنانکہ اتباع شان
فساد اعتقاد درین بلاد مشاہدہ گردید
لازم چنان بود کہ متشابہات آیات
وروایات را بروجہ صحیح تفسیر نمودہ
رفع اشتباہ می نمودند نہ آنکہ اشتباہ
مردم را بیفزایند وکلمات مموہہ برزبان
آرند انتہی

ایضاً کافی باب ان الائمۃ ہم ارکان الارض

حدیث اول عن ابی عبداللہ ع قال
ماجاء بہ علی ع اخذ بہ وما
نہی عنہ انتہی عنہ جری لہ
من الفضل مثل ماجری
لمحمد ولمحمد الفضل علی
جمیع من خلق اللہ عزوجل انتہی
بقدر الحاجۃ

حدیث دوم عنہ ع یا سلیمان ماجاء

سچی فضیلتین کیا کم ہین کہ اپنی طرف سے فضائل
گڑھتے ہین یا اُس کی اور اُس کی روایت پر
فاسد عقیدہ والون ہین سے اعتماد کرکے اُسے
بیان کرتے ہین اور اپنے اور دوسرے سننے والون
کے ایمان کو برباد کرتے ہین جیسا کہ اُن کے
پیروُن ہین عقیدہ کی خرابی اس اطراف ہین
دیکھی جاتی ہے لازم تو یہ تھا کہ متشابہ آیتون
اور روایتون کی وجہ صحیح پر تفسیر کرکے لوگون
کے شبہ کو رفع کرتے نہ یہ کہ لوگون کے شبہ کو
بڑھائین اور دھوکہ و فریب کی باتین زبان
پر لائین انتہی

اور بھی کافی مین ہے باب اسکا کہ ائمہ ارکان زمین ہین

پہلی حدیث حضرت صادق ع سے منقول ہے
فرمایا جو کچھ حضرت علی ع لاتے ہین وہ لیا جائے
اور جس سے منع کیا ہے وہ چھوڑ دیا جائے اُن
کے لئے وہ فضیلت جاری ہوئی ہے جو حضرت
محمد کیلئے جاری ہوئی ہے اور حضرت محمد کے
واسطے تمام مخلوق خدای عزوجل پر فضیلت ہے

دوسری حدیث اُنہین حضرت ع نے فرمایا اے
سلیمان جو کچھ امیرالمومنین سے آیا ہے وہ

عن امیرالمومنین ؑ یوخذ بہ و
ما نہی عنہ ینتہی عنہ جریٰ لہ
من الفضل ماجری الرسولؐ و
لرسول اللہ الفضل علی جمیع
من خلق اللہ

حدیث سوم عن ابی جعفرؑ قال فضل
امیرالمؤمنین ؑ ماجاء بہ اخذ
بہ وما نہی عنہ انتہی عنہ جری
لہ من الطاعة بعد رسول اللہ
والفضل ما لرسول اللہ والفضل
لمحمدؐ

ایضاً بحار جلد ہفتم باب انہ
جری لہم من الفضل والطاعة مثل
ماجری لرسول اللہ وانہم فی الفضل
سواء ق ۲۶

حدیث اول این باب حدیث ثانی مذکور
بالاست

حدیث دوم عن ابی جعفرؑ قال لا
یستکمل عبد الایمان حتیٰ یعرف
انہ یجری لآخرہم ما یجری
لاولہم فی الحجة والطاعة والحلال

لیا جائیگا اور جس سے انھوں نے منع کیا ہے اس
سے دور رہا جائیگا اُن کیلئے وہ فضیلت جاری
ہوئی ہے جو حضرت رسول اللہ کیلئے جاری ہوئی
ہے اور حضرت رسول اللہ کو تمام خلق خدا پر
فضیلت ہے۔

تیسری حدیث امام محمد باقرؑ سے مروی ہے فرمایا
امیرالمومنینؑ کو فضیلت دی گئی ہے جو کچھ آپ
لائے ہیں وہ لے لیا جاوے اور جس شے سے منع
فرمایا ہے اُس سے دور رہا جائے اُن کیلئے بعد
رسول جاری ہوئی ہے وہ طاعت و فضیلت
جو رسول اللہ کیلئے ہے اور فضیلت پیغمبر کو ہے

اور بھی بحار جلد ہفتم میں ہے ص ۲۶
باب اس کا کہ ائمہ کیلئے فضیلت و طاعت جاری
ہوئی ہے مثل اُس کے جو رسول اللہ کیلئے
جاری ہوئی ہے اور وہ سب فضیلت میں برابر ہیں
پہلی حدیث اس باب کی مذکورہ بالا کی دوسری
حدیث ہے۔

دوسری امام محمد باقرؑ سے مروی ہے فرمایا کسی
بندہ کا ایمان کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ یہہ
پہچانے کہ اُن کے آخر کیلئے وہ جاری ہوا ہے
جو ان کے اول کیلئے جاری ہوا ہے دلیل او

والحرام سواء ولمحمد وامیرالمؤمنین
فضلهما

حدیث سوم حدیث ثالث کافی است که از
بصایر منقول است۔

حدیث چهارم فضیلت و منزلت ائمه اثنا
عشر عند الله برابر است۔

حدیث پنجم حضرت پیغمبر و ائمه از جهتی یا
حجتی که در باره حضرت علی پیغمبر آورده است
برابر اند و در حجت و طاعت واحد اند۔

حدیث ششم باز فضل حضرت پیغمبر و امیر
المومنین بر سایر ائمه مذکور است و در
امر و نهی و حلال و حرام مساوی اند۔

حدیث هفتم مثل آنست

حدیث هشتم همه در علم و شجاعت برابر اند
و در عطا بر آنچه مامور اند یعنی متفاوت
اند۔

حدیث نهم بعض ائمه از بعض اعلم اند و در
علم حلال و حرام و در تفسیر قرآن واحد اند۔

حدیث دهم و یازدهم مثل آنست

حدیث دوازدهم اول ائمه دلیل آخر
است و آخر ائمه مصدق اول است

پیروی اور حلال و حرام میں برابر ہیں اور حضرت
محمدؐ اور امیر المومنینؑ کیلئے اُن کی فضیلت ہے۔

تیسری حدیث کافی کی تیسری ہے جو بصائر الدرجات
سے منقول ہے۔

چوتھی فضیلت اور منزلت میں ائمہ اثنا عشرؑ
عند اللہ برابر ہیں۔

پانچویں۔ حضرت پیغمبر اور ائمہ اُس وجہ یا دلیل
سے جو حضرت پیغمبرؐ جناب امیرؑ کے بارے میں لائے
ہیں برابر ہیں اور دلیل و طاعت میں ایک ہیں

چھٹی پھر فضیلت حضرت پیغمبرؐ و امیر المومنین
باقی آئمہ پر مذکور ہے اور امر و نہی اور حلال و
حرام میں سب برابر ہیں۔

ساتویں مثل اُسی کے ہے۔

آٹھویں سب کے سب علم و شجاعت میں برابر ہیں
اور عطا میں جس طرح پر مامور ہیں یعنی متفاوت
ہیں۔

نویں بعض ائمہ بعض سے اعلم ہیں اور علم حلال و
حرام اور تفسیر قرآن میں سب ایک ہیں

دسویں اور گیارہویں مثل اسی کے ہے۔

بارہویں پہلا امام آخر امام کی دلیل ہے اور
آخری امام پہلے امام کی تصدیق کرنیوالا ہے

وسنت درہمہ سواء است

حدیث سیزدہم وچہاردہم مثل آنست

حدیث پانزدہم امیرالمؤمنین ؑ وسائر ائمہ ؑ باب اللہ وسبیل اللہ وارکان زمین اند وحجت بالغہ اند برہر کسی کہ بر زمین وزیر زمین است ۔

حدیث شانزدہم ہمہ در طاعت وامر یکسان اند وبعض شان اعظم از بعض است

حدیث ہفدہم دلالت دارد برانیکہ آخر ائمہ علیہم السلام اعلم از اول انہا نیستند وہمچنین اعلم از رسول خدا نیستند وانچہ بائمہ علیہم السلام میرسد از علم ابتدا ربہ پیغمبر میشود وبعد ازان بامیرالمؤمنین ؑ بعد ازان بسائر ائمہ علی الترتیب می رسد

حدیث ہجدہم دلالت برانیکہ ہرچہ از برای اول ائمہ ثبت از برای آخر انہا نیز ثبت میباشد

حدیث نوزدہم در حلال وحرام برابر اند ودر ماسوای آن فاضل ومفضول اند ۔

حدیث بستم بافضل پیغمبر وامیرالمؤمنین بر سائر ائمہ مذکور است ودر طاعت وحجت وحلال وحرام برابر اند

اور سنت سب مین برابر ہے

تیرہوین اور چودھوین مثل اسی کے ہے

پندرھوین امیرالمؤمنین اور باقی ائمہ ؑ دروازہ خدا اور راہ خدا اور ستونہائے زمین ہین اور ہر اُس شخص پر جو زمین کے اوپر اور زمین کے نیچے حجت بالغہ خدا ہین

سولھوین طاعت اور امر مین سب برابر ہین اور اُنکا بعض بعض سے بزرگتر ہے ۔

سترھوین اس پر دلالت کرتی ہے کہ آخر ائمہ ؑ اول ائمہ ؑ سے اعلم نہین ہین اور اسیطرح رسول خدا سے عالمتر نہین اور علم ائمہ ؑ کی ابتدا حضرت رسول سے ہوتی ہے پھر امیرالمؤمنین اور باقی ائمہ کو علی الترتیب پہونچتا ہے ۔

اٹھارھوین اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو کچھ اول ائمہ ؑ کیلئے ہے آخر ائمہ کیواسطے بھی ہے

اُنیسوین حلال وحرام کے علم مین ائمہ ؑ برابر ہین اور دوسری چیزون مین فاضل ومفضول ہین

بیسوین پھر فضیلت حضرت پیغمبر اور امیر المؤمنین ؑ کی دیگر ائمہ ؑ پر مذکور ہے اور طاعت اور حجت اور حلال وحرام مین برابر ہین ۔

حدیث بست و یکم حضرت پیغمبر سید اولین و
آخرین و حضرت علی سید خلایق بعد از
آنحضرت است و آخر شان مثل اول و
اول شان مانند آخر است

حدیث بست و دوم امیر المومنین بغیر از
پیغمبر از خلق الله افضل است۔

حدیث بست و سوم نیز فضل حضرت امیرؑ
بر سائر ائمہؑ است

حدیث بست و چہارم حضرت امیرؑ بعد پیغمبرؐ
افضل خلق الله است و امام و خلیفہ است

حدیث بست و پنجم افضلیت حضرت قائمؑ
بر دیگر ائمہؑ مذکور است

حدیث بست و ششم ائمہ اثنا عشر در ہر چیز
واحد اند و اول و وسط و آخر ہمہ محمدؐ اند

انتہی ملخص مضمونہ

پس معلوم شد کہ مساوات مطلق درمیان
حضرت پیغمبرؐ و ائمہؑ ممنوع است البتہ در
وجوب طاعت و علم حلال و حرام و احکام
شرایع و عصمت وغیرہ کہ در اخبار مذکور است
برابر اند بلکہ در ائمہ ہم در اخبار تفاضل
ثابت است چنانکہ مذکور شد و بنای عقاید

اکیسوین حضرت پیغمبر سردار اولین و آخرین
ہین اور امیر المومنین بعد آنحضرتؐ سردار
خلایق ہین اور ان کا آخری مثل اول کے اور
پہلا مثل آخر کے ہے۔

بائیسوین حضرت امیر المومنینؑ بغیر از پیغمبر
تمام خلق الله سے افضل ہین

تیئسوین پھر فضیلت امیر المومنین تمام ائمہ
پر مذکور ہے۔

چوبیسوین حضرت امیر المومنینؑ بعد پیغمبرؐ افضل
خلق اور امام اور خلیفہ ہین۔

پچیسوین افضلیت حضرت قائمؑ دیگر ائمہ پر
مذکور ہے۔

چھبیسوین ائمہ اثنا عشر ہر چیز مین یکسان ہین
اور پہلے اور بیچ کے اور آخر سب محمدؐ ہین

انتہی ملخص مضمونہ

پس معلوم ہوا کہ مساوات مطلق یعنی بےقید
درمیان پیغمبرؐ و ائمہؑ ممنوع ہے البتہ وجوب طاعت
اور علم حلال و حرام اور احکام شرایع اور
معصومیت وغیرہ مین جیسا کہ اخبار مین مذکور ہے
برابر ہین بلکہ ائمہ مین بھی ایک کو دوسرے پر فضیلت
ثابت ہے چنانچہ مذکور ہوا اور بنائے عقاید

شیعه بریک حدیث و دو حدیث نیست بلکه
براحادیث متواتره وادلهٔ قطعیه است چنانچه
در کتب کلامیه مسطور و مذکور است . و
افضلیت ورسالت حضرت پیغمبر برتمامی
خلق ازاولین وآخرین از ضروریات دین
است پس قول بمساوات من کل الوجوه
انکار ضروری دین است که افضلیت آنحضرت
باشد برجمیع امت وحضرات ائمہ از امت
آنحضرت اند اگر درجمیع مراتب مساوات با
آنحضرت داشته باشند لازم میآید که آنحضرت
پیغمبر نباشد وائمہ امت آنحضرت نباشند ولا
یقول به احد من المسلمین لانه مع
التساوی یستحیل ترجیحه علی غیره بالنبوة
والرسالة وتابعیت حضرات ائمہ ومتبوعیت
آنحضرت بالتساوی جمیع مراتب من غیر
استثناء شیئ عقلاً وسمعاً قبیح است
لانه لا ترجیح فی المساوی کما ذکر
مراراو ثبت جهارا

وانکار ضروری کفراست علامه مجلسی ره
می فرماید

حق الیقین ص ۲۵۳

شیعہ ایک اور دو حدیث پر نہیں ہے بلکہ احادیث
متواترہ اور دلائل قطعیہ پر ہے چنانچہ علم کلام
کی کتابوں میں مسطور ومذکور ہے اور حضرت پیغمبر
کی افضلیت اور رسالت تمام خلق پر اولین و
آخرین سے ضروریات دین سے ہے پس ہر وجہ کی
برابری کا قائل ہونا انکار ضروری دین ہے یعنے
آنحضرت کی افضلیت کا تمام امت پر اور حضرات
ائمہ امت آنحضرت ہیں اگر ہر ایک مرتبہ میں
آنحضرت کے برابر ہوں تو لازم آتا ہے کہ آپ
پیغمبر نہوں اور ائمہ امت آنحضرت نہوں اور
اسکا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے کیونکہ باوجود
برابری کے آنحضرت کی ترجیح اون کے غیر پر نبوت
ورسالت کے ساتھ محال ہے اور حضرات ائمہ کا
تابع ہونا اور آنحضرت کا متبوع ہونا باوجود
برابری کے جمیع مراتب میں بغیر کسی شئے کی استثناء
کے از روئے عقل وشرع کے قبیح ہے اس لیے کہ
کوئی فضیلت مساوی میں نہیں ہے جیسا کہ مکرر
ذکر ہوا اور علانیہ ثابت ہوا

اور انکار ضروری دین کفر ہے علامہ مجلسی رہ
فرماتے ہیں

حق الیقین ص ۲۵۳

پس بنا بر مشہور کہ ایمان اصل عقاید حقہ
امامیہ است و ثمرہ اش بنا بر مشہور عدم
خلود در جہنم است کفر بہ اخلال یکی از ان
عقاید حاصل میشود خواہ بشک در آنہا
باشند یا باعتقاد بخلاف آنہا یا آنکہ در
اصل آنہا بخاطر شان خطور نکردہ
باشد و چون سابقا دانستی کہ ایمان
بعقاید خمسہ مشروط است باآنکہ انکار
ضروری از ضروریات دین اسلام بلکہ
ضروریات دین ایمان کہ مذہب اثنا
عشریہ است نکردہ باشد و فعلیکہ
مستلزم خروج دین باشد از و صادر
نشدہ باشد

ایضا صفحہ ۲۵۵

بدانکہ علماء خاصہ و عامہ مجمل گفتہ اند
کہ انکار ضروری دین اسلام موجب
کفر است ایضاً ختم نبوت مطلقہ بر آنحضرت
کذالک کما عرفتہ فی باب النبوۃ اجماعاً
و خلافی درمیان علماء دریں باب نیست
و از بعض عبایر علماء اعلام کہ مجملاً نوشتہ
اند جائی و تفصیل دادہ اند در جای دیگر

پس بنا بر مشہور کہ ایمان اصل عقائد حقہ امامیہ
ہین اور اسکا ثمرہ اور فائدہ موافق مشہور
کے ہمیشہ نہ رہنا جہنم مین ہے اور خلل کرنے سے
کسی ایک مین اُن عقاید مین سے کفر حاصل ہوتا
ہے اور خواہ اُن مین شک کرنے سے ہوے یا
اُن کے برخلاف عقیدہ رکھنے سے اس طرح سے
کہ دراصل اُن عقاید نے ان کے دل مین خطور
نہ کیا ہو اور تو نے جب پہلے جان لیا ہے کہ ایمان
پانچون عقاید کا مشروط ہے اس پر کہ انکار کسی
ضروری کا ضروریات دین اسلام بلکہ ضروریات
دین و ایمان سے کہ مذہب شیعہ اثنا عشریہ ہے
نہ کیا ہووے اور جو فعل کہ باعث دین سے نکل
جانے کا ہو اس سے واقع نہوا ہو۔

اور بھی صفحہ ۲۵۵ مین ہے

جان تو کہ علماء شیعہ و سنی نے مجملاً کہا ہے کہ
انکار کرنا ضروری دین اسلام کا باعث کفر
ہے اسیطرح مطلق نبوت کا آنحضرت پر ختم ہو جانا
ہے کہ ضروری دین ہے جیسا کہ باب نبوت مین
اجماعاً معلوم ہوا اور کوئی اختلاف درمیان
علماء اس بارہ مین نہیں ہے اور بعض عبارتون
سے علماء اعلام کی جسے کسی جگہ مجمل لکھا ہے اور

یا بہ وجہ کثرت ظہور و ضرورت دین اسلام
برہمان اجمال گذاشتہ اند گول نباید
خورد کہ معاذ اللہ انہا معتقد مطلق مساوات
بلا استثناء نبوت بودند یا اعتقاد
نبوت و رسالت حضرات ائمہ را داشتند
حاشا و کلا بلکہ این قول ناشی است
از قصور باع و قلت اطلاع بر کتب
علماء شیعہ یا ہیجان مادۂ غلو کما
عرفتہ لہذا شخصی را ہم کہ احتمال
نبوت در کسی دہد یا زعم نزول وحی
بر کسی کند ولو حرفاً واحداً
یا انتقال نبوت و رسالت را از حضرت
ختمی مرتبت بسوے امیر المؤمنین معتقد
باشد یعنے حضرت امیرؑ و سایر ائمہؑ را
نبی غیر مستقل بدانند صریح کافر میدانند
چنانچہ آقا میرزا محمد رضا ہمدانی در رسالہ
رد شیخیہ کہ بامر جہان مطاع آیت اللہ
فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین خاتم الفقہاء
والمجتہدین جناب آقا میرزا محمد حسن شیرازی اعلی اللہ
مقامہ وزاد فی الجنۃ اکرامہ نوشتہ و ازین
جہت بہ ہدیۃ النملہ الی مرجع الملۃ

دوسری جگہ پر تفصیل دی ہے یا بوجہ کثرت
ظہور اور ضروری دین اسلام ہونے کے اسی
اجمال واختصار پر چھوڑ دیا ہے دھوکا نہ کھانا
چاہیئے کہ معاذ اللہ وہ لوگ بیقید برابری کے
بغیر استثناء نبوت کے معتقد تھے یا حضرات ائمہ
کی نبوت و رسالت کے اعتقاد پر تھے ہرگز نہیں
ہرگز نہیں بلکہ یہ قول کوتاہی باع اور اطلاع کی
کمی سے علماء شیعہ کی کتابوں پر یا مادۂ غلو کے ہیجان
سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ تو نے پہچان لیا ہے
اسی لیئے اس شخص کو بھی جو کسی کیلئے احتمال نبوت
دے یا کسی پر وحی کے نازل ہونے کا گمان کرے
اگرچہ ایک حرف ہو یا نبوت و رسالت کی منتقل
ہونے کو حضرت ختمی مرتبت سے طرف حضرت امیرؑ
کے معتقد ہو یعنے حضرت امیرؑ اور باقی ائمہؑ کو
نبی غیر مستقل جانے صریح کافر جانتے ہیں
چنانچہ آقا میرزا محمد رضا ہمدانی نے رسالۂ رد شیخیہ
میں جسے بامر جہان مطاع آیت اللہ فی العالمین
حجۃ الاسلام والمسلمین خاتم الفقہاء والمجتہدین
جناب آقا میرزا محمد حسن شیرازی اعلی اللہ مقامہ
وزاد فی الجنۃ اکرامہ لکھا ہے اور اسی
لیئے اس کا نام ہدیۃ النملہ الی مرجع الملۃ

مسمی گردانیده می فرماید ص ۱۵
الفصل الثالث فی الختمیة قالت
الامامیة ان محمد بن عبد اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ نبی شخصی معین
جزئی ابن آمنة بنت وهب امی رسول
اللہ خاتم النبیین ختم بنبوتہ الانبیاء
وبکتابہ ختم الکتب وحلالہ حلال
الی یوم القیمة وحرامہ حرام کذالک
فمن احتمل بعدہ نبیا او من بعد
کتابہ وحیا ولو کانت کلمة یجب
قتلہ ان کان ممن اقر بنبوتہ
صلی اللہ علیہ وآلہ

ایضا هدایت المؤمنین

مطبوعہ مدراس ص ۲
سوال القول بان الامامة کلی
والرسالة جزئی لها فما ارشادکم
هل هو صحیح شرعا ام فاسد
والقول بان الامامة افضل
واشرف من النبوة والرسالة والرسالة من
النبوة ونبوة مفضول من الامامة وتلک

رکھا ہے فرماتے ہین ص ۱۵
تیسری فصل نبوت کے ختم ہونے مین ہے امامیہ
قایل ہین کہ محمد بن عبد اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
نبی شخصی معین مشخص فرزند آمنہ بنت وہب
امی رسول اللہ خاتم انبیا ہین انکی نبوت پر انبیا
تمام ہوگئے اور اُن کی کتاب پر کتابین تمام
ہوگئین اُن کا حلال کیا ہوا قیامت تک حلال
ہے اور اُن کا حرام کیا ہوا تا قیامت حرام ہے
پس جو کوئی اُن کے بعد کسی کی نبوت کا احتمال
دے یا اُن کے قرآن کے بعد کسی پر نزول وحی
کا اگرچہ ایک ہی لفظ ہو تو اُسکا قتل کرنا واجب
ہے اگر اُن لوگون سے ہو جو آنحضرت کی نبوت
کا اقرار کر چکے ہون یعنے مسلمان ہو مطلب یہ
ہے کہ مرتد ہو جاتا ہے۔

اور بھی ہدایت المؤمنین مین ہے ص ۲
اگر کوئی کہے کہ امامت کلی ہے اور رسالت جزئی
امامت کی ہے آیا اس طرح کا کلام علماء کے نزدیک
مطابق شرع شریف کے صحیح ہے یا باطل و فاسد
ہے یا اس طرح کا کلام کہ امامت بڑھی ہوئی اور
بزرگترین مرتبہ ہے نبوت و رسالت دونون
سے اور نبوت و رسالت کمتر و پست تر یعنے

رتبة الامامة التی حصلت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وکانت افضل واشرف واعلیٰ
من الرسالة انتقلت من خیر
المرسلین الی امام المتقین علی
علیہ السلام بعینہا فرتبة الامامة
التی فی علی علیہ السلام افضل اشرف
من رسالة خیر المرسلین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم او بان
الامامة کوزن الحقة والرسالة
کمثقال ھل ھذا القول علی
طریق الرشاد والصلاحیة و
السداد ام لا وھو موافق الشرع
ام لا وھل لہ معنی محصل ام
لا وھل ھو من معتقدات الاصولیین
ام لا وکذا القصد بان الرسول بعث
لتفویض الامامة بعلی حسب ھل ھو صحیح
ام فاسد

الجواب

بسم اللہ تعالیٰ کل ذالک لیس من
معتقدات الاصولیین ولا ھو
موافق للشرع والقائل بہ خارج

گھٹی ہوئی ہے اور حقیر ہے امامت سے اور جو
مرتبہ امامت کا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ کے لیے حاصل تھا اور بڑھا ہوا اور
برتر رتبہ تھا رسالت سے وہ بعینہا منتقل
ہوا حضرت رسول خدا سے طرف علی علیہ السلام
کے پس رتبۂ امامت علیؑ کا بڑھکر ہے رسول
خدا کی رسالت و نبوت سے یا ایسا کہنا کہ
امامت کا وزن ایک حقہ کی برابر ہے اور رسالت
کا وزن برابر مثقال کے ہے آیا اچھا ہے یا
برا اور یہ موافق شرع کے ہے یا نہیں اور
اس کا کچھ حاصل ہے یا محض مہمل کلام ہے اور
آیا اصولیون کا اعتقاد بھی ایسا ہی ہے یا
نہیں اور اسی طرح اس طور سے کہنا کہ رسول
بھیجے گئے صرف علیؑ کو امامت دینے کے لئے نہ
اور کسی کام کو صحیح ہے یا نہیں

جواب

یہ سب اصولیون کے اعتقاد سے نہیں ہے اور
نہ موافق شرع کے ہے اور جو ان کا اعتقاد رکھے
وہ شرع اور اسلام سے خارج ہے اور اللہ
تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے - الراجی
عفو ربہ محمد حسین الکاظمینی ایضا عبدہ محمد حسین الحسینی

عن الشرع وبيضة الاسلام والله اعلم۔ الراجی
عفو ربہ محمد حسین الکاظمینی ایضاً عبدہٗ
محمد حسن الحسینی ایضاً م ۱۲

المسئلة القول بان الامامة كلی و
مطلق واعم من نبوة خير المرسلين و
رسالته ونبوته ورسالته جزئی تحتها
وهذا الكلی انتقل من الرسول صلی
الله عليه وآله الی امير المؤمنين بعينه
والقول بان الكلی ای الامامة يستلزم
الجزئی ای الرسالة او بالعكس او القول
بالتلازم بينهما هل هو صحيح ام فاسد
والقول بان تعلق هذا الخلق بخير
المرسلين ووصيه بالاصل و
بالذات وتعلقه بما عداهم بالواسطة
وبالعرض وبالتبع وبالغير هل هذا
صحيح ام فاسد

الجواب

بسم الله تعالى هذه الاقوال
فاسدة وكفر وليس لبعضها محصل
والله اعلم۔ الراجی عفو ربہ محمد حسین
الکاظمینی ایضاً عبدہ محمد حسن الحسینی

اور بھی ص ۱۲ مین ہے

مسئلہ ایسا کہنا کہ امامت کلی ہے اور اعم اور
مطلق نبوت حضرت خیر المرسلین صلے اللہ
علیہ وآلہ سے اور نبوت ورسالت آنحضرت
جزئی اور خاص ہے امامت سے اور امامت
کہ کلی ہے اور مطلق اور اعم ہے منتقل ہوئی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے اور بلافرق
آئی ہے حضرت علیؑ کیطرف اور ایسا کہنا کہ
امامت کلیہ کو رسالت لازم ہے یا رسالت کو
امامت کلیہ لازم ہے یا امامت کلیہ اور رسالت
جزئیہ مین تلازم ہے ایسا کہنا صحیح ہے یا نہین
اور ایسا کہنا کہ خدا نے اصل مین حضرت رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو پیدا کیا اور اُن
کے وصی کو اور باقی تمام عالم کو حضرت رسولخدا
اور اُن کے وصی کے ذریعہ اور واسطہ سی پیدا
کیا اور ایسا کلام صحیح ہے یا فاسد۔

جواب

یہ سب اقوال بیشک فاسد ہین اور کفر کی کلمات
ہین اور بعضے قول یعنے کلی و جزئی ہونا اور
لزوم ہونا مہمل ہے اور پوچ ہے۔ الراجی
عفو ربہ محمد حسین الکاظمینی ایضاً عبدہ محمد حسن الحسینی

وتمام این رساله همین قسم سوال وجواب
است وبرای اختصار دو مسئله که تعلق این
مقام بود نقل کرده شد واین رساله
بدستخط وفتوای هردو بزرگوار در مطبع هدایت
مدراس در سنه ۱۳۰۸ھ طبع گردیده است
ایضاً بحار جلد هفتم باب الفرق
بینهم وبین الانبیاء ص ۲۹۵
وبالجملة لابد لنا من الاذعان
بعدم کونهم انبیاء وبانهم
اشرف وافضل من غیر نبینا من
الانبیاء والاوصیاء ولانعرف
جهة لعدم اتصافهم بالنبوة
الارعایة جلالة خاتم الانبیاء
ولایصل عقولنا الی فرق بین
بین النبوة والامامة وما
دلت علیه الاخبار فقد عرفته
والله تعالی یعلم حقائق احوالهم
صلوات الله علیهم اجمعین
ایضاً از کتاب مقالات شیخ مفید رح
بعد ازین نقل می فرماید
وانما منعت نزول الوحی الیهم

اور یہ پورا رسالہ اسی طرح سوال وجواب مین
ہے اور اختصار کیلئے دو مسئلہ جو اس مقام
سے متعلق تھا نقل کیا گیا اور یہ رسالہ بدستخط
وفتوای ہردو بزرگوار مطبع ہدایت مدراس
مین سنہ ۱۳۰۸ھ چھپا ہے۔
اور بھی بحار جلد ہفتم باب فرق مین درمیان
ائمہ اور انبیا علیہم السلام کے ہے ص ۲۹۵
خلاصہ یہ کہ ہم کو اس کا یقین کرنا ضرور ہے کہ
ائمہ انبیا نہین ہین اور اس کا کہ وہ حضرات
سوا ہمارے نبی کے تمام انبیا واوصیا سے افضل و
اشرف ہین اور ہم کوئی وجہ ان کے متصف بہ
نبوت ہونے کی نہین پاتے بجز رعایت بزرگی
خاتم انبیا کے اور ہماری عقلین کسی ظاہر
فرق نبوت وامامت کی طرف نہین پہونچتی
ہین اور جس پر حدیثون نے دلالت کیا ہے
تونے اسے پہچان لیا ہے اور خدائے تعالی ہی
اُن کے اصلی حالات کو جانتا ہے۔ صلوات
اللہ علیہم اجمعین۔
اور اس کے بعد کتاب مقالات شیخ مفید
علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہین
اور تحقیق خبر این نیست کہ بیشک نزول وحی کو

والایحاء بالاشیاء الیهم للاجماع
علی المنع من ذالك والاتفاق علی
انه من زعم ان احدا بعد نبینا
یوحیٰ الیه فقد اخطاء وکفر و
لحصول العلم بذالك من دین النبیؐ
کما ان العقل لم یمنع من بعثة
نبی بعد نبینا و نسخ شرعه کما
نسخ ما قبله من شرایع الانبیاء
وانما منع ذالك الاجماع والعلم
بانه خلاف دین النبیؐ من
جهة الیقین وما یقارب
الاضطرار والامامیة جمیعاً
علی ما ذکرت لیس بینها
فیه علی ما وصفت خلاف

انتهی

و ابن عجاله بر نصیحت ملیحه که مولانا سید
العلماء علامه سید حسین لکهنوی علیین
مکان تحریر فرموده است ختم کرده می
شود

حدیقهٔ سلطانیه باب اول فه

بدانکه ستر غلات و مفوضه و شیعه متصوفه

بطرف ائمہ اور اشیاء کے وحی کرنے کو اُن کی
جانب منع کیا بوجہ اس کے کہ اس منع پر اجماع
ہو چکا ہے اور اتفاق اس پر ہے کہ جو کوئی
گمان کرے کہ ہمارے نبیؐ کے بعد کسی پر وحی ہوتی
ہے تو وہ خطاکار اور کافر ہے اور بہ سبب اسکے
کہ دین نبیؐ سے اس کا علم حاصل ہو چکا ہی چنانچہ
عقل بعد ہمارے نبیؐ کے کسی اور نبی کی بعثت سے
مانع نہیں ہے اور نہ اُن کی شریعت کے منسوخ
ہونے سے جیسے کہ اور انبیاء ما قبل کی شریعتیں
منسوخ ہوئیں اور جز این نیست تحقیق کہ
اس کو منع کیا ہے اجماع اور علم نے اس طرح سے
کہ یہ یعنے بعثت نبی دیگر و نسخ شریعت خلاف
دین نبیؐ ہے بجہت یقین اور بوجہ مقاربہ اضطرار
کے اور امامیہ سب کے سب اسی پر ہیں جو میں نے ذکر
کیا اُن میں میرے بیان پر اس میں کوئی
اختلاف نہیں ہے اور اس عجالہ کو ایک ملیح
نصیحت پر جو جناب مولانا سید العلماء آقا سید
حسین صاحب قبلہ و کعبہ لکھنوی اعلے اللہ مقامہ
نے تحریر فرمائی ہے ختم کیا جاتا ہے۔

حدیقۂ سلطانیہ باب اول فہ

جان تو کہ غالیوں اور مفوضہ اور صوفی شیعوں

نسبت باہل حق از شر کفار و منافقین
مخالفین زیادہ است چہ ایشان انتحال
اسم تشیع نمودہ اند و خود را شیعہ و
موالی می نامند و در مدح و ثنای حضرات
کار بافراط میرسانند پس عوام شیعہ در
اشتباہ می افتند و اینہا را از خود می
پندارند و بکلمات اینہا گوش میدہند
و اینہا در پردۂ ولائے اہلبیت اقاویل
باطلۂ خود را رواج میدہند و شیعیان
جاہل و غافل گول میخورند و کلام ایشان
را باور می کنند حالانکہ حضرات چہ قدر
برائت از اینہا اظہار فرمودہ اند و از
تصدیق روایات شان و ہم نشینی
شان منع نمودہ اند و از دست و زبان
شان بتنگ آمدہ در مناجاتہا بدعا
بر اینہا میفرمودند چنانکہ بعضے از فقرات
مناجات حضرت امام رضا علیہ السلام گذشت
پس باید کہ موالیان اہل بیت اطہار از
شر این اشرار خود را بیک کنار بکشند کہ
گفتہ اند از دشمن خانگی حذر باید کرد خصوصا
نظر بانکہ اخفا و کتمان و تدلیس و تلبیس

کی برائی اہل حق کے بارہ مین شر کفار و منافقین
اور مخالفین سے زیادہ ہے کیونکہ نام شیعہ کا
دعوی کیا ہے اور خود کو شیعہ اور دوست
کہتے ہین اور مدح و ثنائی حضرات ائمہ مین
زیادتی اور تجاوز کرتے ہین پس جاہل شیعہ
شبہ مین پڑ جاتے ہین اور ان کو اپنے مین سے
جانتے ہین اور اُن کی باتین سنتے ہین اور یہ
لوگ پردۂ ولائے اہلبیتؑ مین اپنے باطل
اقوال کو رواج دیتے ہین اور غافل و جاہل شیعہ
فریب کھا جاتے ہین اور ان کی بات کو باور
کر لیتے ہین حالانکہ حضرات ائمہ نے کس قدر
بیزاری اُن سے ظاہر فرمائی ہے اور اُنکی روایتون
کی تصدیق سے اور اُن کی ہم نشینی سے منع
فرمایا ہے اور ان لوگون کے ہاتھ اور زبان
سے تنگ ہو کر اپنی مناجاتون مین ان پر بددعا
فرماتے تھے جیسا کہ مناجات حضرت امام رضا
علیہ السلام کی بعض فقرے گذر گئے پس چاہیے کہ
دوستداران اہل بیت اطہار ان اشرار کے
شر سے خود کو کنارہ رکھین کیونکہ کہہ گئے ہین
گھر کے دشمن سے بچنا چاہیے خصوصا اس خیال
سے کہ پوشیدگی اور چھپانا اور دھوکا اور

از عادات این فرقه است
واز جملهٔ شواہد این مقال است
آنچه کشی علیه الرحمه باسناد خود
از یونس از ہشام بن الحکم روایت
کرده که او شنید حضرت صادق
علیه السلام را که میفرمود که مغیرہ
بن سعید دیده و دانسته کذب و
دروغ بر پدر من می بست و صحابہ
او که در اصحاب پدر بزرگوار
من مختفی و پوشیده بودند کتابها
را از اصحاب پدر من میگرفتند
پس می سپردند او را بمغیرہ پس
او مختفی داخل میکرد دران کفر
وزندقهٔ خود را و نسبت میداد
انرا بسوی پدر بزرگوار من بعد
ان کتابها را باصحاب خود
می داد و حکم می کرد انہا را که
درمیان شیعه ان کتابها را
منتشر سازند پس ہر چه در
کتب اصحاب پدر بزرگوار
من از مضامین غلو یافته شود

فریب دینا اس فرقہ کی عادتوں سے ہے
اور اس کلام کی شاہد وہ حدیث ہے
جو کشی علیہ الرحمہ نے بسند خود یونس
سے انہوں نے ہشام بن حکم سے
روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت
صادق سے سنا کہ فرماتے تھے مغیرہ
بن سعید جان بوجھکر کذب و دروغ
میرے والد پر باندھتا تھا اور
اسکے ساتھی جو میرے پدر بزرگوار
کے اصحاب میں مخفی اور پوشیدہ
تھے میرے پدر کے اصحاب سے
کتابیں لیکر مغیرہ کے سپرد
کرتے تھے اور وہ اپنے کفر اور
بیدینی کو انہیں مخفی طور سے داخل
کرتا اور میرے پدر بزرگوار کی
طرف منسوب کردیتا تھا پھر وہ
کتابیں اپنے ساتھیوں کو دیدیتا اور
کہدیتا کہ انھیں شیعوں میں پھیلا
دیں پس جو کچھ میرے پدر کے
اصحاب کی کتابوں میں غلو کے
مضامین پائے جائیں وہ انہیں سے

از انجمله است که مغیره بن سعید
در ان کتب داخل ساخته - وازین
حدیث دو فائده لائح گردید
یکی تدلیس و تلبیس این طائفه پس
تدقیق نظر در امور این جماعت
لازم است تا در کید ایشان
نیفتند و دیگر انکه هر روایت
منسوب بحضرات لائق اعتماد
نیست و چنان نیست که این
جماعت مستحدثه قریبة العهد
گمان کرده اند که در خصوص
احادیث فضائل هر روایت
که منسوب بان حضرات
باشد انکار ان کفر است
چه این توسیع دائره گویا
تمهیدی است برائے عدم
انکار مردم از روایات غلو
و غلو و افراط است در قبول
هر روایت خلافا لقوله
تعالی ان جائکم فاسق
بنباء فتبینوا و الخ

ہیں جو مغیرہ بن سعید نے اُن
کتب میں داخل کیا ہے -
اس حدیث سے دو فائدہ ظاہر
ہوا ایک تو اس گروہ کا دھوکہ
اور فریب دینا پس انکے معاملہ
میں باریک بینی لازم ہے تاکہ
انکے مکر میں نہ پڑ جائیں -
دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہر روایت
جو حضرات ائمہ کیطرف منسوب
ہو لائق اعتماد نہیں ہے اور
ایسا نہیں ہے جو قریب العہد کے
نئے گروہ یعنے شیخیوں نے گمان
کیا ہے کہ مخصوص فضائل میں
ہر ایک روایت جو اُن حضرات
کی طرف منسوب ہو اسکا انکار
کرنا کفر ہے کیونکہ یہ وسعت
دایرہ گویا ایک تمہید ہے تاکہ
لوگ روایات غلو کا انکار نہ کریں
اور غلو اور زیادتی ہر ایک روایت
کے قبول کرنے میں ہے برخلاف
قول خدا تعالی کہ فرماتا ہے جب

فمن صدقهم
فقد کذبنا والا خود
ظاهر است که مراد از ان
فضایل حقه ثابته است
که انکار ان باعث خروج
از ایمان است نه انکار
فضایل مخترعه مثل روایات
غلات و فضایل غیر صحیحه
مخالفه اصول قطعیه و
نه انکار ثبوت روایات
غیر ثابته شاذه چه اینها
اگر لائق انکار نباشند
قابل اعتقاد و اقرار نیز
نمی توانند بود ایضًا فیه و از انجمله
است که عالم عامل و فاضل کامل
سید نظام الدین حسین مرحوم
بیان میفرمودند که در بعضی از سفر
بر خوردم بروی عابد که اظهار
تشیع و موالات با اهلبیت اطهار
علیهم السلام میکرد و بس گمان بردم

کوئی قائل ہمارے باب میں
لاتے تو تحقیق کہ ہم کو جھٹلایا اور یہ
حدیث [illegible]
تصدیق کرے [illegible]
چاہئے [illegible]
ظاہر ہے کہ امر سے مراد فضائل
حقہ ثابتہ ہیں جنکا انکار باعث
نکلنے ایمان سے ہے نہ مخترعہ
فضائل کا انکار باعث ہے غالیوں کی
روایات کا اور غیر صحیح فضائل
کا جو مخالف اصول قطعیہ ہیں
اور نہ انکار کرنا ہے ثبوت شاذ
نادر روایات کا کیونکہ اگر یہ
لائق انکار نہ ہوں تو قابل اعتقاد
و اقرار بھی نہ ہونگی اور اسی قسم سے
ہے جو عالم عامل فاضل کامل سید
نظام الدین حسین مرحوم بیان
فرماتے ہیں کہ بعض جزیرہ میں
میں میرا گذر ہوا ایک عابد شخص
کو دیکھا جو اظہار تشیع اور محبت
اہلبیت کرتا تھا میں نے گمان کیا

که این کس از جماعت ما است
و رسم مصادقت و دوستی با او بهم
رسانیدم بعد انکه در خلوات بر
حال او مطلع شدم دیدم که
این مرد شیخ مفوضه است پس
دوری جستم و بیزاری نمودم
از و و هر گاه بر پارهٔ از حال
اختفا و تدلیس و تلبیس این
جماعت مطلع شدی پس
بدانکه علمائے دیندار تقوی
شعار برائے این فرقه
علامات ذکر کرده اند که هر کس
که دران این علامات یا
بعض آن یا امثال ان
یافته شود احتیاطاً علی
دینهم در صدد تفحص
و تجسس حال معتقدات
او شوند و از حال او مستوحش
باشند و بر امثال این
مقام محمول است انچه در
بعض روایات آمده که

کہ یہ مرد ہمارے گروہ سے ہے
اور رسم محبت و دوستی مینے
اسکے ساتھ پیدا کیا بعد ازان
کہ مین خلوتونمین اسکے حال پر
مطلع ہوا تو مینے دیکھا کہ یہ شخص
مذہب مفوضہ کا شیخ و بزرگ
ہے پس مینے اس سے دوری اور
بیزاری کی - اور جب اس
گروہ کی پوشیدگی اور دھوکا اور
فریب کی تھوڑی حالت پر تو مطلع
و آگاہ ہو گیا تو جان لے کہ علمائی
دیندار تقوی شعار نے اس فرقہ
کی چند نشانیاں ذکر کی ہین کہ
جسمین وہ سب علامتین یا بعض
یا انکی مثل پائی جائین تو اپنے
دین کی احتیاط اور بچاؤ کے لئے
اس شخص کے اعتقادات کے
تفحص اور تجسس کے درپے ہون
اور اسکے حال سے خوفناک ہین
اور ایسے ہی مقام پر محمول ہے
جو بعض روایتون مین آیا ہے

باید کہ انسان از اوثق اخوان خود مستوحش باشد تا کہ خود را و زمرۂ ضعفاء مومنین را از شر اشرار کہ در کمین اضلال اند باز دارد نہ اینکہ در چنین مواضع اندیشہ ناک افعال و اقوال ظاہر الاسلام را محمول بر صحت و ایمان او را مستصحب دانستہ ہر چہ از کلمات ظاہرہ در مخالفت شرع بگوید در صدد اصلاح و تاویل آن بودہ باشد و از ینجا است کہ شیخ صدوق بن محمد بن علی بن بابویہ علیہم الرحمہ در اعتقادات میفرماید کہ اعتقاد ما در بارۂ غلات و مفوضہ آنست کہ اینہا کافر ند بخدائی عز وجل و بدتر اند از یہود و نصاری الی ان قال علامت اینہا آنست کہ علمائے قم را کہ علمائے حق بودند

کہ چاہیے آدمی کو کہ اپنے معتبر تر دوست سے بھی متوحش و خائف رہے تا کہ خود کو اور گروہ ضعفاء مومنین کو شر اشرار سے جو گمراہ کرنے کی گھات میں ہیں باز رکھے نہ یہ کہ ایسے خوفناک مقاموں میں اظہار اسلام کرنے والے کے افعال و اقوال کو صحت پر حمل کرکے اور اسکے ایمان کو مقدم جانکر جو کچھ ظاہری کلمات سے مخالفت شرع میں رکھے در پے اصلاح و تاویل ہو جاتے ہیں اور اس مقام سے ہے جسکے لئے شیخ صدوق بن محمد بن علی بن بابویہ علیہم الرحمہ اپنے رسالۂ اعتقادات میں فرماتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ غالیوں اور مفوضہ کے بارہ میں یہ ہے کہ وہ بخدائے عز وجل کافر ہیں اور یہود و نصاری سے بدتر ہیں یہانتک کہ فرمایا اُن لوگونکی علامتیں اور نشانیاں یہ ہیں کہ شہر قم کے عالموں کو جو علمائے

نسبت بتقصیر میکنند که ایشان در
ولای اهلبیت مقصر اند و گویا ذکر مشایخ
قم در کلام شیخ بر سبیل تمثیل بود فرد اظهر
نسبت بازمان و مکان بوده والا
این امر اختصاص بمشایخ قم ندارد
و باز گفته و علامت حلاجیه از غلات
دعوی معرفت باسماء اعظم الهی و دعوای
کشف و انکشاف حق است و دعوای
اینکه ولی وقتیکه مخلص و عارف به
مذهب ایشان باشد از انبیا افضل
میشود و از علامات شان است
دعوای علم کیمیا و حال آنکه نمیدانند
مگر دغل و فریب را
انتهی

مترجم کلام

[illegible] ان جماعت که در این ایام [illegible]
شان بعلامات غلات ظاهر گشته گویا [illegible]
این صفات اند [illegible]
کمان [illegible] که نسبت بعلما دیگر
[illegible]
[illegible]

تو تھے مقصر کہتے ہیں کہ یہ لوگ محبت اہلبیت
میں تقصیر کرنے والے تھے اور ذکر علماء قم
کا کلام شیخ علیہ الرحمہ میں بطور مثال کے اور
ظاہر تر فرد کے بہ نسبت اس زمانہ اور مقام کے
ہے ورنہ یہ بات کوئی خصوصیت علماء قم کی نہیں
رکھتی اور پھر فرمایا ہے اور فرقہ حلاجیہ غالی
کی علامت یہ ہے کہ دعوی معرفت اسماء اعظم
خدا اور دعوای کشف اور حق کے ظاہر ہونیکا
خود بخود کرتے ہیں اور یہ دعوی کرتے ہیں
کہ جب کوئی شخص خالص اور عارف ان
کے مذہب کا ہو جاتا ہے تو انبیا سے افضل
ہو جاتا ہے اور انھیں کی علامتوں سے
علم کیمیا کا دعوی ہے حالانکہ بجز مکر و دغا
کے کچھ نہیں جانتے تمام ہوا خلاصہ کلام
شیخ کا

اور یہ گروہ جن کا اثر غالیوں کی علامات
سے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے کہ یہ نسبت اور علما کے اہلبیت
[illegible] ولایت [illegible]
ہوتے ہیں [illegible]

باین مدارج که اثرا مدارج سفسطائیه
قرار میدهند قاصر و مقصر اند وثانیاً
خود را عالم بواطن اسرار و عارف
بمعارف باطنیه می پندارند و مومن و
ممتحن می نامند و ادعای کشف می
کنند و انی لهم ذالك و
چه دانستی که کشف و الهام که غیر
معصوم ادعای آن میکند بر غیر او فکیف
بر خود او حجت نیست چه کشف رحمانی
و شیطانی می باشد و تمیز در آن نمیتوانند
کرد و احتجاج بظواهر کتاب و سنت
مفصح از بواطن نمیتواند شد و اخبار
احادیث در اصول اعتقاد مستند
نمی تواند بود
وثالثاً افتخار بعلم کیمیا می نمایند و غیر
از دعوی امری دیگر از ایشان مشاهده
نمی شود و عوام شیعیان را که موالیان
اهلبیت اند در پرده ولای اهلبیت
واطراف هیچ شان بخود مایل می کنند و
اهل دنیا را بحیله علم کیمیا بخود میکشند
در این ضمن کلمات پریشان مخالف

جیسے طرح سفسطائیہ قرار دیا ہے قاصر اور مقصر ہین
اور دوسرا گمان یہ ہے کہ خود کو باطنی بھیدون
کا عالم اور اندرونی معرفتون کا عارف سمجھتے
ہین اور مومن اور امتحان شدہ کہتے ہین
اور کشف کا دعوی کرتے ہین اور کہان اُن
کیلئے یہ بات ہے کیونکہ تونے جان لیا ہے
کہ جس کشف والہام کا دعوی غیر معصوم کرتا
ہے دوسرے پر بلکہ خود اُس پر بھی حجت نہین
ہے کیونکہ کشف رحمانی بھی ہوتا ہے اور
شیطانی بھی اور ان دونون مین تمیز نہین
ہوسکتی ہے اور ظاہر کتاب و سنت کیساتھ
حجت لانے سے اظہار بواطن نہین ہوسکتا
ہے اور روایتین اصول اعتقاد مین
معتبر نہین ہوسکتی ہین
تیسرا گمان یہ ہے کہ علم کیمیا جاننے پر فخر
کرتے ہین اور بجز دعوے کے اُن سے دیکھا
نہین جاتا اور جاہل شیعون کو جو دوستان
اہل بیت ہین پردہ مین ولایت اہلبیت
کے اور زیادتی ہیچ مین اپنی طرف مایل کرتے
ہین اور دنیاداروں کو علم کیمیا کے حیلے سے
اپنی جانب کھینچتے ہین اور اسی ضمن مین

اصول شیعیان بر زبان می آرند و باز
در وقت دار و گیر از شاخی بشاخی
میپرند و ادعای تشابه در کلام خود
می کنند بحیثیتی که امان از اقوال شان
مرتفع است و آثار تلبیس در کلمات
شان مبین چنانکه غلات صوم و صلوة
و زکوة را نام بعضی از بندگان
مقرب درگاه ایزدی قرار داده اند
ایشان توحید و فعل الله و ارادة
الله و قدرة الله و علم باصلح
و اسم اعظم و اسماء حسنی را اشخاص
موجوده قرار می دهند و علم خدا را
باشیاء حادث میپندارند و مراتب
توحید را زیاده بر الف میشمارند
چیزی را متعلق بسینه و چیزی را
متعلق بفواد می گردانند و کلام
بعضی علماء اصول کلام را بنا بر
تدلیس ببوی خود میکشند
تا ظاهر نشود که طریقه ایشان
مباین طریقه اهل حق است و
مع هذا می گویند که سر خود را

باتین جو اصول شیعہ کے برخلاف ہین زبان
پر لاتے ہین اور پھر وقت دار و گیر ایک
ڈالی سے دوسری ڈالی پر اڑتے ہین اور
اپنے کلام مین تشابہ ہونیکا دعوی کرتے
ہین اسطرح کہ ان کے کلامون سے امان اٹھ
گئی ہے اور دھوکہ اور فریب کے آثار ان
کے کلمات مین ظاہر ہین جیسا کہ غالیون نے
روزہ اور نماز اور زکوۃ کو بعضے بندگان
مقرب درگاہ خدا کا نام رکھا ہے اور یہہ
لوگ توحید اور فعل خدا اور ارادہ خدا اور
قدرت خدا اور مصالح کا علم اور اسم اعظم اور
اسماء حسنی کا علم ان سب کو چند موجود آدمی
قرار دیتے ہین اور علم خدا کو سابقہ اشیاء موجودہ
کے جانتے ہین یعنے جو چیزین موجود ہین
انہین کا علم خدا کو ہے اور توحید کے مرتبہ کو
ہزار سے زیادہ گنتے ہین کسی چیز کو چھاتی کے
متعلق اور کسی شے کو دل کے متعلق کرتے ہین
اور بعضے علماء اصول کلام کے کلام کو بنا بر
دھوکہ دہی اور فریب کے اپنی طرف کھینچتے ہین
تاکہ ظاہر نہو کہ انکا طریقہ اہل حق کے طریقہ
سے مخالف ہی اور باوجود اس کے کہتے ہین

فاش نمی کنیم کہ دیوار ہم گوش
دارد وللحیطان آذان اگر
طریقۂ ایشان طریقۂ مرضیہ اصحاب
ما است چرا خود را بمعرفت اسرار
اختصاص می دہند و چرا از اہل
مذہب حق کتمان آن می نمایند
و اسرار را از کجا شناختہ اند آیا
دلیل سمعی متواتر در دست دارند
یا دلیل عقلی بر آن قایم کردہ اند
انچہ در رسایل انہا دیدہ شد
غیر از مغلطہ و سفسطہ امری دیگر
نیست قدر بکہ بغداد الا نانہ
یترشح بما فیہ ظاہر گشت
حالش این است و المفروج اسرار
مکتومہ آنہا است ہدا ہم
اللہ الی الصراط المستقیم
والطریق القویم وانما
اطنبنا الکلام ایضاحا للمرام
وتنبیہا لمن غفل من طالبی
الحق من سائر الانام واللہ
ولی الفضل والانعام

کہ ہم اپنے بھید کو فاش اور ظاہر نہین
کرتے ہین کیونکہ دیوار کے بھی کان ہین
اگر ان کا طریقہ ہمارے علمار کا پسندیدہ
طریقہ ہے تو کیون خود کو معرفت اسرار
کے ساتھ مخصوص کرتے ہین اور کیون اُسکو
اہل حق سے پوشیدہ کرتے ہین اور اسرار کو
کہان سے جانا ہے آیا کوئی شرعی اور متواتر
دلیل ان کے ہاتھ مین ہے یا کوئی عقلی دلیل
اُس پر قائم کی ہے جو کچھ اُن کے رسالون
مین دیکھا گیا ہے سوای مغالطہ اور بیوقوفی
کے کوئی اور بات نہین ہے جس قدر بغداد
از کوزہ ہمان چیز در آید کہ در او بود
ظاہر ہو اہے اُسکا یہ حال ہے اور خلاصہ اُن
کے پوشیدہ بھیدون کا ہے (جو سن چکے
اور معلوم کر چکے) خدائے تعالی اُنکو صراط
مستقیم اور طریق قویم کی ہدایت فرمائے
اور جز این نیست ۔ تحقیق کہ ہم نے کلام
کو واسطے واضح کرنے مطلب کے اور واسطے
آگاہ کرنے اُس شخص کے جو طالبان حق
مین سے غافل ہو تمام خلق مین طول دیا اور
خدا ہی صاحب فضل و انعام ہے ۔

انتهى الكلام اعلى الله له
ولآبائه الدرجة والمقام
في دار السلام مع محمد و
آله البررة الكرام عليهم
الصلوات والسلام من
الله الملك العلام وابقى
بنيه وبني اخوانه اعلام
الى يوم القيام بالنبي
واله افاضل الانام
عليهم الصلوات والسلام

واین کتاب مستطاب را جمعی از علماء
اعلام و مجتهدین والا مقام بسیار
مدح و ثنا نموده و بر آن تقریظها
نوشته اند مثل علامه مفتی سید
محمد عباس لکهنوی شوشتری قبله و
کعبه و مولانا سید ابوالحسن صاحب
قبله و کعبه و مولانا سید ابراهیم
صاحب قبله و کعبه و مولانا سید
ناصر حسین صاحب قبله و کعبه خلف
مولوی سید مظفر حسین صاحب مرحوم

مولانا کا کلام تمام ہوا خدا اُن کے اور
اُن کے آبا کے درجہ و مقام کو
دارالسلام جنت میں بمعیت محمدؐ و آل
محمدؐ کہ ابرار و کرام ہیں اُن پر درود
و سلام خدائے ملک علام کا ہو بلند
فرمائے اور اُن کی اولاد اور اُن
کے بھائیوں کی اولاد کو کہ علماء
اعلام ہیں تا روز قیامت باقی و
سلامت رکھے بحق نبیؐ و آل نبیؐ
کہ بہترین خلق ہیں اُن پر درود و
سلام ہو۔

اور اس کتاب مستطاب کو ایک
جماعت نے علماء اعلام اور مجتہدین
والا مقام سے بہت مدح و ثنا کی ہے
اور تقریظیں لکھی ہیں مثل علامہ
مفتی سید محمد عباس صاحب لکھنوی
شوشتری قبلہ و کعبہ اور مولانا سید
ابوالحسن صاحب قبلہ و کعبہ اور مولانا
سید ابراہیم صاحب قبلہ و کعبہ اور مولانا
سید ناصر حسین صاحب قبلہ و کعبہ خلف
مولوی سید مظفر حسین صاحب مرحوم

مغفور اعلی اللہ مقامہم وضاعف
اجلالہم
وعین عبارہمہ با جلد امامت طبع
شدہ است در مطبع بستان مرتضوی
لکھنؤ
ودر آخر ہمین جلد تذکرہ مصنف
علام ہم مختصرا طبع کردہ اند کہ از
دیدنش حال جلالت فضل وکمالش
ہویدا می گردد خصوصا آنچہ
افضل المجتہدین حجۃ الاسلام
والمسلمین آقا شیخ محمد حسن صاحب
جواہر با انتقاد در اوایل واواخر
مستجمع مناقب ومفاخر تحریر فرمودہ
اند کہ قابل نظر اہل قلوب وانظار
است ومنور بصائر وابصار

والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا و
باطنا والصلوۃ والسلام علی
محمد المصطفی والہ المجتبی و
علی اعدائہم ما علیہم
ابدا دائما سرمدا

مغفور خدا ان سب کے مقام بلند
فرمائے اور جلالت زیادہ کرے
اور سب کی عین عبارتین جلد امامت
کے ساتھ چھپی ہین مطبع بستان مرتضوی
لکھنؤ مین
اور اسی جلد کے آخر مین مصنف علام
کی سوانح عمری بھی مختصر طور پر طبع
ہوئی ہے جس کے دیکھنے سے اُن کے
فضل وکمال کی جلالت کا حال ظاہر ہوتا
ہے خصوصا جو کچھ افضل المجتہدین حجت
الاسلام والمسلمین آقا شیخ محمد حسن
صاحب جواہر علیہ الرحمہ نے اُس پیشوای
اوایل واواخر مستجمع مناقب ومفاخر
کے بارہ مین تحریر فرمایا ہے کہ قابل
نظر اہل قلوب وانظار اور منور بصائر
وابصار ہے۔

والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا و
باطنا والصلوۃ والسلام علی
محمد المصطفی والہ المجتبی
وعلی اعدائہم ما علیہم ابدا
دائما سرمدا

تقریظ جامع المعقول و المنقول حاوی الفروع والاصول بحر الادب طود الارب نادرۃ الزمن الفاضل المؤتمن جناب آقا شیخ محمد حسن صاحب قبلہ نجفی دام ظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

يا من جعل شمس النبوة ضياء
وقمر الامامة نورا نحمدك
على جزيل نعمك وهو الدين
وجميل فضلك وهو اليقين
ونصلي ونسلم على من فضلته
على جميع خلقك بلا استثناء
واعلمهم بلا امتراء محمد المصطفى
وعلى المنصوب بعده خليفة
واماما علي المرتضى وعلى
سائر اهل بيته وعترته
والخيرين من اصحابه
نجوم الهداية
وبعد لا يخفى على المتتبع
بالاخبار السالك مسالك
آثار ائمة الاطهار و
الناظر في عبارات العلماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے وہ (خدا) جس نے نبوت کے
سورج کو روشن بنایا اور امامت
کے چاند کو نورانی کیا ہم تیری حمد
تیری پوری نعمت پر کرتے ہیں کہ
وہ دین ہے اور تیری عمدہ مہربانی
پر جو یقین ہے اور ہم درود و سلام
بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنی تمام
خلق پر بغیر استثناء کے فضیلت
دی ہے اور اُن کے اعلم پر بلا شبہ
اور وہ حضرت محمد مصطفیٰ ہیں اور
درود و سلام اُن پر جو آپ کے بعد
خلیفہ و امام معین ہوئے یعنی علی مرتضیٰ
اور اُن کی باقی عترت اور اہلبیت پر
اور اُن کے اخیار اصحاب پر کہ ستارہائے
ہدایت ہیں۔ بعد تتبع اخبار سالک
مسالک آثار ائمہ اطہار اور ناظر عبارات

واصحابنا الکبار ان ما
الفه الوفی الکامل والصفی
العامل الناهج منهج الیقین
علم الواعظین وزبدة الذاکرین
التقی الزکی زائر البیت والمقام
حاج الحرمین جناب المولی محمد
باقر الفیض آبادی ادام الله
توفیقه من الاحادیث و
الاخبار وکلمات علماء الاخیار
الناطقة بخصائص النبوة ومصرحة
بمراتب الامامة فیها یظهر
الفرق بین الرسول والولی
ومنها یعرف الامام من النبی
وعلیها مدار عقائد الشیعة
والامامیة وقد لاحظتها
کمال الملاحظة فرأیتها بعین
الانصاف عین المنقول منها
بلا زیادة و نقیصة فالرجاء
من المولی تعالی شانه العزیز
دوام توفیق المؤلف آمین وقد
حررته فی مجمع صبیحة یوم الاربعاء ۱۱ من

علماء و بزرگان اصحاب شیعہ پر پوشیدہ
نہیں ہے کہ بتحقیق جو وفی کامل صفی
عامل ناہج منہج یقین علم الواعظین
زبدۃ الذاکرین تقی زکی زائر بیت
و مقام حاج الحرمین جناب ملا محمد باقر
فیض آبادی ادام اللہ توفیقہ
نے احادیث و اخبار اور کلمات علماء
اخیار سے تالیف کیا ہے وہ خصائص
نبوت پر ناطق ہے اور مراتب امامت
کی تصریح کرنے والا ہے پس اسی سے
فرق نبی و ولی ظاہر ہوتا ہے اور اسی سے
امام اور نبی جدا ہوتے اور پہچانے
جاتے ہیں اور اسی پر شیعہ امامیہ کے
اعتقادوں کا دار و مدار ہے اور
میں نے اُس کو پوری طرح سے ملاحظہ
کیا تو اُس کو بنظر انصاف عین منقول
منہا بلا زیادتی اور کمی کے پایا پس
خدائے تعالیٰ سے امید ہے کہ مولف کو
ہمیشہ توفیق دے آمین
اور میں نے اسے بمبئی میں صبح روز چہارشنبہ
۱۱ جمادی الثانی کو لکھا سنہ ۱۳۲۳ھ

شہر ج ۲ ۱۳۳۵ھ ہجری
وانا الراجی عفو ربہ الخفی اقل خدام الشرع الانور
محمد حسن النجفی

وانا الراجی عفو ربہ الخفی اقل خدام الشرع
الانور محمد حسن النجفی

تقریظ علام فہام ذو المجد والمقام والفضل والاکرام امام الجمعۃ والجماعۃ جناب مستطاب آقا شیخ ابو القاسم صاحب قبلہ دام ظلہ العالی مدی الایام واللیالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ
وعلی آلہ خلفاء اللہ واللعنۃ
الدائمۃ علی اعدائہم اعداء اللہ
من الآن الی یوم لقاء اللہ۔
اما بعد کتاب مستطاب خیر الکلام کہ
جامع خیر کلامست محتوی بر اخبار صحیحہ
و آثار صریحہ واردہ از ائمہ طاہرین
در اثبات نبوت حضرت رسالت و امامت
ائمہ اثنی عشر صلوات اللہ علیہم اجمعین
و بیان مراتب انہا و مشتمل بر عقاید
حقہ علماء امامیہ رضوان اللہ علیہم
می باشد کتابیست جلیل از اول تا آخر
ملاحظہ نمودم تحریفی در ان دیدہ نشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ والصلوۃ علی رسول
اللہ وعلی آلہ خلفاء اللہ واللعنۃ
الدائمۃ علی اعدائہم اعداء
اللہ من الآن الی یوم لقاء اللہ
اما بعد کتاب مستطاب خیر الکلام کہ جامع
بہترین کلام ہے حاوی اخبار صحیحہ و آثار
صریحہ کہ ائمہ طاہرین سے اثبات نبوت حضرت
رسالت و امامت دوازدہ امام صلوات
اللہ علیہم اجمعین ہیں اور اُن کے مراتب
کے بیان میں ہے اور عقائد حقہ علماء
امامیہ رضوان اللہ علیہم پر شامل ہے
یہ ایک جلیل کتاب ہے۔ میں نے اسے
پوری دیکھی ہے کوئی تحریف اس میں

مولف آن جناب مستطاب فضائل اکتساب حقائق آداب زبدة المتکلمین ونخبة الواعظین ذوالبیان الفاخر الحاج مولوی محمد باقر المصطفی آبادی زید توفیقہ زحمت وکوشش در صحت وجمع وتالیف ان از مصنفات ومؤلفات علمای متقدمین ومتاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نمودہ شکر اللہ مساعیہ الجمیلہ وجزاہ اللہ عن الاسلام واہلہ خیر الجزاء بالنبی وآلہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین

تحریرا فی یوم الاحد ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۵

الراجی عفو ربہ الخفی ابوالقاسم النجفی

نہیں دیکھی گئی ہے اس کے مولف جناب مستطاب فضائل اکتساب حقائق آداب زبدة المتکلمین نخبة الواعظین صاحب بیان فاخر حاجی مولوی محمد باقر مصطفے آبادی زید توفیقہ نے اس کی صحت اور جمع اور تالیف ہیں مصنفات اور مولفات علمار متقدمین ومتاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زحمت اور کوشش کی ہے خدا اُسکی عمدہ کوششون کا اجر اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر بحق النبی وآلہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

محررہ روز یکشنبہ ۲۹ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۳۵ھ

الراجی عفو ربہ الخفی ابوالقاسم النجفی

تقریظ وتوثیق افضل الفضلاء واکمل الکملاء وزین العلماء وعمدة الفقہا جناب آقا سید محمد تقی معروف بسید آقا صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ما اتصلت النہر باللیالی

بسم اللہ تعالی خالق الخلق والصلوة

بسم اللہ تعالی خالق الخلق والصلوة

على محمد وآله هداة الخلق الى
الحق وبعد فان بل اصل شرف
العلم تغني عن الكلام وكون اشرفها
علم اصول الدين لا يحتاج الى البيان
ومن المعلوم ان من اهمها بعد
المعرفة بالله هو معرفة النبي
والامام عليهم سلام الله الملك
العلام وما الف في هذا الباب رسالة
خير الكلام في معرفة النبي والامام
الذي الف جناب العالم التقي والورع
الزكي والفاضل الملي اسوة الذاكرين
وقدوة الواعظين المولى محمد باقر
زيد توفيقه فلعمري لقد بذل فيها جهد
واتعب فيها نفسه وادى فيها
حقه وهو من احسن تاليفات
هذا الباب كيف لا وهي مجتمع
اخبار ائمتنا الاطهار وكلمات
علمائنا الاخيار اللهم وفقه لما
تحب وترضى واجزه خير
الجزاء واصرف عنه السوء
والبلاء وارجو منه الدعاء

علی محمد و آلہ ہداۃ الخلق الی الحق۔
بعد تحقیق براہت شرف علم کلام سے
بے نیاز ہے۔ اور علم اصول دین کا شرف
ہونا محتاج بیان نہیں ہے اور معلوم
ہے کہ ضروری تر اُن سب کا بعد معرفت
خدا معرفت نبی و امام علیہم سلام اللہ
الملک العلام ہے اور جو کچھ اس بارہ
میں تالیف ہوا رسالۂ خیر الکلام فی
معرفۃ النبی والامام ہے جسے جناب عالم
تقی ورع زکی فاضل ملی اسوۃ الذاکرین
قدوۃ الواعظین مولوی محمد باقر زید
توفیقہ نے تالیف کیا ہے قسم میری زندگی
کی تحقیق اُس میں اُس نے بذل سعی
کی ہے اور اُس میں اپنے تئیں تعب
میں ڈالا ہے اور اُس میں اپنا حق ادا
کیا ہے اور وہ اس بارہ میں خوبترین
تالیفات سے ہے کیونکر نہ ہو جبکہ وہ
ہمارے ائمہ اطہار کے اخبار اور کلمات
علمائے اخیار کا جامع ہے خدایا اُس کو
اپنی پسندیدہ اور برگزیدہ چیز کی توفیق
دے اور اُسے جزائے خیر دے اور اس سے

وانا بخل المرحوم الحاج
سید محمد الشوشتری
محمد تقی الموسوی المدعو
بحاجی سید آقا

بدی و بلا کو دور کرا اور مین اس
سے امیدوار دعا ہون
وانا نجل المرحوم الحاج سید محمد شوشتری
محمد تقی موسوی مدعو بحاجی سید آقا

تقریظ و تحریر پر تنویر عالم خبیر ناقد بصیر علیم المشغل و فقید النظیر جناب آقا سید علی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

هو المستعان

نحمدك يا من جعل للعلوم
سماء واضائها بشموس
الانبياء ونورها باقمار
الاوصياء وزينها بمصابيح
العلماء

وبعد بر جمیع ارباب دانش و
بنیش پوشیده نیست که علم
روشن تر ستاره ایست که در آسمان
ماهیت انسان تابنده نازک تر
غنچه ایست که در چمن حقیقت

هو المستعان

ہم تیری حمد کرتے ہین اے وہ خدا
جس نے علوم کے لئے آسمان بنایا اور
اُس کو انبیا کے سورجون سے روشن
کیا اور اوصیا کے چاندون سے نورانی
بنایا اور اُسے علما کے چراغون سے
زینت دی۔ اور بعد جمیع اہل دانش
و بینش پر پوشیدہ نہین ہے کہ
علم سب سے زیادہ روشن ستارہ ہے
کہ آسمان ماہیت انسان مین چمکتا
ہے اور سب سے نازک کلی ہے کہ باغ

او شگفتن یا شبه علمت به کمال
معرف راه و بد علمت دل
پاک و جان آگاه دهد. و
معلوم است که مقام و مرتبه
علوم بتفاوت فواید و غایت
متفاوت اند البته هر علمی
که زیادتر اسباب آراستگی
ظاهر و باطن و رانمای خلق باشد
بسوی حق درجه و مقام آن ارفع
از درجه سایر علوم خواهد بود و
شک و ریب نیست علمی که باعث
آراستگی به کمالات عاجله و
فوز سعادات آجله است علم
اصول دین و عقاید حقه هست
از معرفت الله تعالی و انبیاء
و اوصیاء و اگرچه درین باب
کتب متوافره و متکاثره تالیف
شده لیکن هر دو مبالغه و اغراق
تا بحال یکی باین درخشنده گی

حقیقت آدمی مین کھلتی ہے علم تجھکو
کمال معرفت کی راہ بتائیگا علم
تجھے دل پاک اور جان آگاہ دیگا
اور معلوم ہے کہ مقام اور رتبہ علوم
کے بوجہ تفاوت فواید و غایت کے
متفاوت ہین البتہ جو علم کہ زیادہ تر
سبب آراستگی ظاہر و باطن کا اور راہ
نمائی خلق کا بطرف خدا ہو اُس کا
درجہ و مرتبہ اور علوں سے بلند تر
ہوگا اور کوئی شک و شبہ نہین ہے
کہ جو علم باعث آراستگی کمالات دنیا
اور وصول سعادات آخرت کا ہے
وہ علم اصول دین و عقاید حقہ ہے
یعنی معرفت خدای تعالی و انبیاء
و اوصیا اور اگرچہ اس بارہ مین
بہت زیادہ کتابین تالیف ہوئی
ہین ولیکن بغیر مبالغہ اور بڑھانے
کے اب تک کوئی ستارہ اس چمک
کے ساتھ اس آسمان ہدایت کو اور

از اینکه آسمان ہدایت و کوکبی
از این افق معرفت سعادت مانند
کتاب جناب مستطاب شرف
الواعظین و افتخار الحاج و المعتمرین
العارف لطریق المعارف و
المبانی و الواصل لرموز الالفاظ
و المعانی صاحب المناقب و
المفاخر الحاج مولی محمد باقر
دام بقاه طلوع نکرده - یا
کوکبیا لا الابصار نوره من
ذالذی لک فی الانام شبیہا
و این نسخہ جامعہ المسماۃ بتحیر الکلام
فی معرفۃ النبی و الامام کہ مولای
مذکور نہایت جہد را دران مبذول
داشتہ اکثر کتب مولفہ در این
فن را فایق شدہ جزاہ اللہ خیر
الجزاء و متع اللہ المومنین بطول
بقاہ آمین
و انا الاحقر علی الموسوی الشوشتری

کوئی تارہ اس افق معرفت و سعادت
سے مثل کتاب جناب مستطاب شرف
الواعظین و افتخار الحجاج و المعتمرین
عارف طریق معارف و مبانی و واصل
رموز الفاظ و معانی صاحب مناقب
و مفاخر حاجی مولوی محمد باقر دام اقبالہ
کے طالع نہیں ہوا۔ اسے وہ ستارہ
جس کے نور نے آنکھوں کو بھر دیا ہے
وہ کون ہے جو دنیا میں تیرا مثل ہو
اور یہ نسخہ جامعہ مسمی بتحیر الکلام
فی معرفۃ النبی و الامام کہ مولوی مذکور
نے نہایت سعی کو اس میں خرچ کیا
ہے اکثر کتب مولفہ پر اس فن کے
فائق ہے خدا اسے جزاء خیر دے اور
خدا مومنین کو اس کی طول زندگی
سے فائدہ بخشے آمین۔
و انا الاحقر علی الموسوی الشوشتری

اسماء کتب منقول عنها	نمبر	اسماء کتب منقول عنها	نمبر
مجمع البحرین للشیخ الطریحی النجفی	١	شرح باب حادی عشر للفاضل المقداد	٢
عقائد الاسلام للمقدس الاردبیلی	٣	حق الیقین للعلامة المجلسی	٤
بحار الانوار جلد پنجم	٥	بحار الانوار جلد ششم	٦
ایضا جلد هفتم	٧	ایضا جلد نهم	٨
اصول کافی لثقة الاسلام	٩	اعتقادات للشیخ الصدوق	١٠
شرح تجرید للعلامة	١١	اعتقادیة للعلامة المجلسی	١٢
انوار المجالس للملا محمد حسین ارجستانی	١٣	تفسیر للقمی	١٤
تفسیر البرهان للسید هاشم البحرانی	١٥	تفسیر الصافی للمحدث الکاشی	١٦
تفسیر مجمع البیان جلد دوم	١٧	تفسیر بیان السعادة	١٩
تفسیر منهج الصادقین	١٩	عیون الاخبار	٢٠
نهج البلاغة للعلامة السید رضی	٢١	کتاب الغیبة الشیخ الطائفة	٢٢
نجم ثاقب للعلامة النوری	٢٣	صحیفهٔ کامله	٢٤
منهاج النجاة للمحدث الکاشانی	٢٥	جنات الخلود	٢٦
مختصر مفتاح الهدایه	٢٧	حدیقهٔ سلطانیه لسید العلماء	٢٨
اعتقادیهٔ منظومه للسید کلب باقر	٢٩	جواهر الالهیات لمولانا السید دلدار علی	٣٠
حدیقة الشیعه للمقدس الاردبیلی	٣١	حیات القلوب للعلامة المجلسی جلد دوم	٣٢
حیات القلوب للعلامة المجلسی جلد سوم	٣٣	من لا یحضره الفقیه	٣٤
الارشاد للشیخ المفید	٣٥	مرآة العقول شرح اصول کافی جلد اول	٣٦
رسالهٔ اثبات النبوة والرسالة	٣٧	جلاء العیون للعلامة المجلسی	٣٨
اشتهار میر لطف علی حیدرآبادی	٣٩	هدیة المهدیه للملا محمد رضا همدانی	٤٠
هدایت المؤمنین	٤١	غایة المرام للسید هاشم البحرانی	٤٢

تقریظ و تاریخ نتیجۂ افکار ابکار ذو المجد و الفخار و الماثر الکبار و الطبع النقاد و الذہن الوقاد
شاعر بے بدل ادیب علیم المثل عمدۃ الواعظین زبدۃ الذاکرین الفرد الاوحد المفخر الممجد جناب آقا سید محمد صاحب دام ظلہ العالی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذی الفضل والعناية والجود
والكفاية والسلام على سيدنا محمد
خير من بعث بالشريعة والهداية
وعلى آله اكمل الفصاحة والبلاغة سيما
ابن عمه ووصيه منبع المجد والكرامة
ومنبت السماحة والشجاعة مصباح
الظلم وعصمة الامم منار الدين
وامام المتقين ولعنة الله على
اعدائهم اجمعين - وبعد فهذه
ابيات مع التاريخ لوصف الكتاب الشريف
المسمى بخير الكلام فی معرفة النبی والامام تاليف
العالم الفاضل العامل المهذب الكامل نخبة
الواعظين الحاج الحرمين جناب المولوی الشيخ
محمد باقر الفيض آبادی صانه الله عن مكاره
الزمان اقول
وقل لامامنا الباقر سلاما لنصرتكم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد اُس خدا کیلئے ہے جو صاحب مہربانی و عنایت
اور بخشش و کفایت ہے اور سلام ہمارے سردار محمد مصطفےٰ
پر کہ بہتر اُن سب سے ہیں جو مبعوث بشریعت و ہدایت ہوئے
ہیں اور اُن کی آل پر جو فصاحت و بلاغت میں کامل
ہیں خصوصاً آپکے ابن عم اور وصی پر کہ بزرگی اور کرامت
کی پیدائش کی جگہ ہیں اور برداشت اور بہادری کے
اُگنے کی جائے ہیں اندھیروں کے چراغ لوگوں کے
بچانے والے دین کے نشان متقیوں کے امام ہیں اور
لعنت خدا اُن کے سب دشمنوں پر ہو۔ بعد اسکے یہ
اشعار مع تاریخ وصف کتاب شریف مسمی خیر الکلام
فی معرفۃ النبی والامام میں ہے جو تالیف عالم فاضل
عامل مہذب کامل نخبۃ الواعظین حاج الحرمین جناب
مولوی شیخ محمد باقر صاحب فیض آبادی ہے خدا اُن
کو مکروہات زمانہ سے بچائے
میں کہتا ہوں
ہمارے امام محمد باقر کو سلام کہدو۔ آپکے نصرت کیلئے

زقل شد واحزامانزالف شیخنا الباقر
کتاباً لیعرف الرسول من الاماما
وجئت بما یحیر الفکر فیہ بیاناً منك
الھاما الکراما ینزیل الریب من
ینظر الیہ الی نہج الطریق المستقاما
بحمد اللہ الفخم کتاباً بمعرفۃ النبی
والاماما یفوق الدرما الفت فیہ
اك التوفیق فی خیر الکلاما بحسن
کلامہ قل فیہ ارخ وحسن
المرء خیر الکلاما
۱۳ ۳۵

قوت کو مضبوط کیا ہے ہمارے شیخ محمد باقر نے یہ کتاب
لکھی ہے تاکہ رسول امام سے جدا ہو جائے یعنی فرق
دونون کا معلوم ہو جائے تم ایسی چیز لائے ہو جس
مین فکر حیران ہے تمھارا بیان بزرگون کا الہام ہے
یہ کتاب اپنے دیکھنے والے کی شبہ کو دور کرتی ہے
اور راہ طریق مستقیم کیطرف لیجاتی ہے شکر خدا کہ
تم نے یہ کتاب معرفت نبی و امام مین تالیف کی ہے
جو کچھ تم نے اسمین لکھا ہے وہ موتی سے بڑھکر ہے
تم کو خیر الکلام کی توفیق ہوئی ہے انکے حسن بیان سے
اُس کی تاریخ کہہ اور خوبی آدمی کی اور اُس کا
کلام بہتر ہے

الاحقر اقل الحاج والطلبۃ والراثین السید محمد بن المرحوم السید مرتضی البشاوری الحایری

ایضاً تاریخ از نتائج فکر بکر الحبیب الصفی الولی الملی جناب مولوی سید محمد چراغعلی
صاحب ساکن نوگانوان سادات ضلع مراد

قطعہ

نعلفِ فتح محمد ہین محمد باقر
جامعِ دین نبی حاجی و زائر ذاکر
حالِ نورین مین کیا خوب لکھا خیر کلام
فاتح بحث مساوات ہوئے بالآخر
ہاتھ مین لیکے چراغِ علی دیکھو تاریخ
ضم گردکاف و الف جس سے کہ ہوین ظاہر

۱۳ھ۳۵

قیمت ایک روپیہ عہ ر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

في [illegible]

[illegible] الامام

[illegible] والمناقب [illegible]

[illegible]

[illegible]